Fisana-i-Khurshidy
by
A. Ahmad
1887

تلك الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون

الحمدللہ والمنہ کہ ناول دلچسپ و دلپذیر و قصۂ سراپا افادت و پرتاثیر

حیرتکدۂ فطرت اجام جمشیدی یعنی

فسانۂ خورشید

نتیجۂ طبع نقاد و فکر وقاد سخنور باکمال و شاعر پاکیزہ خیال رئیس الاقدر و سراپا تفاخر تفضل الدولہ جناب مولوی سید افضل الدین احمد خانصاحب بہادر چیرمین مینوسپلٹی و متوطن قصبۂ ڈمرہ من مضافات عظیم آباد پٹنہ خلف الصدق امیر الادودمان جنت مکان نواب امیر علیخان بہادر وزیر سابق شاہ اودھ

بحسن سعی کارپردازان مطبع

در یونین پریس الٰہی بخش بانکی پور محلہ دریاپور چھپا

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیونکہ مقبول ہو مری تحریر ‌‌ ‌ زیب عنوان ہے حمد رب قدیر
اوس کی قدرت بیانسے باہر ہے ‌ ‌ بند ہے اس جگہ لب تقدیر
عندلیبان گلشن فطرت ‌ ‌ ہین یہان مثل بلبل تصویر
کیسا صانع ہے جسکی صنعت سے ‌ ‌ بے ستون آسمان کی ہے تعمیر
نور پھیلا ہوا ہے عالم مین ‌ ‌ چرخ پر جلوہ گر ہے سعد کبیر
آسمان جاہ ہے کوئی انسان ‌ ‌ کوئی خورشید پرضیا کی نظیر
ہے کوئی مشتری کوئی زہرہ ‌ ‌ ہے کوئی بے نظیر و بدر منیر
سبکے احوال اوسپہ روشن ہیں ‌ ‌ ہے بلا ریب وہ علیم و خبیر
اوس کے محبوب کا وہ رتبہ ہے ‌ ‌ آپ جس کو کہا بشیر و نذیر

ہے وہ معشوق اور خدا عاشق ــــ حبذا شان و مرحبا توقیر!
نور احمدؐ سے ہے جہان روشن ــــ ہے اوسی مہ کی عرش پر تنویر
ہین جو اصحاب باوفا اون کے ــــ دام الفت مین ہون سبھونکے اسیر
ہین نبیؐ آفتاب اور یہ لوگ ــــ ہین ہر اک مثل نجم چرخ سریر
ہے سپر حب چار یار مجھے ــــ بغض اُن سے ہے قہر کی شمشیر
اون سے آزردہ مین رہون توبہ! ــــ جنکی خود مصطفیؐ کرین توقیر
اور خصوصاً علیؑ شیر خدا ــــ زوج زہراؑ و والد شبیرؑ
قوت دین و بازوے احمدؐ ــــ جنکو کہتے ہین شاہ خیبر گیر
کیا سخاوت تھی شاہ مردان کی! ــــ آئی جب کان مین صدائے فقیر
آپ بھوکے رہے دیا بالکل ــــ پاس موجود تھی جو نان شعیر
صدقے اس بخشش و ترحم کے ــــ واہ ری رحمت جناب امیرؑ!
پڑ گیا غل کہ شیر حق آیا ــــ جنگ مین منہ سے نکلی جب تکبیر
فاطمہؑ ہین وہ مصدر عزت ــــ شان مین جنکی ہے آیت تطہیر
اونکی اولاد سب مطہر ہین ــــ پیش حق سب کی ہے بڑی توقیر

الغرض نو رکب یا ہین سب — فرد اول سے تا بہ فرد اخیر
عرض ہے اب یہ **افضل الدین** کی — پیش اہل سخن بعجز کثیر
باغ ہے ایک میرے مکان کے قریب — پُر فضا پُر بہار و خلد نظیر
اوسمین اک دن تھا جلسۂ احباب — مہتمم اوس کا تھا یہ عبد حقیر
سبکے دل تھے شگفتہ گل کی طرح — اور چھایا ہوا تھا ابر مُطیر
جانفزا تھی عجب گلون کی بہار — اور دلکش وہ بلبلون کی صفیر
رنگِ عشرت تمام گلشن مین — اور ہوا مین نشاط کی تاثیر
عکسِ گلہاے سرخ سے یکسر — خاک تک ہوگئی تھی رشکِ عبیر
تھی زبانون پہ بلبلون کی صدا — یہ گلستان ہے غیرتِ کشمیر
ایک جا ذکر نظم دلکش کا — دوسری جا پہ نثر کی تقریر
کوئی کرتا تھا شعر کی تعریف — کوئی کرتا تھا نثر کی توقیر
کوئی کہتا تھا "اندنون ناول — کیا کیا عمدہ ہوتے ہین نقش پذیر"
اس مین اک مہربان نے فرمایا — "ایسے رہتے ہو یار کیون دلگیر؟
چاہتے ہو بقاے نام اگر — تم بھی ناول کرو کوئی تسطیر"

پر ہے یہ شرط خوب یاد رہے ۔۔ ہو نہ وا اُس سے دور وہ تحریر
ہو نہ کچھ سحر اور فسون کا بیان ۔۔ دیو اور جن کی جس سے ہو تسخیر
ہو نہ اوس خواب کا کبھی اظہار ۔۔ ٹھیک جسکی نہ ہو سکے تعبیر
ہو نہ اوس حسن و عشق کی توصیف ۔۔ جنکو سمجھین خیال کی تصویر
درد انگیز ہو ہر اک فقرہ ۔۔ دلمین ہر شخص کے کرے تاثیر
ہر حکایت ہو اس طرح روشن ۔۔ جس طرح مہر و ماہ کی تنویر
ہو نہ اوس چیز کا بیان ہرگز ۔۔ جس کو کہتے ہین مکر اور تزویر
کہہ چکے وہ تو عرض کی مین نے ۔۔ خوب بتلائی آپ نے تدبیر
پر ہے معلوم کچھ مری حالت؟ ۔۔ کیسی برگشتہ ہے مری تقدیر
نہ وہ راحت نہ وہ زمانہ ہے ۔۔ فکر ہے ہر گھڑی گریبان گیر
ہاتھون مین ہتھکڑی تأسف کی ۔۔ پانون مین رنج و غم کی ہے زنجیر
اور سوا اس کے واقعی یہ ہے ۔۔ نہ مین اہل زبان نہ خوش تقریر
ملک معنی نہ اپنے قبضہ مین ۔۔ نہ زمین سخن مری جاگیر
نہ مین شاعر نہ کچھ دبیر ایسا ۔۔ نہ محدث نہ صاحب تفسیر

الیسی حالت مین آپ سے اپنی ۔۔۔ کس طرح سے بھلا کرون تشہیر
ھنسکے کہنے لگے وہ یہ سنکر ۔۔۔ مین سمجھتا ہون سب تری تزویر
نسخۂ عذر طاق پر رکھ دو ۔۔۔ کرو تعمیل حکم کی تدبیر
ورنہ رنجیدنِ دلِ احباب ۔۔۔ جہل ہے اور موجب تشویر
آخرش جب مُصِر ہوئے وہ بہت ۔۔۔ کچھ چلی پھر نہ عذر کی تقریر
تھوڑی مدت مین فضلِ باری سے ۔۔۔ کھنچ گئی اس کتاب کی تصویر
شکر صد شکر حضرتِ داور ۔۔۔ کہ ہوئی شکل خوب عکس پذیر
اسکی سج دھج سبھی نرالی ہے ۔۔۔ اسکی ہر وضع سے نہ عدیل و نظیر
جبکہ دیکھینگے اہل فضل و ہنر ۔۔۔ اسکو اول سے لیکے تا بہ اخیر
قدر دانی سے تب کہینگے ضرور ۔۔۔ "واہ وا کیا ہوئی ہے یہ تحریر"
دلِ وحشت زدہ کی ہے امید ۔۔۔ ہون سخنور نہ اس کے آہو گیر
عیب پوشی کو کام فرمائین ۔۔۔ کہ خطا سے بشر کی ہے تخمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

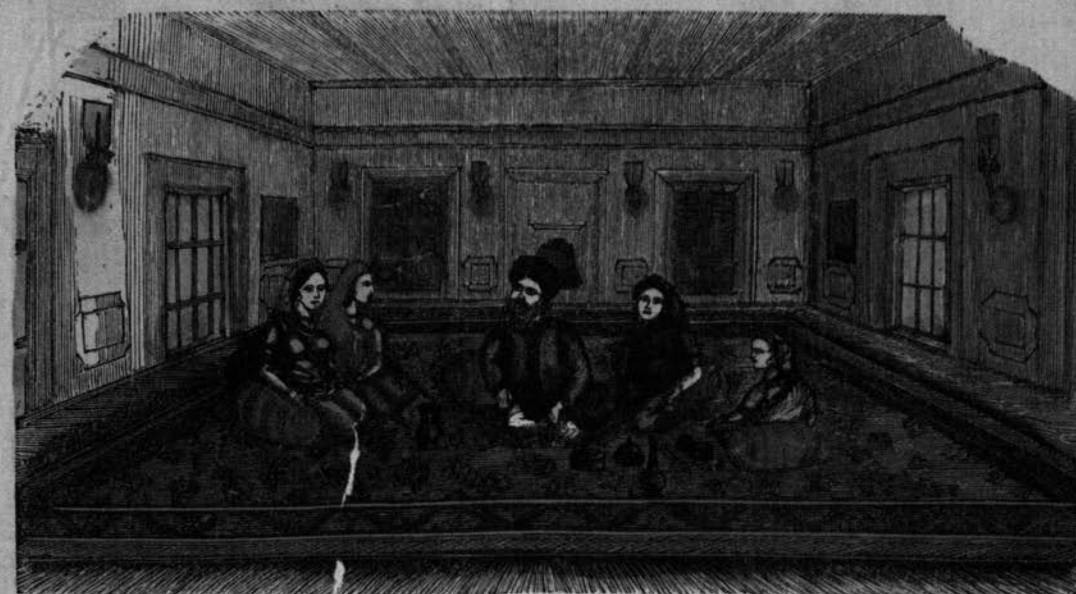
نواب محتشم الدولہ بہادر کے قصر عالی کا ایک دلچسپ

خضر پور کے پل کے دکھن۔ داہنے ہاتھ۔ سڑک پر۔ کوئی دس بیس قدم پچھم ہٹ کر۔ لب دریا ایک مکان فرحت توامان جس کے آگے قصور بہشتی سر جھکاتین اور ایوانات شاہی شرماتین نہایت سج دھج سے سر بفلک ہے۔ اوسکے ایک دلچسپ کمرے مین پانچ شخص متمکن تھے فرش نہایت مکلف بچھا ہوا تھا موقع موقع سے جھاڑ کونڈیان لگی ہوئی تھین قمقمے سرخ و سبز و زنگاری آویختہ تھے۔ وقت روشنی اون کی چمک دمک آنکھون کو خیرہ بلکہ ماہ و پروین کو تیرہ کرتی تھی۔ چار بیش بہا نہایت صاف و شفاف طلائی چوکھٹون مین جڑے ہوئے بڑے بڑے حلبی آئینے دیوارون سے آویزان تھے۔ اون کے عکس سے کمرہ مثل

آفتاب کے چمکتا تھا۔ تصویرین بزرگان خاندان کی اور نقشے مکہ
معظمہ و مدینہ منورہ و دیگر روضات متبرکہ کے موقع موقع سے سنہرے
چوکھٹون مین اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ چونکہ سرما بشدت تھا دروازے
شیشون کے بند کر دئے گئے تھے جس مین باد زمہریر آزار ندے
آتشخانہ روشن تھا۔ قریب اوس آتشخانے کے ایک بزرگ بریش سفید
رونق افروز تھے۔ نہایت بیش بہا جامہ وار کا دگلہ جسمین بنارسی
بیل ٹنکی ہوئی تھی زیب بر۔ سیاہ کشمیرہ کا پایجامہ زیب بدن پانون
مین موزے۔ سر پر شال کا عمامہ۔ بدین ہیئت کذائی گاؤتکیہ پر کہنی ٹیکے
اپنی پیاری خوبصورت بیٹی کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ انکا اسم مبارک
نواب محتشم الدولہ تھا۔ بہ سبب دولت و کبر سنی کے تمام شہر انکو اپنا
سردار و سرگروہ سمجھتا تھا۔ علاوہ دولت و عزت کے انکے ذاتی اوصاف
بھی بہت تھے۔ فارسی عربی تو انکے گھر کی لونڈیان تھین لیکن انگریزی اور
فرانسیسی بھی خوب جانتے تھے۔ بہت بہت ملکون کی سیر بھی کر آئے تھے
وسعتِ یورپ مین کوئی ملک ایسا نہ تھا جس کے پائے تخت مین یہ نہ

رہ آئے ہوں۔ گورنمنٹ کے نزدیک نہایت معزز و محترم تھے۔
باوجود اس ثروت و حشمت کے منکسر ایسے کہ ایک ادنی شخص کے
واسطے بھی سرو قد تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوتے۔ غربا کا خیال ہمہ دم
مد نظر رکھتے تھے۔ کنوئین۔ جا بجا کھدوادئے تھے۔ مسجدین امام باڑے
متعدد بنوادئے تھے۔ مدرسے واسطے تعلیم غربا کے قائم کئے تھے۔
مسافر خانے سرائین جا بجا تھین۔ غرض یہ اس خوبی و مروت کے آدمی تھے
کہ سبحان اللہ! سبحان اللہ!!۔ انکے سامنے ایک دختر یازدہ سالہ
جس کے حسن کے آگے حوران بہشتی پانی بھرتین۔ جس کے رخ انور
سے ماہ چاردہ خار کھاتا۔ نہایت نزاکت سے بیٹھی تھی۔ جو دیکھتا
بے اختیار یہی کہتا ع کیا خدا داد حسن پایا ہے ؛ آپ اللہ نے بنایا ہے ؛
آفریدگار مہر و ماہ نے اوس بدر منیر غیرت خورشید مشتری فطرت
عطارد فطنت زہرہ صورت مہر طلعت کو آسمان حسن بنایا تھا۔ سراپا
نور۔ ہمہ تن خوبیوں سے معمور۔ گیارھوان سال۔ اوسپر یہ حسن و جمال
قیامت تھا ع ہوتا تھا گمان خلق کو اوس زہرہ جبین پر ؛ ؛

خورشید فلک سے اوترآیا ہے زمین پر؎ نام خدا نام بھی اوس جوزا
شمائل کیوان منازل بہرام حشم برجیس شیم کا **خورشیدی بیگم** تھا
ماشاء اللہ چشم بددور حضرت احسن الخالقین نے سراپا بھی ایسا ہی حسب
حال عطا فرمایا تھا کہ جمالِ جہان افروز نے اوس مہرِ نیمروز کے عالم کو
منور کر دکھایا تھا؎ قمر کو بھی فلک پر خوب دیکھا؎ کتان کے اوٹ مین
محجوب دیکھا؎ ولے **افضل** خدا شاہد ہے مین نے؎ نہین ایسا کوئی محبوب دیکھا
شوخی بدن مین کوٹ کوٹ بھری ہوئی۔ کیا مجال کہ گھڑی دو گھڑی کو
بھی ایک جگہ قرار سے بیٹھ جائین۔ آرایش سے سروکار نہین۔ زیور
گلے کا ہار نہین ہ ناک مین نیم کا فقط تنکا؎ شوخی چالاکی مقتضاءِ سن کا؎
صرف ایک طوق منت کا گوری گوری گردن مین پڑا ہوا وہ بھی بڑی بیگم
صاحب کی منّت و سماجت سے۔ چونکہ یہی ایک لڑکی اللہ آمین کی
تھی اسلئے ہر کسی کی مُنہ لگی تھی بڑی **بیگم** انپر جان دیتی تھین چھوٹی
بیگم کی مُنہ لگی پیاری بھانجی تھین۔ یہ نواب صاحب کے بغل مین ایک
ماہ پارہ زہرہ شمائل سے باتین کر رہی تھین۔ یہی معلوم ہوتا تھا کہ



چھوٹی بیگم　بڑی بیگم　نواب محتشم الدولہ　خورشیدی بیگم　مشتری بیگم

دونون سگی بہنین ہین - ماشاءاللہ انکا بھی حسنِ جادو انگیز ستم خیز تھا - اور ملاحت تو چہرے مین اسقدر تھی کہ یہی جی چاہتا تھا مُنہ چوم لیجئے وہ کالی کالی زلفین وہ چہرہ گلاب سا چھایا ہوا ہو باغ مین جیسے سحاب سا دونون حسین - دونون مہ جبین - دونون گلبدن دونون سیم تن - فرق اسقدر تھا کہ خورشیدی بیگم سرخ و سفید تھین اور شوخی ہر رگ و ریشہ مین بھری ہوئی تھی مشتری بیگم ذری نستعلیق تھین - اور رنگ کچھ اون سے دبتا ہوا - لیکن ملاحت و نمکینی حد درجے کی - یہ دونون سگی خالہ زاد بہنین تھین - لیکن محبت ملاپ اسقدر تھا کہ کیا سگی بہنون مین ہوگا - ان دونون سے الگ کچھ دور چھوٹی بیگم صاحب بیٹھی ہوئی تھین - صورت سے صاف آثار رنج و مصیبت کے پائے جاتے تھے - گو سن چالیس سے متجاوز نہ تھا - لیکن بال سر کے اکثر سفید ہو گئے تھے - کمر رنج والم سے خم ہو گئی تھی - یہ بیچاری بیوہ تھین لیکن انکو اپنے بیوہ ہونے کا اتنا رنج نہ تھا جتنا کہ اپنی بیٹی مشتری بیگم کے بیوہ ہو جانے کا -

چھوٹی بیگم و مشتری بیگم کے بیوگی کی حقیقت ؛

لوگون کو تعجب ہوگا کہ ایٔن مشتری بیگم کا سن تو ابھی پورے بارہ برس کا بھی نہ ہوا تھا پھر بیوہ ہوجانا چہ معنی دارد - یہ ایک قصہ طلب بات ہے چھوٹی بیگم کے شوہر نواب ممتاز الدولہ بھی اپنے گھر کے رئیس اور بڑے مالدار تھے - لیکن اکثر بیمار رہا کرتے - ایک دن یہ بستر علالت پر پڑے ہوئے تھے - اوسی حالت مین اپنی بی بی کو بلایا اور کہا کہ زندگی موت کا کیا بھروسا خصوصًا مجھ جیسے بیمار کو کہ ہمیشہ قبر مین پانون لٹکائے بیٹھا ہون - اسلئے مین چاہتا ہون کہ مشتری کا سہرا مین اپنے ہاتھون سے باندھون - یہی ایک آرزو باقی ہے چھوٹی بیگم نے جو یہ کلمات یاس کے سنے بے اختیار رونے لگین نواب ممتاز الدولہ نے سمجھایا کہ روتی کیون ہو مین نے کچھ یہ تو کہا نہین کہ کل یا پرسون ضرور مرہی جاؤنگا بلکہ مین نے صرف یہ کہا کہ انسان کو اپنی حیات موت کی کیا خبر ہے - خدا جانے کب مر جائے کبتک جئے - اسلئے اگر مشتری کا بیاہ میرے سامنے ہوجاتا تو میری تمنا پوری ہوجاتی - گو یہ ابھی کمسن ہے لیکن نسبت اپنی

قرابت مین ہے - جب چاہنا اوسکو رخصت کر دینا - چھوٹی بیگم نے
کہا کہ آپ اسبارے مین دولھا بھائی سے بھی مشورہ کر لیجئے - مین بھی باجی
سے کہونگی - لیکن آپ تو ایسی ایسی باتین اسوقت کہہ رہے ہین کہ جیسے
(اتنا کہکر چھوٹی بیگم کی مارے رقّت کے گھگی بندھ گئی اور آگے کچھ کہہ نہ
سکین) یہ حالت دیکھکر نواب ممتاز الدولہ کے بھی آنکھون مین آنسو
بھر آئے - اور چھوٹی بیگم کی بہت دلجوئی وتسلّی کی - چھوٹی بیگم اودھر
بڑی بیگم سے پوچھنے گئین - ادھر نواب محتشم الدولہ تشریف لائے
نواب ممتاز الدولہ نے اظہارِ مطلب کیا اور پوچھا کہ آپ کی کیا راے ہے
نواب محتشم الدولہ نے کہا کہ میری راے اسکے خلاف ہے - مین
اسکو اچھا نہین سمجھتا کہ اسقدر جلد شادی کر دیجائے - ایک تو ابھی تک
کچھ تعلیم اسکی نہین ہوئی دوسرے محض کمسن - نواب ممتاز الدولہ
نے آہ بھر کر کہا کہ میرا پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا - بہت جلد میری روح جسم خاکی
سے پرواز کر جائیگی - مین چاہتا تھا کہ اس کا سہرا اپنے ہاتھون باندھ لیتا
تو ارمان دل کے نکل جاتے - آپ کو یقین نہ آئے تو مین کیا کرون - لیکن

مین اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہون - ہان آپ کو ایک وصیت بھی
کرتا ہون - بعد ہمارے آپ مشتری اور اونکی مان کو اپنے مکان مین لیجائیگا
اور دونون بہنون کو ساتھ رکھئے گا - گو یہ مکان بھی آپ کے مکان سے
ملاہی ہوا ہے - لیکن چونکہ وہ بہت نرم دل ہین اس صدمے کا بوجھ شاید
نہ برداشت کرسکین - جب دونون بہنین ساتھ رہینگی تو ضرور غم غلط
ہو جائیگا - مشتری کو بھی خورشیدی کے ساتھ رکھیگا - ان دونون لڑکیون
کے آپس مین بہت محبت ہے - جب سن شعور کو پہونچ جائے اوسکو اوس کے
سسرال رخصت کر دیجئیگا - نواب محتشم الدولہ نے سمجھایا کہ اسقدر
آپ گھبرائے نہین یہ کیون ابھی سے مایوسی کے کلمات زبان پر لاتے ہین؟
اگر خدانخواستہ ایسا ظہور مین آئیگا تو مین آپ کے حکم کی تعمیل ضرور کرونگا
قصہ مختصر بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم اور نواب محتشم الدولہ نے
مشورہ کرکے یہ بات قرار دی کہ مشتری بیگم کی شادی کر دیجائے چھوٹی بیگم
چاہتی تھین کہ شادی بڑے دھوم دھام سے ہو - لیکن ممتاز الدولہ
کی علالت روز بروز بڑھتی جاتی تھی - غنچہ دل دن بدن زیادہ مرجھایا جاتا تھا

لوگون نے چاہا بھی کہ شادی کی تاریخ بڑھا دیجاے۔ لیکن ممتاز الدولہ نے بڑا اصرار کیا۔ مجبور جن جن سے قریب کی قرابت تھی اور جو خاص احباب تھے۔ اون کے یہان بلاوا گیا۔ بروزِ معین لوگ جمع ہوئے۔ دولھا باہر آیا۔ مفتی صاحب بھی با عمامہ و جبہ تسبیح کھٹکھٹاتے تشریف لائے۔ لیکن خدا کی شان اوس دن **نواب ممتاز الدولہ** کی حالت بہت خراب ہوگئی۔ ڈاکٹر نے تھرمامٹر جو لگایا تو پارا ایک سو آٹھ درجے پر تھا۔ نہایت گھبرایا۔ لیکن چونکہ آدمی فہمیدہ تھا وہان پر کچھ نہ کہا۔ **نواب محتشم الدولہ** کو بلایا۔ اور اون سے تخلئے مین بالکل حال بیان کر دیا۔

نوابصاحب (حسرت سے) کیا کچھ بھی امید نہین۔ بالکل یاس ہی یاس ہے

ڈاکٹر۔ نہایت افسوس ہے مرضی خدا۔!

نوابصاحب (اشکبار ہوکر) یہ کسکو معلوم تھا کہ جس دن دروازے پر شہنائی بجیگی۔ جسدن لڑکی کے سر سہرا بندھیگا اوسی دن یہ آنکھین بند کر لینگے (مخاطب بہ ڈاکٹر) کیا دو چار روز بھی نہ جیئین گے؟۔

ڈاکٹر۔ مین دوا ایک خوراک تو پلا چکا ہون۔ اور رکھی ہے ایک ایک

گھنٹے کے بعد اوسکو بھی پلانے کہدیا ہے۔اگراس دوانے کچھ فائدہ کیا
توشاید دوایک روز زندہ رہین۔نہین تو مرضی مولے از ہمہ اولے۔مجھسے
جہانتک ہوسکا مین نے کیا۔

نوابصاحب (آہ سرد بھرکر) اس مین آپ کا کیا قصور۔موت بھی آجتک
کسی کے روکے رُکی ہے؟

سول سرجن نوابصاحب سے رخصت ہوئے۔نوابصاحب کا دم نہایت گھبراتا تھا اور دل ہی
دلمین کہتے تھے کہ یا اللہ کیا کرون کیا نہ کرون۔اودھر شادیانے پر شادیانے بج رہے ہین
ادھر انکی حالت یون خراب ہورہی ہے۔یہ اسی سوچ مین تھے کہ ایک
شخص نے آکے اطلاع کی کہ **نواب ممتاز الدولہ** آپ کو بلاتے ہین۔
نوابصاحب جو آئے تو دیکھا کہ مردنی صورت پر چھائی ہوئی ہے۔بے اختیار
انکی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔لیکن چونکہ آدمی سنجیدہ تھے بہت ضبط کیا
اور منہ پھیر لیا کہ مریض کا دل ایک تو خود کمزور ہوتا ہے اگر مجھکو اشکبار
دیکھین گے تو خدا جانے کیا حالت ہوگی۔

نواب ممتاز الدولہ (نہایت آہستہ سے) عقد مین کیا دیر ہے؟۔

نوابصاحب (حزن سے) کچھ نہین۔ مین آپ کے دیکھنے کو ادھر چلا آیا اسلئے کچھ توقف ہوا۔

نواب ممتاز الدولہ۔ (مسکرا کر) اب آپکو میرے کہنے کا یقین آیا۔ للہ جلدی کیجئے کہین ایسا نہو کہ اسی تمنا مین میری جان نکل جاے!

نواب محتشم الدولہ۔ نہین نہین گھبراے نہین۔ ابھی ڈاکٹر کہہ گیا ہے کوئی اندیشے کی بات نہین۔

نواب ممتاز الدولہ۔ یا تو آپ میری تشفی کے واسطے کہتے ہین۔ یا ڈاکٹر جھوٹ کہہ گیا۔ مجکو سب معلوم ہے۔ خیر اس سے کیا مطلب آپ نکاح کے دولھا دولھن کو میرے پاس لے آئے۔

مجبور **نواب محتشم الدولہ** وہان سے اندر تشریف لاے۔ کہا کہ دولھن کو پردے کے پاس بٹھلاؤ **مفتی صاحب** آئینگے۔ الغرض جملہ امور طے ہوے۔ مفتی صاحب نے عقد پڑھا دیا۔ مبارک باد کا غل ہوا۔ نوابصاحب نے دولھا کا ہاتھ تھامنا۔ اندر لاے۔ دولھا دولھن کو ساتھ لیکر **نواب ممتاز الدولہ** کے پاس پہنچے۔ **مشتری بیگم** نے دوچار

روز سے **نواب ممتاز الدولہ** کو دیکھا نہ تھا آج جو دیکھا پہچان نہ سکین۔ کہان کی شرم کسکا لحاظ (اور ابھی سن ہی کیا تھا) بے اختیار دوڑین اور پلنگ کی پٹی تھام کر زار زار رونے لگین۔

نواب ممتاز الدولہ۔ (آنسو پونچھکر) **مشتری** ابیٹا ادھر دیکھو۔ تو آجکا دن خوشی کا ہے یا رونے کا۔ خواہی نخواہی اپنے کو پریشان کر رہی ہو۔ **مشتری بیگم** کی گھگی بندھ گئی۔ **نواب ممتاز الدولہ** نے **خورشیدی بیگم** کو کہا کہ تم سمجھاؤ اپنی بہن کو۔ اسقدر روئین نہین مین بہت اچھا ہون۔ انشاء اللہ تعالے دو چار روز مین اس مصیبت سے رہا ہوا جاتا ہون۔ تمھاری خالہ کہان ہین بلالو اور اپنی اماجان کو میری بندگی کہو۔ کہو ذری سن جائین۔

یہ لوگ تو وہین کھڑی تھین سب آن موجود ہوئین۔

نواب ممتاز الدولہ۔ بیگم صاحب! مین نے آپ کو اسواسطے تکلیف دی کہ آپ میری ساری باتونکو غور سے سنئے۔ نوابصاحب! آپ بھی دھیان لگا کر سنئین۔ مین خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر کرتا ہون

کہ میری یہ دلی آرزو پوری ہوئی اور مین نے جیتے جی اندونون بچونکا سہرا دیکھا۔ لیکن ابھی **مشتری** صغیر سن ہے۔ سسرال مین اسکی طبیعت بہت گھبرائیگی۔ اسلئے مین آپ لوگون سے کہے جاتا ہون کہ بعد میرے **مشتری** کو اور اونکی مان کو اپنے یہان لے جائیگا۔ اور نہایت دلجوئی کیجئے گا۔ **چھوٹی بیگم** برابر سے روتی جاتی تھین۔ لیکن یہ آخر کا فقرہ اور ستم کا تھا۔ ضبط گریہ نہ کرسکین بے اختیار پکار اوٹھین۔

نواب ممتاز الدولہ۔ یہ کون رویا۔؟

بڑی بیگم۔ (اپنے منہ پر دوہتھڑ مار کر) جسکے سر مین آگ لگائے جاتے ہو۔ جسکو بے والی کئے جاتے ہو۔ یا میرے اللہ یہ کیا ہوا! **مشتری بیگم** اور **خورشید بیگم** نے وہ بین کیا۔ وہ کہرام مچایا کہ سننے والونکے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ بیچارہ دولھا ایک تو خود کمسن۔ چودہ برس بھی پورے نہوے تھے۔ دوسرے اس طرح کی کبھی واردات نہ دیکھی تھی۔ بے اختیار گھبراکر چیخ اوٹھا **نواب محتشم الدولہ** نے سینہ سے لگالیا اور سمجھایا کہ تم مرد ہو عنان استقلال ہاتھہ سے نہ دو۔

نواب ممتاز الدولہ کو اس آہ و بکا نے وہ صدمہ پہونچایا کہ بیچارے بیہوش ہو گئے۔ مستورات نے جانا کہ دنیا سے رخصت ہوئے۔ آہ و واویلا کی صدا بلند ہوئی۔

مشتری بیگم۔ ابا جان بولئے۔ ہائے چپ کیون ہو گئے!۔

چھوٹی بیگم۔ باجی یہ کیا ہوا سچ کہو مین بیوہ ہو گئی؟۔ لے ابھی تو بول رہے تھے!۔ پوری وصیت بھی ختم نہوئی تھی!۔ (**نواب محتشم الدولہ** کے قدمون پر گر کر) دولھا بھائی یہ کیا ہوا۔؟ ہائے یہ کیسی آگ لگی! یا میرے مولا مین کہین کی نہ رہی!

نواب محتشم الدولہ۔ ٹھہرو غل نہ کرو مجکو نبض تو دیکھنے دو۔ تم لوگ تو پہلے ہی سے فال بد نکال رہی ہو۔

بڑی بیگم۔ اب فال بد کیسی۔ نبض کسکی دیکھو گے؟۔ لے جب کچھ باقی بھی ہو۔ ہائے لوگو یہ کیسی شادی تھی۔! شادی اور غمی ایک ہی گھر مین۔!

نواب محتشم الدولہ۔ (جھنجھلا کر) خدا کے واسطے پانچ منٹ بھی چپ رہو مجکو نبض تو دیکھنے دو۔

بڑی بیگم۔ (آنسو پونچھکر) اچھا لو چپ ہوئی۔ ہائے ہائے!!

نواب محتشم الدولہ نے نبض جو غور سے دیکھی تو صاف حرکت نبض کی معلوم ہوئی

نواب محتشم الدولہ۔ مین پہلے ہی کہتا تھا تم لوگون نے وہ شور و غل مچایا کہ توبہ ہی بھلی۔

بڑی بیگم۔ کیا زندہ ہین؟ بولو تم کو میرے سر کی قسم!۔

نواب محتشم الدولہ۔ تم لوگون کے شور و غل سے بیچارے بیہوش ہوگئے ہین جلد گلاب کا کنٹر منگواؤ۔

بڑی بیگم۔ نبض چلتی ہے یا نہین۔ ذری آئینہ تو ناک کے پاس رکھو۔

نواب محتشم الدولہ۔ صاف نبض چل رہی ہے۔ آئینے کی کیا ضرورت ہے

بڑی بیگم۔ کچھ ہو ہملوگون کی تشفی ہو جائیگی۔

مشتری بیگم۔ دوڑ کر آئینہ **نواب ممتاز الدولہ** کے ناک کے پاس جو لے گئین تو صاف ناک کی بھاپ آئینے مین معلوم ہوئی۔

بڑی بیگم۔ شکر ہے شکر! زندہ ہین۔ جلد کسی ڈاکٹر کو بلوا بھیجو۔

نواب محتشم الدولہ۔ ڈاکٹر کے یہان تو مین نے آدمی بھیجا ہی ہے۔

پہلے گلاب تو تھوڑا لاؤ۔ ذری انکو ہوش مین لے آئین۔

اتنے مین خورشیدی بیگم گلاب کا کنٹر لئے ہانپتی ہوئی پہچین۔

نوابصاحب نے تھوڑا گلاب مُنہ پر چھڑکا۔ نواب ممتاز الدولہ نے سانس لی۔ بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم سجدۂ شکر بجا لائین۔ نواب ممتاز الدولہ نے آنکھین کھولکر دیکھا نہایت آہستہ سے پوچھا کہ اسقدر بھیڑ کیون ہے۔ مجکو کیا ہوگیا تھا۔ ہرچند مین خیال کرتا ہون کچھ یاد نہین آتا۔ ہان توبہ اب مجکو یاد آیا مین وصیت کرتے کرتے سوگیا تھا۔ اتنے مین باہر سے خبر آئی کہ سول سرجن صاحب تشریف لائے ہین۔

نواب ممتاز الدولہ۔ یہ ڈاکٹر کو کس نے بلایا۔؟ نوابصاحب آپ ناحق اسقدر تکلیف کر رہے ہین۔ جب پیمانۂ عمر لبریز ہے تو ڈاکٹر یا حکیم کیا کرسکتا ہے۔ آپ اونکو رخصت کر دیجئے۔ اونکے آنے سے اور مجکو اذیت ہوگی

نواب محتشم الدولہ۔ آخر اسمین قباحت کیا ہے؟ دو چار منٹ کے واسطے دیکھ جائین۔ اب وہ آچکے ہین پھیر دینا مناسب نہین معلوم ہوتا۔

نواب ممتاز الدولہ۔ آپ اسمین اصرار نہ کیجئے بغیس حوالے کیجئے اور

سے کہیے کہ اپنے گھر کا رستہ لین۔

بڑی بیگم۔ اے نہین۔ تم بلوالو۔ مریض کی راے کیا؟ ہملوگ اوس کمرے مین چلے جاتے ہین۔

نواب ممتاز الدولہ۔ بیگم صاحب! آپکو قسم ہے جو جائے۔ مجکو ابھی آپ سے بہت کچھہ کہنا ہے۔

بڑی بیگم۔ تو کہین ہم دور تو جاتے نہین۔ اوس کمرے مین بیٹھتے ہین۔ جب ڈاکتر جالیگا پھر آجائین گے۔

نواب ممتاز الدولہ۔ (ہاتھہ پٹک کر) آپ لوگ کچھہ سمجھتین ہی نہین۔ یہ سب آخر وقت جب دیکھتے ہین کہ قوت زائل ہوئی جاتی ہے تو شراب پلا دیتے ہین۔ مجکو بھی اگر شراب پلا دینگے تو مجکو نہایت رنج ہوگا۔

مشتری بیگم۔ (روکر) ابا جان! میری خاطر سے ڈاکٹر کو ایک مرتبہ اور بلوا لیجئے۔ نہین تو مین روتے روتے اپنا برا حال کر ڈالونگی۔

نواب ممتاز الدولہ۔ (بوسہ پیشانی نورانی کا لیکے) خیر جیسا تم نے کہا ایک مرتبہ اور بلواتے ہین۔ (”ایک مرتبہ اور“ کو بہت روز دیکر کہا)۔

الغرض پردہ ہوا۔ باہر سے ڈاکٹر صاحب آئے قریب پلنگ کے بیٹھے۔ اچھی طرح دل وجگر و نبض دیکھی۔ بخار بالکل اُتر گیا تھا۔ گرمی کا نام تک نہ تھا۔ بلکہ پانون سرد ہوئے جاتے تھے۔ ڈاکٹر باہر برآمدے مین چلا آیا اور نواب محتشم الدولہ کو اشارے سے بلایا۔

سول سرجن۔ تھوڑی برانڈی جلد منگوائے۔

نواب محتشم الدولہ۔ کیون کیا انکو دیجئے گا۔؟

سول سرجن۔ ہان جلد منگوائے نہین تو انکا ٹھہرنا دشوار ہے۔ پانون بالکل سرد ہوچکے ہین۔ نبض کا پتا ہی نہین ملتا۔

نواب محتشم الدولہ۔ یہ شراب کبھی نہ پئینگے۔ اسی لئے آپ کے بلانے مین دریغ کرتے تھے۔ نوابصاحب نے بالکل حال بیان کیا۔

سول سرجن۔ یہ کیا بات ہے؟ اسوقت جان جاتی ہے اگر آپ چاہتے ہین کہ وہ کچھہ روز زندہ رہین تو جلد شراب منگوائے لیجئے دکاغذ پر لکھکر جلد منگوائے۔

نوابصاحب۔ نے ایک چوبدار کو فوراً بھیجا کہ سامنے کے شفاخانے

سے یہ دوا لے آ۔ شفا خانہ قریب ہی تھا چوبدار فوراً لے آیا۔
سیول سرجن۔ (گلاس مین ڈھال کے) آپ بالکل اسکو پلا دین۔
نواب محتشم الدولہ۔ مین آپ سے کہتا ہون۔ اگر اونکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ شراب ہے تو کبھی نہ پینگے۔
سیول سرجن۔ اچھا تھوڑا دودھ منگوائے۔
نوابصاحب نے پاؤ بھر گائے کا دودھ منگوایا۔ سیول سرجن نے شراب مین اوسکو ملا دیا۔ بالکل رنگ سفید ہو گیا۔
نواب محتشم الدولہ۔ ہان اب شاید پی لین تو تعجب نہین۔ لیکن بو ابھی تک آتی ہے۔
سیول سرجن۔ بو تو کسیطرح دفع نہ ہوگی۔ لیکن وہ علیل ہین اسوقت اونکو اتنی تمیز کہان۔ آپ فوراً پلا دیجئے۔
نوابصاحب نے گلاس لیا۔ نواب ممتاز الدولہ کے پاس آئے اور کہا کہ اسکو پی جائے۔
نواب ممتاز الدولہ۔ یہ کیا ہے۔ شراب تو نہین ہے؟ دیکھئے نوابصاحب

یہ صدمہ مجکو نہ پہنچائے۔

نواب محتشم الدولہ۔ اولاً تو ہے نہین۔ اور اگر بالفرض ہو بھی تو اسکے پینے مین کچھ ہرج نہین۔ دوائً شراب پینا جائز ہے

نواب ممتاز الدولہ۔ ہان اگر موت اس سے رُک جاے تو مضائقہ نہین۔ لیکن جب اجل سر پر کھڑی ہے تو اسوقت اسکے پینے سے فائدہ؟

نواب محتشم الدولہ۔ خیر اسکو تو پی لیجئے۔

نواب ممتاز الدولہ۔ ڈاکٹر صاحب یہ شراب تو نہین۔؟

سیول سرجن۔ آپ پی کے خود دیکھ لیجئے نا۔

نواب ممتاز الدولہ نے گلاس ہاتھہ مین لیا۔ دیکھا تو رنگ دودھ کا پایا۔ نہایت خوش ہوئے کہ شراب نہین ہے۔ چاہا کہ پی جائین لیکن شراب کی بُو رَمقے جوان کی ناک مین آئی تو یہ ذری جھجھکے۔ غور سے گلاس کو دیکھا پھر سونگھا۔ ڈاکٹر نے **نواب محتشم الدولہ** کو اشارے سے کہا کہ انکو کہئے جلد پی جائین کہین ایسا نہو تمیز کر جائین ابھی **نواب محتشم الدولہ** نے کچھہ کہا بھی نہ تھا کہ **نواب ممتاز الدولہ**

نے گلاس فرش پر پھینکدیا۔ شراب بہگئی۔ گلاس ٹوٹ پھوٹ کے برابر ہوگیا۔

نواب ممتاز الدولہ ۔ (ہاتھ جوڑ کے) خدا کے واسطے مجھ پر رحم کیجئے۔
انکو رخصت کیجئے۔ مین اب کوئی دوا نہ پیونگا۔

ڈاکٹر ۔ بڑا افسوس۔ نواب صاحب کہ آپ جیسا آدمی اسطرح کی حرکت کرے۔

نواب ممتاز الدولہ ۔ آپ اپنا افسوس رہنے دیجئے۔ آپکے چہرے سے مجکو نفرت معلوم
ہوتی ہے۔ آپ للہ تشریف لیجائیے۔ ہائے توبہ کوئی لے بھی نہین جاتا۔!

سول سرجن نے **نواب محتشم الدولہ** سے کہا کہ اب حجت کرنا بیکار
ہے۔ رنج دلانے سے اور مرض بڑھ جائیگا۔ اب تن بہ تقدیر چھوڑ دیجئے
مجکو تو خوف معلوم ہوتا ہے کہ شاید چار پانچ گھنٹے بھی نہ بچین۔ وصیت
وغیرہ جو کرانا ہو کرا لیجئے۔

سول سرجن رخصت ہوئے۔ **نوابصاحب** پھر مریض کے پاس پہونچے

نواب ممتاز الدولہ ۔ کہئے آپ نے رخصت کر دیا اونکو۔؟

نواب محتشم الدولہ ۔ ہان وہ گئے۔ لیکن آپ نے برا کیا جو دوا نہ پی۔

نواب ممتاز الدولہ ۔ (مسکراکر) یہ کیون نہین کہتے کہ شراب نہ پی۔

نواب محتشم الدولہ۔ ایسے وقت مین شراب پینا بھی جائز ہے۔

نواب ممتاز الدولہ۔ نوابصاحب مجکو بالکل یاس ہے۔ میری عمر تمام ہوچکی۔ ہان اگر کچھ بھی امید زندگی کی ہوتی تو پی لیتا۔ لیکن جب بالکل ناامیدی ہے تو پھر کیون وہ چیز پیون جو ہماری شرع مین قطعی حرام ہے۔ خیر اب پردہ کرائے مستورات کو بلوا بھیجئے۔

پردہ ہوا۔ عورتین آئین۔

بڑی بیگم نے پوچھا کہ اسوقت طبیت کیسی ہے؟۔

نواب ممتاز الدولہ۔ الحمد للہ اچھا ہون۔ مشتری کہان ہے۔؟

مشتری بیگم۔ کیا ہے ابا جان۔؟ یہین تو بیٹھی ہون۔

نواب ممتاز الدولہ۔ اور ثریا شکوہ کہان ہین۔؟

نواب محتشم الدولہ نے ثریا شکوہ کو اشارے سے کہا کہ پلنگ کے پاس جا رہو۔ بیچارہ دولہا پلنگ کے پاس کھڑا ہوا۔

نواب ممتاز الدولہ نے مشتری بیگم کا ہاتھ ثریا شکوہ کے ہاتھ مین پکڑا دیا اور کہا کہ خوب یاد رکھنا ثریا شکوہ! کبھی ایک لڑکی ہماری

ہے۔بڑے نازونعم سے پلی ہے۔کسی طرح کی تکلیف۔کسی طرح کی
اذیت اسکو نہ دینا۔ہمیشہ اسکی دلجوئی و تشفی کرتے رہنا۔نہین تو
میری روح تم سے ناراض رہیگی۔برس دو برس اپنی مان اور خالہ کے
پاس انکو رہنے دینا۔اور اگر جی چاہے تو اسی مکان مین تم اپنا قیام رکھنا
تم خود ابھی کمسن ہو۔نواب محتشم الدولہ بہادر کے یہان صبح و شام
حاضر رہنا۔اون کی صلاح و مشورہ سے کام کرنا۔ہمیشہ آپ کو عزت و حرمت
سے رکھنا۔خدا کی عنایت سے اسقدر دولت و ثروت مین چھوڑے جاتا ہون
کہ تم لوگ عیش و عشرت سے بسر کروگے کسی بات کے محتاج نہ ہوگے۔
مشتری بیگم سر جھکائے روتی جاتی تھین اور ثریا شکوہ کی بھی
آنکھون سے آنسو جاری تھے۔غرض یہ وصیت کرکے نواب ممتاز الدولہ
نے آہ سرد بھر کر مشتری بیگم کی پیشانی نورانی کا بوسہ لیا۔اور کہا کہ آپ
لوگ جائے۔انکی والدہ سے مجکو کچھہ کہنا ہے۔بڑی بیگم۔مشتری بیگم
خورشیدی بیگم سب کی سب دوسرے کمرے مین چلی آئین۔نواب
محتشم الدولہ و ثریا شکوہ باہر کے دالان مین چلے آئے۔پردے

کرادئے گئے۔ جب تخلیہ ہوا تو نواب ممتاز الدولہ نے چھوٹی بیگم
کی طرف دیکھا۔ دیکھا کہ زار زار رو رہی ہین اور چہرہ مارے رنج والم کے زرد
ہو گیا ہے۔
ممتاز الدولہ یہ اسقدر روکیون رہی ہو؟۔ ذری استقلال کرو۔
میرے پاس آؤ اس پلنگ پر بیٹھ جاؤ۔
چھوٹی بیگم روتی ہوئی اوٹھین اور پلنگ پر جاکر نوابصاحب کے
پاس بیٹھ گئین۔ نوابصاحب نے انکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر کہا
کہ سنو! کوئی شخص برابر یہان رہنے کا نہین۔ ہر یکے لئے موت ہے
کوئی جلدی کوئی دیر ضرور اس دنیا سے سفر کریگا پھر اسقدر رنج اور
اپنے کو تباہ کرنا عقل کے خلاف ہے اگر تمھارا یہ حال ہوگا تو کون
ان دولھا دولھن کو تسکین دیگا۔؟
یہ سنکر چھوٹی بیگم کی اور گھگھی بندھ گئی۔
نواب ممتاز الدولہ۔ تمکو میرے سر کی قسم! اسقدر پریشان نہو
بعد میرے دولھا دولھن دونوںکو اپنے پاس رکھنا۔ ہنسی خوشی زندگی بسر کرنا

چھوٹی بیگم۔ (روکر) میری خوشی تمھارے سبب سے تھی۔ میری لالی تمھارے دم قدم کی برکت سے تھی۔ جب وہی نہین تو پھر کیا۔ ہائے کاش مین ہی کمبخت نصیبون جلی مرجاتی توکیون یہ روز بد دیکھتی۔! اللہ جانتا ہے مجھ سے یہ صدمہ نہ سہا جائیگا۔ اگر حرام موت نہوتی توہیرے کی کنی کھالیتی۔ بس فرصت ہوجاتی!!۔

ممتاز الدولہ۔ (اشکبار ہوکر) تمکو خدا اور خدا کے رسول کی قسم جو کبھی ایسا خیال کرو!۔ نہین تو مجکو ایکدم قبر مین چین نہ آئیگا۔

یہ کہہ کے **نوابصاحب** کو حد درجے کی کمزوری آئی اور آنکھین بند کرلین **چھوٹی بیگم** نہایت گھبرائین اور چاہا کہ لوگون کو بُلائین لیکن **نوابصاحب** نے اشارے سے منع کیا۔ تھوڑی دیر بعد آنکھین کھولین اور **چھوٹی بیگم** سے کہا کہ میری دو وصیتین ہین۔ ایک تو یہ کہ تم میرے واسطے آپکو تباہ حال نکرنا۔ دوسرے میری وجہ سے شادی مین توقف یا تخفیف نکرنا۔ ہان ایک بات اور کہنی ہے۔ لہذا اگر کوئی قصور ہوا ہو یا کوئی بات بُری بھلی کہی ہو تو معاف کرنا۔

چھوٹی بیگم۔ (رو کر) آپ نے میرا کیا قصور کیا۔ آپ نے تو میرے ساتھہ وہ کیا کہ جی ہی جانتا ہے۔ اور اس طرح سے مجکو آرام سے رکھا کہ آجتک کسی نے نہ رکھا ہوگا۔ مین ہی بدبخت اندھی تھی کہ کوئی خدمت آپ کے لائق نہ کر سکی۔

نوابصاحب (ہاتھون کا بوسہ لیکر) خدا کو حاضر ناظر جانکر کہتا ہون کہ تم نے مجکو کسی طرحکا رنج نہین پہنچایا۔ ہرطرح سے آرام و آسایش اور اپنی میٹھی میٹھی باتون سے مجکو خوش کیا ہے۔ مین تمھارا احسان نہ بھولونگا۔ تم جیسی عورتین مین نے کم دیکھی ہین۔ نہ معلوم خدا کو کیا منظور ہے کہ اسقدر جلد ہملوگون مین جدائی ہونے والی ہے۔

نوابصاحب اور **چھوٹی بیگم** دونون ایک دوسرے کو ٹکٹکی باندھے دیکھہ رہے تھے۔ جھر جھر آنسو دونون کی آنکھون سے جاری تھے۔ یکایک ہاتھہ ایک دوسرے سے چھوٹا۔ ادھر **نوابصاحب** پلنگ پر گرے اُدھر **چھوٹی بیگم** پلنگ سے فرش پر غش کھا کر گر پڑین۔ گرنے کی جو آواز آئی تو بڑی بیگم اور مشتری اور **خورشیدی** دوڑی ہوئی آئین۔

کیا دیکھتی ہین کہ **نواب ممتاز الدولہ** کی آنکھین بند ہین اور **چھوٹی بیگم**
فرش پر بیہوش پڑی ہین۔ یا اللہ! یہ کیا ہوا؟ کسکو دیکھے کسکو نہ دیکھے!
نواب محتشم الدولہ بھی فوراً آئے۔ **نواب ممتاز الدولہ** کی نبض
دیکھی تو ساقط۔ بدن بالکل ٹھنڈھا۔ ناک پر ہاتھ لگئے سانس کا نام تک
نہین۔ **نوابصاحب** نے جلد چادر اوڑھادی اور قبلہ رخ کردیا۔
بڑی بیگم نے روکر کہا کہ کیا ختم ہوگئے۔ **نوابصاحب** نے کہا
صبر کرو۔ مرضی خدا مین کیا چارہ۔ **چھوٹی بیگم** کو لیجاؤ ہوش
مین لاؤ۔ مین لوگون کو باہر سے بلائے لیتا ہون۔
بڑی بیگم۔ مشتری بیگم۔ خورشیدی بیگم۔ ماما۔ اصیلین۔
مغلانیان روتی پیٹتی گھر مین داخل ہوئین۔ اور وہ کہرام شروع کیا
کہ سُننے والون کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ **نوابصاحب**
باہر تشریف لائے۔ لوگون سے کہا کہ **نواب ممتاز الدولہ**
انتقال کرگئے۔ تجہیز وتکفین کا جلد سامان کرو۔ سب لوگون کو حیرت
ہوئی کہ یا اللہ یہ کیا ہوگیا۔ جو سُنتا تھا افسوس کرتا تھا۔ ہر شخص

کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ نواب ممتاز الدولہ ہر دل عزیز تھے۔
ہر کسیکو انکے انتقال کا رنج ہوا۔ کوئی کہتا تھا کہ عجب حادثۂ جانکاہ
ہے۔ کہاں لڑکی کا بیاہ ہوتا تھا۔ کہاں جنازے کی تیاری ہونے لگی!
کسی نے کہا کہ بھئی دیکھنا دنیا کیا بُری چیز ہے۔ ابھی ابھی شادیانے
بج رہے تھے برات کی تیاری ہو رہی تھی اور ابھی جنازہ نکلتا ہے!
شادی غمی توام سنتے تھے وہ اپنی آنکھوں دیکھا۔
غرضکہ ہر شخص کلمات یاس کے زبان پر لاتا اور دست حسرت ملتا تھا۔
قصہ مختصر نواب ممتاز الدولہ کو نہلا دُھلا تابوت مین رکھ ایک
دو شالۂ بیش بہا اوپر سے اوڑھا دفن کرنے لے چلے۔ وہی لوگ جو
تقریبِ عقد مین آئے تھے شریک جنازہ ہوئے۔ مقبرے مین لیجا کے نماز
جنازہ پڑھی گئی۔ لاش قبر مین رکھی گئی۔ سبھوں نے مٹی دی اور رومال
سے آنکھین پونچھتے ہوئے واپس آئے۔ تمام گھر جو تھوڑی دیر پہلے جگمگا
رہا تھا ماتم سرا ہو گیا۔ ایک ہو کا سا عالم تھا۔ نہ دولھا کی خبر۔ نہ دولھن
کی پروا۔ دولھا الگ زار زار رو رہا ہے۔ دولھن نے الگ اپنا سہرا

نوچ کھسوٹ کر پھینک دیا ہے۔

جب چھوٹی بیگم کو ہوش آیا تو مضطر ہو کے پوچھا کہ مجکو کیون یہان لے آئین۔ کہو اب اونکا کیا حال ہے۔ نیند آگئی تھی نا؟ نیند کا آنا مرض کو دفع کر دیتا ہے۔

بڑی بیگم۔ ہان خوب میٹھی نیند سوئے ہین۔ اب اون کو کسیطرح کی تکلیف نہین۔

چھوٹی بیگم۔ شکر!

ہاے یہ فقرہ اور ستم تھا۔ سننے والون کے رونگٹے کھڑے ہو ہو جاتے تھے۔ اتنے مین شور و غل کی آواز جو چھوٹی بیگم کے کان مین آئی تو گھبرا کر اوٹھہ بیٹھین۔

چھوٹی بیگم۔ باجی! دیکھو برات دروازے لگتی ہے۔ دولھن کو جلدی سنوارو۔ اے باجے والے کہان ہین ہان شاید اونکے خیال سے منع کر دیا ہوگا کہ نیند نہ ٹوٹ جاے۔ اے واہ! یہ لوگ کھڑے کیون ہین؟ کوئی سنتا ہی نہین۔ ارے لوگو دولھن کو تو سنوارو۔ باجی! تم تو

کیون رہی ہو-؟

کسی نے جھک کے کان مین کہا کیسا سنوارنا اور کسکی برات؟ یہ **نواب ممتاز الدولہ** کا جنازہ نکلا ہے- تم بیوہ ہوگئین- **مشتری** تیمم ہوئی- **چھوٹی بیگم** "ایَن" کہکے پھر غش کھاکر گر پڑین- **بڑی بیگم** نے سر اونکا اوٹھاکر اپنے گود مین لے لیا- گلاب چھڑکا بڑی دیر بعد ہوش آیا-

چھوٹی بیگم- باجی! مین سچ بیوہ ہوگئی-؟ لے اب ڈرو نہین- مجھکو اب کچھ نہ ہوگا- جو میری تقدیر مین لکھا تھا وہ ہوا- شکر ہے اللہ تیرا! مجکو افسوس اتنا ہی آتا ہے کہ مین کیون جیتی رہی اور اون کے سامنے کیون نہ مرگئی- ہاے جب وہ کلماتِ تسکین یاد آتے ہین کلیجہ پھٹنے لگتا ہے- کس کس طرح مجکو نصیحت کی- کیسی کیسی وصیّتین کین- (روکر) مجکو قسم دے گئے ہین کہ اون کے واسطے نہ پیٹون- اونکو ہے ہے نہ کرون رنج وغم نکرون لیکن کیا کرون دلکو کیسے سمجھاون- (کلیجہ پر ہاتھ رکھکر) یہ قابو مین ہو جب تو- ہاے مین اتنے دنون تک اون کی

کچھ خدمت نہ کر سکی!۔ کیا جانتی تھی کہ اتنا جلد آنکھین بند کر لینگے۔
لیکن خیر جو جو وصیتین کر گئے ہین اون پر عمل کرونگی۔ اور کچھ نہین تو
روح تو اونکی خوش ہوگی۔ باجی! دولھا کو گھر مین بُلوالو۔ رسومات
شروع کردو۔ مجکو ہزار ہا قسمین دے گئے ہین کہ ریت رسم کسی طرح
موقوف نہ رہنے پائے۔

بڑی بیگم۔ (رو کر) آج کون موقع ہے۔؟

چھوٹی بیگم۔ نہین باجی۔ جیسا وہ کہہ گئے ہین ویسا ہی کر دکھاؤنگی۔ سرِ مو
فرق نہ ہوگا۔

جو لوگ سنتے تھے خاک سر پر اوڑاتے تھے۔ اور آنسوؤنکے دریا بہاتے تھے
خورشیدی بیگم اور اونکی رشتہ دار عزیز بیگمات مشتری بیگم کے
پاس بیٹھی تھین۔ دلجوئی و تشفی کر رہی تھین۔ جب یہ خبر سُنی کہ دولھا
گھر مین بلوایا جاتا ہے۔ رسمین ہونگی۔ تو ان لوگون کو نہایت حیرت ہوئی
کہ آج ہی یہ حادثہ ہوا اور آج ہی رسمین!۔ ایک مغلانی نے کہا کہ
بڑی بیگم صاحب ہر چند سمجھاتی ہین مانتی ہی نہین۔ کہتی ہین کہ ہشت

کی (ہائے ابھی صبح کو لوگ نام لیتے تھے اور اب یون پکارے
جاتے ہین!) وصیت ہے کہ کسی طرح رسومات مین فرق نہ ہو۔ اگر
یہ انجام نہ پائین تو قبر مین اون کو چین نہ آئیگا۔ چھوٹی بیگم صاحب
فرماتی ہین کہ ہر ہر وصیت کو اونکی بجالاؤنگی۔ چنانچہ اب روتی تک
نہین ہین۔ اونکی بڑی ممانعت تھی کہ کبھی اون کے واسطے تباہ حال
یا گریہ وزاری نہ کرین۔ لیکن پھر کہانتک۔ آنسو نکل ہی پڑتے ہین۔ دو
مرتبہ تو بیہوش ہو ہوگئین۔ مشتری بیگم نے جو یہ سنا تو خورشیدی بیگم
کے گلے مل خوب پھوٹ پھوٹ کے روئین۔ اسقدر دونون بہنین روئین
کہ گھگھی بندھ بندھ گئی۔ لوگون نے سمجھایا کہ چپ رہو۔ مشیت ایزدی
مین کیا چارہ۔ اللہ کے حکم مین کسی کا اجارہ۔ جس نے اس دنیا مین بھیجا تھا اوسنے
پھر بلا لیا۔ صبر کرو صبر۔ مشتری بیگم کو ہرچند لوگون نے سمجھایا لیکن رونا
موقوف نہ ہوا۔ چھوٹی بیگم کو یہ خبر پہنچی تو زار زار رونے لگین۔
چھوٹی بیگم۔ لوگو! اسکو کیا کم غم ہوا ہوگا۔ اوسکو اپنی یتیمی کا کیا صدمہ پہونچا ہوگا!
ہائے کس ناز و نعم کی پلی ہوئی تھی! کیسی باپ کی لاڈ مین رہتی تھی! ہائے

ادھر ذری انگلی مین پھنسی نکلی ادھر رات بھر نیند نہ آئے! ادھر ذری بدن پر حرارت ہوا ادھر پٹی تھا نبے تھا نبے شام سے صبح ہو۔ لوگو! جسوقت اوسکو یہ سب یاد آتا ہوگا تمھین کہو کہ کیا حال ہوتا ہوگا! ہائے ہائے کوئی پانی ٹھنڈا جلد پلا دو زبان اینٹھی جاتی ہے۔

غرضکہ چھوٹی بیگم برف کا پانی پی مشتری بیگم کو سمجھانے چلین جونہین مشتری بیگم نے اپنی مان کو دیکھا دوڑ کر گلے سے لپٹ گئین اور اسقدر دونون روئین کہ دیکھنے والون کی آنکھون سے خون ٹپکنے لگا۔

مشتری بیگم۔ اماجان یہ کیا ہوا؟ اے بولئے چپ کیون ہوگئین؟

بڑی بیگم۔ ہائے پھر غش آگیا۔ دیکھئے ان دونون کا کیا برا ہوتا ہے۔

بڑی بیگم نے گلاب مُنہ پر چھڑکا۔ ہوش آیا۔ چھوٹی بیگم نے چارونطرف دیکھا پھر مشتری بیگم کو غور سے دیکھا اور گلے سے لپٹا لیا۔

چھوٹی بیگم۔ باجی اللہ جلد دولھا کو بلواو۔ رسومات جلدی جلدی طے ہو۔ ہائے اونکی روح قبر مین پھڑک رہی ہوگی!

بڑی بیگم۔ آج کون موقع ہے۔ خیر اونسے (نواب محتشم الدولہ سے) بھی

مشورہ کرلون۔

نواب محتشم الدولہ کو بلوا کے **بڑی بیگم** نے پوچھا تو اونھون نے صاف انکار کیا کہ آج کیا تا چہلم کوئی سامان شادی نہین ہوسکتا۔ زمانہ کیا کہیگا۔ **چھوٹی بیگم** نے جو سنا تو زار زار روتی ہوئی **نوابصاحب** کے پاس آئین اور قدمون پر گر کر سارا حال بیان کیا۔ اور نہایت عاجزی و بیقراری کے ساتھ اجازت چاہی۔ **نوابصاحب** سے اسکی اوسوقت ہمت نہ ہوسکی کہ اون کے دلکو شکستہ کرین۔ سوائے اجازت دینے کے کچھ بن نہ آئی چنانچہ دولھا گھر مین بلوایا گیا۔ شرعی طور سے جلد جلد سامان عروسی طے پائے۔

خدا کی قدرت! عین چوتھی کے روز بیچارے دولھا نے ہیضہ کیا اور جان بحق تسلیم ہوا۔ اس سانحۂ جگر دوز کی خبر جسکو پہنچی دوست سے دشمن تک سبھون نے دریائے اشک بہایا اور انگشت حیرت دانتون کے تلے دابی۔ سب سے زیادہ صدمہ اسکا **نواب محتشم الدولہ** کو پہنچا۔ کیونکہ واسطے کہ آدمی دور اندیش تھے۔ **مشتری بیگم** کی خردسالی خیال کر کے آنکھونسے

آنسو ہمہ دم رواں تھے اور دس دس منٹ پر یہ مصرعہ پڑھتے تھے۔

مصرعہ یک داغ نیک ناشدہ داغِ دگر نہد

مستورات کا حال زبان قلم سے اظہار ہونا دشوار ہے۔ جبکہ نواب محتشم الدولہ جیسے ضابط وصابر شخص کا یہہ حال ہو تو عورتون کا کیا ذکر۔ اسقدر کہنا کافی ہے کہ اون کے نالہ وشیون سے زاغانِ چمن روتے تھے۔ جانورون تک کے سینے دہلتے تھے۔ چھوٹی بیگم نے اپنے کو مینہ مین گر کر ہلاک کرنا چاہا لیکن لوگ زبردستی پکڑ کر کنارے سے لے آئے۔

چھوٹی بیگم۔ خدا کے واسطے ہاتھ جوڑتی ہون مجکو چھوڑ دو۔ مجھ سے یہ صدمہ برداشت نہ ہوگا۔ تمکو خاتون جنت کی قسم۔ مشکلکشا کی قسم مجکو چھوڑ دو۔ مجکو جان دینے دو

چھوٹی بیگم نے ہرچند چاہا کہ لوگون نے آپکو چھوڑ دین لیکن وہ سب دس بارہ یہہ بیچاری اکیلی کتنا زور کرین اور کس کس سے جان چھوڑائین۔

چھوٹی بیگم۔ تم لوگ بڑی سنگدل ہو۔ میرے حال پر کچھہ رحم

نہین کرتین - خیر اس روکنے سے کیا ہوگا اسوقت نہین اور کسی وقت آ
مشتری بیگم کو اپنے باپ کے مرنے کا کیا کم صدمہ پہنچا تھا جو اسکا
خیال کرتین - یہہ ایک سکتے کی حالت مین بیٹھی تھین کہ خورشید بیگم
روتی ہوئی آئین کہ خالہ جان اپنے کو کوئین مین گراتی ہین -
مشتری بیگم ننگے سر ننگے پانون دوڑی ہوئی آئین - اور چھوٹی بیگم
کے گلے سے لپٹ کر خوب پھوٹ پھوٹ کر روئین - اوسوقت ان
دونون نے وہ کہرام مچایا کہ سُننے والون کی آنکھون سے خون
ٹپکنے لگا -
مشتری بیگم - (روکر) اماجان آپ بھی مجکو چھوڑ کر چلی تھین ؟
چھوٹی بیگم - امان تجھہ پر سے قربان - تجھہ پر سے واری - مین
کمبخت نصیبون جلی کس طرح تجھے مُنہ دکھاؤن - کسطرح تجھہ سے آنکھین
برابر کرون - ہاے یہہ بچپن اور یہہ رنڈاپا ! ہاے دوہی دن کا سوہاگ
قسمت مین لکھا تھا !
چھوٹی بیگم نے زمین پر اس زور سے سر ٹپکا کہ سر پھٹ گیا - چھوٹی بیگم

کو غش آگیا اور سر سے خون جاری ہوا- ہر چند لوگون نے رومال سے
سر باندھا گلاب اور کیوڑا چھڑکا لیکن نہ خون رکا نہ **چھوٹی بیگم** کو
ہوش آیا- **بڑی بیگم** نہایت گھبرائین اور رو کر کہا کہ کوئی خدا کے
لئے باہر جا کر خبر کرو- یہ کیا ظلم کا سامنا ہے- ہاے کیا غمی پر غمی ہوتی
جائیگی- ارے رومال سے سر تو مضبوط باندھو- کوئی ڈاکٹر کو جلد
بلواؤ- نہین توبہ ڈاکٹر نہین- اب ڈاکٹر کو سلام- کوئی حکیم بلواؤ-
نوابصاحب جلدی ڈاکٹر کو لئے ہوے آئے- **چھوٹی بیگم** کو ہوش
آیا- علاج معالجہ شروع ہوا- لیکن **چھوٹی بیگم** کی حالت روز بروز
بدتر ہوتی جاتی تھی- گو سر کا زخم بھر آیا تھا لیکن انکی عجب کیفیت تھی-
جنون سا ہو گیا تھا- بہکی بہکی باتین کرتی تھین- **نوابصاحب**
نہایت گھبرائے- اطبا اور ڈاکٹرون کی راے سے دو برس تک برابر
سمندر اور پہاڑون اور سرد ملکون مین ان لوگون کے ساتھ پھرا کئے
بس سیر و تفریح و تبدیل آب و ہوا سے ان لوگون کا دل بہل گیا- اور پھر
خداوند تعالے صبر عطا فرماتا ہی ہے- اگر ایسا نہ ہو کوئی شخص زندہ

نر ہے۔ چنانچہ جس زمانے کا ذکر ہو رہا ہے اوسوقت تک یہہ لوگ سیر
و تفریح کر کے واپس آچکے تھے۔ اگلی باتین سب خواب و خیال ہو چکی تھین
دونون بہنین ایک ہی مکان مین رہتی تھین۔ اور آرام و چین سے زندگی
بسر کرتی تھین۔ یہہ تو کیسے کہا جاے کہ انکو رنج نہ ہوتا تھا۔ جب
کوئی ذکر نواب ممتاز الدولہ یا ثریا شکوہ کا کرتا تو آنکھون
سے آنسو نکل ہی پڑتے تھے۔ لیکن وہ پہلی سی باتین نہ تھین۔ گانا بجانا ہنسی
تفریح سبھی کچھہ ہوتا تھا۔

مشتری بیگم کی سرگذشت سے رجوع اور نفس مطلب کا حسن شروع

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ نواب محتشم الدولہ کے روبرو خورشیدی بیگم
بیٹھی تھین۔ اونکے ہم پہلو مشتری بیگم۔ اون کی بغل مین چھوٹی بیگم
ایک ہلکی صندلی رضائی اوڑھے ہوے۔ جسمین سبز گرنٹ کی چار انگل چوڑی
گوٹ لگی ہوئی تھی۔ ان کے سامنے ایک چھوٹا سا نقرئی پاندان رکھا ہوا تھا

اور اپنے ہاتھون سے گلوریان بنا رہی تھین۔ انکو یہ شغل دن بھر تھا۔
باوجودیکہ مغلانیان پیش خدمتین سیکڑون تھین۔ لیکن یہہ اپنے ہی ہاتھون
برابر گلوریان بنایا کرتی تھین ان کے بغل مین **نوابصاحب** کے متصل
آتشخانے کے اوس سرے پر **بڑی بیگم** تشریف رکھتی تھین۔ یہہ چاہیتی
بی بی **نواب محتشم الدولہ** کی تھین۔ گو یہہ اپنی چھوٹی بہن یعنی **چھوٹی بیگم**
سے سن مین بڑی تھین لیکن ماشاءاللہ قوے اچھے تھے۔ بال سر کے
سیاہ ہی تھے اور چہرہ ابھی تک کندن کی طرح دمکتا تھا۔ صورت سے صاف
معلوم ہوتا تھا کہ اپنے زمانے مین ہزارون مین کیا لاکھون مین ایک ہونگی
اور کیون نہو۔ جبھی تو **نواب محتشم الدولہ** جیسے آدمی اون کے دام محبت
مین اسیر تھے۔ یہہ کاکریزی رضائی جسمین چمک بانکڑی ٹنکی۔ اور سرخ
زرد اور سبز گرنٹ کی ٹپرائے دار گوٹ لگی تھی اوڑھے ہوے تھین۔
عطر فتنہ و بوے لُبان تمام کمرے کو معطر کر رہی تھی۔ **مشتری بیگم** بھی
نارنجی خلیل خانی اوڑھے ہوی تھین۔ لیکن **خورشیدی بیگم** کی بلا اوڑھے
انکو اسقدر تاب کہان کہ یہ جھگڑا اپنے پیچھے لگائین۔ صرف کاشانی مخمل کا

شلوکا دوپٹے کے نیچے پہن لیا تھا۔ یہی غنیمت تھا۔

بڑی بیگم۔ اے خورشیدی! تمکو سردی نہین معلوم ہوتی۔؟ خلیل خانی کیون نہین اوڑھتین۔؟

خورشیدی بیگم نے عمداً اسکا کچھ جواب نہ دیا اور **مشتری بیگم** سے باتین کرنے لگین۔

بڑی بیگم۔ اے واہ! سنا بھی یا نہین مین نے ابھی کیا کہا۔؟

خورشیدی۔ (منہ بنا کر) امان جان! سردی معلوم ہو جب تو۔

بڑی بیگم۔ کیا خوب کہتی ہین سردی معلوم ہو جب تو! یہان سب کوئی جاڑے سے بیٹھے کانپ رہے ہین اور ان کو سردی ہی نہین معلوم ہوتی۔ سردی تو ضرور معلوم ہوتی ہوگی لیکن یہہ کہو آلکسی ہے۔

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکے) امان جان خلیل خانی تو مجھہ سے نہین اوڑھی جائے گی۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے دس من کا بوجھہ پیٹھہ پر رکھدیا۔ کمر ٹوٹنے لگتی ہے۔ آخر یہہ شلوکا تو پہنے ہون۔ یہہ کیا کم ہے

بڑی بیگم۔ اچھا تو یہہ میری رضائی لو۔ یہہ تو خاصی ہلکی پھلکی ہے۔

خورشیدی- واہ اماّجان اور آپ ؟

بڑی بیگم- میر اکیا- مین آگ کے پاس بیٹھی ہون مجکو سردی نہین معلوم ہوتی

خورشیدی بیگم- واہ امان جان ابھی تو آپ نے کہا سردی سے کانپ رہے ہین اور ابھی اپنی رضائی مجکو دیتی ہین مین تو نہ اوڑھونگی-

بڑی بیگم- یہہ ساری حجت اسلئے ہوتی ہے کہ انکو کچھہ اوڑھاو نہین- خیر تم یہہ رضائی لو- مین تمھاری خلیل خانی اوڑھے لیتی ہون- **بی مغلانی**! خورشیدی بیگم کی خلیل خانی تو لے آو- (خورشیدی بیگم سے) کہان رکھی ہے ؟-

خورشیدی بیگم- بالاخانے پر-

چھوٹی بیگم- اے واہ کیا یاد ہے-! بوا وہ تو نیچے دالان مین رکھی ہوئی ہے چھوٹا گاو تکیہ ہے نا-؟ **بی مغلانی**! اے سر ہلاو اگر سمجھین نہین تو مجھہ سے پوچھہ لو- مُنہ تکنے سے کیا معلوم ہوگا کہ تم سمجھین یا نہین-

مغلانی- جی ہان **بیگم صاحب** مین سمجھی- چھوٹا گاو تکیہ مخمل کا جو ہے پورب رخ کے دالان مین-

چھوٹی بیگم۔ پتھر پڑین تمھاری سمجھ پر۔ یہہ چلی تھین لانے کو! اور
پوچھتی ہون تو کہتی ہین کہ مین سمجھ تو گئی۔ اے پورب طرف کے دالان
مین نہین اس سامنے والے دالان مین ایک چھوٹا سا گاؤتکیہ رکھا ہوا ہے
بس اوسی کے نیچے ایک لال خلیل خانی رکھی ہے اوسکو لے آؤ۔

بی مغلانی۔ (پان گال مین دباکر) وہ تو خورشیدی بیگم کی ہے۔ مین
جانتی ہون وہان رکھی ہے۔

(اسپر سب لوگون نے قہقہہ مارا اور نوابصاحب بھی خوب ہنسے)

بڑی بیگم۔ تم ایسی سٹپٹا کیون گئین۔ خورشیدی کی خلیل خانی نہین
مانگی تھی تو کسکی مانگی تھی۔؟ تمھارا وہی حال ہے کہ سارا قصہ سُن گئین
پھر پوچھتی ہین کہ زلیخا عورت تھی یا مرد۔ جاؤ جلد لے آؤ

بی مغلانی گئین اور خلیل خانی لے آئین۔

خورشیدی بیگم۔ (مُنہ بناکر) اماجان کو سردی جو معلوم ہوتی ہے
تو سمجھتی ہین کہ سبکو یونہین ستاتی ہے

(اسپر نوابصاحب ہنس پڑے)

بڑی بیگم - (طنز سے) اور ہنستے ہین! اتنی توفیق تو نہ ہوی کہ اوسکو کچھہ اوڑھنے کو دین - آپ سر سے پانٔون تک شال مین لپٹے کیا بیٹھے ہین کہ سمجھتے ہین ہر کوی اسی آرام سے ہے - سچ ہے مردونکا دل قصائی جیسا ہوتا ہے -

نوابصاحب - ذرا اپنی رضائی جو اوڑھنے کو دی تو سمجھین کہ ہیچکس دیگرے نیست -

چھوٹی بیگم - اتنا تو کہونگی دولھا بھائی! کہ اوس جگہہ آپ تھے اور وہین باجی بھی تھین - باجی سے رہا نہ گیا - اپنی رضائی اوڑھادی - اور آپ نے زبان تک نہ ہلائی - آپ مین اون مین اتنا بل ہے -

نوابصاحب - اول تو خود اونھون نے اسکا ذکر کیا تھا - دوسرے اب خورشید کچھہ دو برس کی بچا نہین ہے - اگر اوسکو سردی معلوم ہوتی تو وہ خود اوڑھہ لیتی - اس مین کہنے کی کیا حاجت ہے سبکو اپنی جان عزیز ہے - کیا مجال کہ اوسکو سردی معلوم ہو اور گرم کپڑے نہ پہنے -

بڑی بیگم- اچھا خورشید سچ سچ کہو- تمکو سردی معلوم ہوتی تھی یا نہین-؟

خورشید بیگم- (مسکراکر) نہین- مجکو تو کچھ بھی معلوم نہ ہوتی تھی

(**نوابصاحب نے قہقہہ لگایا**)

بڑی بیگم- (شرماکے) ہان کیون نہین- باپ کی طرف مل گئین- سچ لڑکی باپکو چاہتی ہی ہے- لڑکا ہوتا تو مان کو چاہتا-

خورشید ی- نہین امان جان یہہ نہ کہئے- اللہ جانتا ہے مین آپ کو اپنی جان سے بڑھ کے چاہتی ہون-

بڑی بیگم- جاؤ بس دیکھ لیا- ابھی تو باپ کی طرف دوڑی تھین اب آئی ہین مجکو ملانے-

نوابصاحب- اچھا بیٹا کہدو کہ تمکو سردی معلوم ہوتی تھی- لیجئے اب خوش ہوئین-؟

بڑی بیگم- وہ جو کچھ ہو- لیکن باپ کی نسبت مان لڑکون کو زیادہ ہی چاہتی ہے کیونکہ محبت پرداخت سب کچھ مان کرتی ہے- باپ تو صرف

کہلانے کو ہوتے ہین۔

نوابصاحب۔ بجا!

بڑی بیگم۔ اسمین بھی کچھہ شک ہے۔ محنت و مشقت ساری مان کی۔ اوّل تو نو مہینے کس مصیبت سے کاٹنے ہوتے ہین۔ غذا بالکل چھوٹ جاتی ہے۔ کوئی چیز کھائی ہی نہین جاتی۔ ادھر لقمہ حلق سے اوترا اودھر متلی شروع ہوئی۔ جب اللہ اللہ کرکے نو مہینے پورے ہوئے اور لڑکا پیدا ہوا تو پھر کیا کہون کیا محنت ہوتی ہے۔ جب تک لڑکا دودھ نہ چھوڑے کیا مجال کہ کوئی چیز گو کیسی ہی عمدہ ہو زبان پر رکھہ سکے۔ ہمیشہ پرہیز۔ اگر لڑکا آدھی رات کو مچل گیا تو ساری ساری رات نیند حرام ہے نیند کو بالائے طاق رکھکر برابر سے اوسکو بہلارہے ہین۔ جب یہہ سب محنت و مشقت مان کرلیتی ہے تو بچے سیانے ہوتے ہین تمھین کہو **خورشید** کو ایک برس تک تمنے گود مین بھی کبھی لیا تھا۔؟ دور ہی سے پیار کرتے تھے۔ اس ڈر سے گود مین نہ لیتے تھے کہ کپڑا خراب ہوجائیگا

نوابصاحب۔ یہہ سب جو تم نے کہا کوئی بڑی بات نہین ہے۔

اتنا تو بہا ئم بھی کرتے ہین - مان کی محنت اولاد کی حق مین بہت بہت
دو نہین چار برس تک کام آتی ہے - باپ کو دیکھو کہ کسقدر فکر کرنی پڑتی
ہے جس سے اوسکا دماغ اوڑا رہتا ہے - اگر اولاد آگے چلکر نالائق
و جاہل نکلے تو یہہ باپ کے قصور سے کہ اچھی تعلیم نہین دی - ذراسی
چوک مین عمر بھر کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے - اگر لڑکی ہے تو باپ کو اور
فکر کرنی پڑتی ہے - دن رات اسی تشویش مین گذرتی ہے - کسی ایسی
جگہہ اسکو بیا ہو جہان ہمیشہ خوش و خرم رہے - لڑکا تعلیم یافتہ ہو
کہ وقت مصیبت و آفت دو چار پیسے کما سکے - چال چلن حرکات و سکنات
پسندیدہ ہون - شریف ہو - مذہب کا درست ہو - خوش خلق و خوشرو
ہو - غصہ ور نہ ہو - یہہ نہ ہو کہ آئے دن جوتیون مین دال بٹا کرے - زن
و شو دونون کی افتادِ مزاج و طبیعت کو اپنے ذہن مین جانچ پڑتال لو
تب بیاہ کرو - ایسا نہ کرو کہ جہان روپیہ پیسا دیکھو لڑکی کو وہین آنکھہ بند
کرکے ڈھکیل دو - اور یہہ خیال کر لو کہ اب جو ان کے نصیب مین ہو -
اوسکی پروا نہین - قبل شادی کے اوسکو جہانتک ممکن ہو سکے پڑھاؤ

لکھاو۔ ہنر سلیقہ سکھاو۔ جسمین کسی کی دست نگر نہو۔ کیا یہ باتین بھائے
نزدیک کچھ کم ہین جو تم ہمکو طعنہ دیا کرتی ہو؟ یہہ آپ کے پرہیز کرنے
اور رات رات بھر بہلاتے رہنے سے کہین زیادہ سخت ہین۔

بڑی بیگم۔ اے ہان خوب یاد دلایا۔ آخر اسکی نسبت کہین ڈھونڈھی؟
تمنے تو جیسے آنکھون پرپٹی باندھ لی ہے۔ آخر کچھ فکر کرو۔ لڑکی دن
بدن جوان ہوتی جاتی ہے۔ کب تک گھر مین بیٹھائے رکھوگے؟

نوابصاحب۔ ابھی تعلیم تو اسکی ہوئی نہین اور آپ چلین بیاہنے۔
مین نے اتنے دنون تک تمھاری راے پر چھوڑ دیا تھا۔ اب مین نہ مانونگا۔
اوسوقت تو سب مل گئے تھے اور مجکو اُلو بنا لیا تھا۔ اب بتاو اتنے دنون تک
انھون نے کیا پڑھا اور کیا ہنر سیکھا۔؟ پڑھنا لکھنا تو درکنار سلائی تک
درست نہ آتی ہوگی۔ پکانے ریندھنے تک کا سلیقہ نہ ہوگا۔

بڑی بیگم۔ توبہ کرو۔ تم تو جیسے لڑنے بیٹھے ہو۔ کچھ پڑھا ہی نہین۔ لو
تیسون سیپارے قرآن کے حفظ کئے ہین۔ بھلا بتاو تو کون لڑکی محلے کی اتنی
پڑھی ہے؟ اور سلائی خدا نخواستہ کیون سیکھنے لگی اور پکانے

رینڈھیکی کس لیے -؟ اللہ کے حکم سے باورچنین پیش خدمتین مغلانیان سب موجود - پھر سلائی یا پکانے رینڈھنے کی کیا حاجت -؟ پکانے رینڈھنے کی ایک ہی کہی - ! خورشید ی آگ کی گرمی برداشت کرسکے گی ؟

نوابصاحب یہہ بڑا بول مجھکو اچھا نہین معلوم ہوتا - اگر خدا نخواستہ کل ہملوگ غریب ہوجائین یا کوئی سفر درپیش ہو تو اسوقت ساری شیخی کرکری ہو جائے ۔

بڑی بیگم و چھوٹی بیگم ہونہہ - اللہ نہ کرے - کیون فال بد نکالتے ہو غریب ہمارے دشمن ہون جو ہمکو دیکھہ نہ سکین واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے فال بد نکالتے ہوئے - ! اللہ جانتا ہے جی سن سے ہوگیا -

نوابصاحب - مین فال بد نہین نکالتا - ایک بات کہی کہ اگر خدا نخواستہ ایسا ہو تو اوسوقت رونا پڑے اور افسوس ہو کہ کیون نہین ہنر سلیقہ سیکھا جس سے پیٹ پالتے کیا تم لوگون نے الفت کا قصہ نہین سُنا؟ -؟

خورشیدی بیگم - نہین ابا جان ہمنے نہین سنا ہے بیان تو کیجے۔

نواب محتشم الدولہ کی زبانی الفت کی کہانی۔

نوابصاحب نے بیان کیا۔ کہ کسی شہر مین ایک سوداگر رہتا تھا اوسکی ایک بی بی اور ایک لڑکی تھی۔ مال کے غرور اور نشۂ دولت کے سرور مین اوس نے اپنی بیٹی کو کسی قسم کی تعلیم نہ دی۔ غرض جاہل تھی۔ اور اسقدر لاڈ پیار مین رہتی کہ پکانا رہند ھنا تو درکنار سوئی تک نہ چھوتی۔ اوسکی ایک خاص کنیز تھی جسکا نام کیتکی تھا۔ کیتکی گو غریب تھی لیکن انتہا کی ذہین۔ اسکا شوہر خیاطی کرتا تھا۔ پڑھنا لکھنا تو نہ جانتی تھی لیکن سلائی اوسے ہر طرح کی آتی تھی۔ جالی لوٹ پر پھول اور کٹورے خوب بناتی۔ اُون کے گلوبند۔ جوتے وغیرہ اچھی طرح سی سکتی۔ کھانا بھی کچھ تھوڑا بہت پکا جانتی۔ خلاصہ یہ کہ ہنر سلیقے مین اپنی بی بی سے کرورمرتبہ بڑھی چڑھی ہوئی تھی۔ یہ اپنی بی بی کو نصیحت کیا کرتی کہ بی بی اور کچھ نہین تو سلائی تو تھوڑی بہت

سیکھ لو۔ وقت بیوقت مین کام آجاتی ہے۔ اور بے شغلی کا ایک شغل
بھی ہے۔ تم دن رات سویا کرتی ہو۔ یہہ اچھا نہین۔ **الفت** یہہ باتین
سن سنکر جلتی۔ آخر ایک روز اپنی مان سے لگے جڑدی وہ بہت خفا ہوئین اور
کیتکی کو بہت سخت و سست کہنے لگین اور بولین کہ اگر پھر اس طرحکا
کلمہ زبان سے نکالا تو کھڑی کھڑی نکلوا دونگی۔ اگر کھانا پکانا اور سینا
ہم خود سیکھا چاہتے تو تم مفت خورون کو کیون رکھتے۔ **کیتکی** کو بہت
برا معلوم ہوا اور چاہتی تھی کہ گھر چلی جاے لیکن چونکہ اسکا شوہر کہین سفر
کو گیا ہوا تھا۔ اسلئے چپ ہو کر رہ گئی۔ اور خیال کیا کہ جب شوہر آجائیگا
گھر چلی جاؤنگی۔ اس نے اوسدن سے اپنے کان امیٹھے اور پھر کچھ نصیحت
وصیت نہ کی۔ قضارا ایکدن دریا کو جوش ہوا اور سیلاب عظیم نے
چشم زدن مین شہر کو گھیر لیا۔ ان لوگون کا مکان شہر سے کچھ فاصلہ
پر تھا اور چونکہ نہایت نشیب مین تھا اسلئے پانی نہایت زور سے
ان کے مکان مین گھسا۔ جب تک کشتی آئے لائے پانی ڈوباؤ ہو گیا۔
مکانات بالکل منہدم ہو گئے۔ **کیتکی** نے اپنی بی بی کو پکار کر کہا کہ ایک

مضبوط بانس ہاتھ مین لے لو اور تن بہ تقدیر چل نکلو - اگر حیات ہوگی بچ جاؤ گی نہین تو مرضی خدا سے کیا چارہ - الغرض سب ایک دوسرے سے جدا ہوئے اور سیلاب مین بہتے چلے -

چھوٹی بیگم - اے ہے اجی سن سے ہوگیا - اتنا تو کہتے یہ بیچاری دریا سے سلامت بھی نکلے گی یا .....

نوابصاحب - سنتی جاؤ کہتا ہی تو جاتا ہون - پہلے کہہ دینے سے قصے کا مزہ پھیکا پڑ جاتا ہے -

بڑی بیگم - اے نہین - تمکو میرے ہی سر کی قسم! اللہ جانتا ہے کلیجہ منہ کو آرہا ہے -

نوابصاحب - استغفراللہ! اسقدر جلدی کیا ہے - سن لو دو ہی چار باتین اور رہین -

بڑی بیگم - نہین - پہلے اسقدر بتلا دو کہ اوس بیچاری کی جان بچیگی یا نہین - ؟

نوابصاحب - ہان - لیجئے اب خوش ہوئین - بیچ قصے مین تو نہ ٹوک

دیا کرو۔ ہان کیا کہتا تھا۔؟

خورشیدی بیگم ۔ اسیقدر کہ سیلاب مین یہ سب بہتے چلے اور **الفت** نے موافق نصیحت **کیتکی** کے بانس ہاتھون سے تھام لیا تھا۔

نوابصاحب ۔ ہان تو ایک شب و روز **الفت** اسیطرح برابر پانی مین بہتی چلی گئی۔ **الفت** کو غش آگیا تھا۔ لیکن بانس جون کا تون ہاتھون مین لپٹا تھا۔ دوسرے روز جب اسکو ہوش آیا تو اپنے کو کنارے دریا کے پایا۔ خشکی پر آکے کپڑے خشک کئے اور چندے دھوپ مین دم لیا۔ جب بدن مین کچھ طاقت آئی اور بھوک کی شدت ہوئی تو نہایت مضطر ہوئی کہ کہان جائے کیا کھائے۔ امیر کی لڑکی دنیا کی نیرنگیون سے واقف نہ تھی۔ گھر سے باہر قدم رکھا نہ تھا۔ کسی نامحرم پر نظر پڑی نہ تھی۔ سخت حیران ہوئی کہ کیا کیجئے۔ آخر سوچی کہ چلو بھیک مانگین کچھ مل ہی جائیگا۔ چلی تو بھیک مانگنے لیکن سوال کرنا آتا نہین۔ ہر مکان کے سامنے جائے اور دور ہی سے کھڑی کھڑی

چلی آئے - یہانتک کہ اسمین شام ہوگئی - اور اسکو ایک کوڑی بھی
کسی نے نہ دی - اور کوئی دے تو کیونکر دے - جب تک مُنہ سے کچھ
نہ کہتی - لوگ کیا جانین کہ یہ کون ہے اور کیا مانگتی ہے

بڑی بیگم (ڈبڈبائی ہوئی آنکھون سے آنسو پونچھ کے) اللہ جانتا ہے
کلیجہ پھٹا پڑتا ہے - ہائے کیا بیکسی ہے!

نوابصاحب - غرض یہ روتی کلپتی وہان سے دریا کنارے پہونچی
اور خالق حقیقی کی درگاہ مین صدق دل سے دعا مانگنے لگی کہ یا باری
تعالےٰ مجھ غریب دُکھیا کے حال پر رحم کر - دست بدعا ہی تھی کہ اسکی
نظر ایک انگوٹھی پر پڑی - یہی ایک انگوٹھی اس کے ہاتھ مین رہ گئی تھی

بڑی بیگم - (چٹ چٹ بلائین لیکے) صدقے اوسکی کریمی کے

نوابصاحب - (ہنسکے) خیر دل مین بہت خوش ہوئی کہ اسکو
بیچکر پیٹ پالونگی - پھر بازار گئی - رستے مین ایک دلال مداریا دنیا
بھر کا نیاریا ملا - اوس نے پوچھا کہ کیا چاہتی ہے - ؟ اسنے انگوٹھی
دکھائی اور کہا کہ مین اسکو بیچا چاہتی ہون - دلال نے پوچھا کیا

قیمت لیگی اوس نے کہا یون تو میرے ابا نے سو روپیہ کو خریدی
تھی - اب تم جو دو - دلال نے دیکھا کہ یہ ایک عورت سادہ لوح ہے
شیطان نے بہکایا کہ اسکو چکپا دیجئے - ہاتھ پکڑ کر کہا کہ خبردار
سچ بتا تیرے پاس یہ انگوٹھی کہانسے آئی؟ ضرور چوری کا مال ہے
اللہ رے فقرہ بازی -! انکے ابا نے سو روپیہ کو خریدی تھی - جو سو
روپیہ کی انگوٹھی پہنے وہ تیری طرح خاک چھانتی پھرےگی! - ضرور کہین
سے چورا لائی ہے - چل تھانے مین ابھی رپٹ لکھوا دون - نہین تو
دس روپیہ لے اور یہ انگوٹھی مجکو دے اور اپنے گھر کا رستہ پکڑ -
اس بیچاری کا یہ عالم تھا کہ مارے خوف کے تھر تھر کانپتی تھی - تھانے
کا نام سنکے جی آور سن سے ہو گیا - فوراً انگوٹھی اوتار کر دے دی
وہ دس روپیہ ہاتھہ مین دے چلتا پھرتا نظر آیا -

بڑی بیگم - لے ہے ہے موئے پر علم بردار کا علم ٹوٹے! مشکلکشا کا قہر
پڑے!! کیسی بیرحمی سے انگوٹھی لے لی! ہاے ذرا اوسکو ترس
بھی نہ آیا -!

نوابصاحب - اوس نے اسی دس روپیہ کو غنیمت سمجھا اور بنئے
کی دکان پر آئی-

بنیا - کیا مانگتی ہو بی بی صاحب-؟

الفت (آہستہ سے) کچھ دال چاول کی کھچڑی - لیکن اگر پکی پکائی
ملے تو دونی قیمت دون-

بنیا - پکی پکائی کیسن-؟ کچھو ہمرے سمجھ مون نہ آئل-

الفت - (شرما کے) مجکو کچھ پکانا نہین آتا اسلئے کہتی تھی اگر تم پکا کے
ایک رکابی بھات اور ایک پیالا دال دیتے تو من مانتی قیمت بھی لیتے
اور مجھپر احسان بھی کرتے-

بنیا - چل چل آپن راہ لے - کیسن بھولی بنکے آئیلن ہین! بھات و دال پکاو
نہ آوے! بچہ جننے کابل بھیل - تل پھلیہ کی بچہ بنی جات ہے انگریزکوئی لونڈی
نپھر ہے جو پکا پکایا دیہے-

بڑی بیگم - سچ ہے کوئی کسیکا نہین ہوتا جب تقدیر پھرتی ہے -

نوابصاحب - الفت کو اس تقریر سے نہایت صدمہ پہونچا لیکن

کیا کرتی - اپنے حال زار پر رویا - اور وہان سے چپ چاپ آگے
بڑھی - او سوقت اسکو کیتکی کی نصیحت یاد آئی اور اپنے دل مین
سوچی کہ کاش اوسکی نصیحت پر چلتی تو کیون یہ روز بد دیکھتی - اور
اوسنے اپنے سے گالیان سنتی - غرضکہ روتی کلپتی وہانسے پھر دریا
کنارے آئی - رات بھر ایک درخت کے نیچے بھوکی پڑی رہی - صبح کو
جب بھوک کی بہت شدت ہوئی اور غذا کی طرف طبیعت راغب ہوئی
تو زار زار روئی اور دل مین سوچی کہ اس زندگی سے موت بہتر ہے -
یہ خیال کر دریا مین ڈوبنے چلی -

بڑی بیگم - بس اب نہ بیان کرو - رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین
تم کچھہ اپنی طرف سے بھی جوڑ جاڑ کر کہتے ہو -

نوابصاحب - ذرا نہین - بلکہ مین بیچ سے بہت کچھہ چھوڑ کے
کہہ رہا ہون - خیر سنو تو - ہان کیا کہتا تھا - ؟

خورشیدی - دریا مین ڈوبنے چلی -

نوابصاحب - ہان گلے پانی مین آچکی تھی کہ ایک تختہ بہتا ہوا اسکے

سامنے سے گذرا۔ اوسپر ایک عورت بیہوش پڑی تھی۔ الفت نے
جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ کیتکی بہی جاتی ہے۔ جلد ہاتھہ بڑہا تختہ
اپنی طرف کھینچا۔ پانی مین ذری بھی جو سہارا ملتا ہے۔ تو لاکھون من کا
بوجھہ ایک لڑکا کھینچ لیتا ہے۔ وہ تختہ اسکے پاس پہونچا۔ اور یہ کیتکی
کو کنارے لے آئی۔ آفتاب اچھی طرح سے نکل چکا تھا اور گرمی بھی
دھوپ مین شروع ہوگئی تھی۔ تھوڑی دیر مین کیتکی نے آنکھین
کھولین تو اپنے کو خشکی مین پایا۔ نہایت متحیر ہوئی کہ کس نے دریا سے
نکالا۔ یہ اسی سوچ مین تھی کہ کھڑوے سے سرھانے کی طرف ایک
آواز آئی۔ منہ پھیر کر جو دیکھا تو اپنی بی بی کو پایا۔ جلدی سے اوٹھہ کر
قدمون پر گر پڑی۔ اوسوقت کہان کی بی بی اور کسکی لونڈی۔ الفت
نے کیتکی کو گلے لگا لیا اور دونون خوب پھوٹ پھوٹ کے روئین۔
یہ سنکر بڑی بیگم۔ چھوٹی بیگم۔ خورشیدی بیگم۔ مشتری بیگم
سبھون نے رو دیا۔

خورشیدی۔ الفت کی قسمت سے کیتکی پہونچی۔ اب اسکو

کھانا کھانے کا چین ہوگا۔ نہین تو دو روز اور اگر یہ نہ آتی تو وہ بیچاری ضرور مرجاتی۔

نوابصاحب۔ اس مین بھی کچھہ شک تھا۔ اسکی بدولت تو اوسکی جان بچی۔ بلکہ روپیہ پیسا کمایا اور اپنے ماں باپ سے ملی۔

بڑی بیگم۔ تو یہ پھر اپنے گھر پہونچیگی۔؟

نوابصاحب۔ سُنتی جاؤ۔ کہتا ہی ہون۔

بڑی بیگم۔ نہین اتنا کہہ لو۔ مجکو چین نہین آئیگا۔

نوابصاحب۔ استغفراللہ! کہتا تو جاتا ہون سُنے جاؤ۔ اب بہت نہین ہے۔ جسوقت یہ دونون خوب روچکین تو گیتیکی نے پوچھا کہ بی بی اپنا قصہ تو بیان کیجئے کہ کسطرح آپ رہین کس طرح نکلین۔؟

الفت۔ ہمکو آج سے بی بی نہ کہنا۔ بہن کہہ کے پکارو۔ تمھارے سوا میرا سچا دوست کوئی نہ تھا۔ ماں باپ میرے دشمن تھے کہ مجکو اس لاڈ مین رکھا۔ اگر تمھاری نصیحت مانتی تو یہ روز بد نہ دیکھتی اور راہ چلتون کے طعن و تشنیع نہ سُنتی۔

کیتکی - میری کیا مجال کہ آپ کو بہن کہون - مین وہی آپ کی لونڈی کیتکی ہون - چاہے اسمین ادھر کی دنیا ادھر ہوجاے - آپ گھبرایے نہین یہ لونڈی حاضر ہے - مین سمجھ گئی آپکو کھانا پکانا نہین آتا - اسلئے کچھہ کھایا نہین ہوگا - لیکن مین اس فکر مین ہون کہ کچھہ پیسا تو پاس ہے نہین کیا کرون !

الفت نے دسون روپے آگے رکھدے -

کیتکی - (اوچھل کر) بس اب کچھہ پروا نہین - اس مین تو امارت کرینگے - آپ دیکھئے کسطرح سے اسکو خرچ کرتے ہین - لیکن یہ آپ کے پاس آئے کہانسے ؟

الفت نے اپنا سارا قصہ جو بیان کیا تو کیتکی کی آنکھون مین خون بھر آیا اور جو جی مین آیا برا بھلا اوس دلال اور بنئے کو کہا -

کیتکی - اللہ کرے وہ روپے اوس کے بدن سے پھوٹ پھوٹ کے نکلین - جیسا میری بی بی کو فریب دیا ہے خدا سے پاے ! اور موئے بنئے کو تو دیکھو - اللہ کرے موئے کاٹے کا جنازہ نکلے !

خیر شان خدا کی! جس بات کا خیال بھی کبھی نہ آیا تھا وہ اپنے کانون سنی

الفت۔ تو بہ جانے دو۔ اب کچھ ایسی فکر کرو جسمین پیٹ بھرے۔

کیتکی۔ آپ یہین بیٹھیے مین ذری بازار سے ہو آتی ہون۔

یہ کہکے کیتکی روپیہ لے وہان سے چلی۔ شہر مین جاکے دریافت کیا

کہ یہان کوئی مکان چھوٹا سا کراے کو ملیگا۔ ایک شخص نے بتادیا

کہ سیدھی چلی جاؤ داہنے ہاتھ کو ایک گلی ملیگی اوسمین دو روپیہ

کرایہ ہی کے مکانات ہین جس مین جی چاہے اوترنا۔ کیتکی اوس گلی

مین پہونچی دیکھتے دیکھتے ایک مکان پسند کیا۔ مالکِ مکان کے

پاس گئی اور نہایت عاجزی سے اپنا حال بیان کیا۔ وہ مرد خداترس

تھا۔ اوس نے رحم کھاکر آدھے کراے پر اسکو مکان مین رہنے کی

اجازت دی۔ کیتکی نے اوسیوقت تین روپے اوس کے آگے

دھر دئے اور دعا دیتی ہوئی وہان سے شادان و فرحان بازار آئی۔

تین روپے مین کئی دن کے خرچ کا چاول دال گھی لے آئی اور اوس

مکان مین جاکے رکھہ آئی۔ اب باقی رہے چار روپے۔ اون مین سے

دو روپے کی مختلف رنگون کی اُون خریدی۔ ایک روپیہ مین مٹی
کا لوٹا ہانڈی لکڑی وکڑی لے آئی۔ ایک روپیہ ہاتھ مین رکھا
کہ وقت بیوقت کام آئے۔ غرض جب ان سب کامون سے فرصت
ہوئی تو کیتکی دریا کنارے پہونچی۔ **الفت** اسکی راہ تک رہی تھی۔
دیکھتے ہی دوڑی اور کہا کہ کہو کچھ کھانا وانا پکایا۔؟

کیتکی۔ دیکھئے سب ہوا جاتا ہے۔ آپ چلئے۔

الفت کہان چلون۔؟

کیتکی۔ اپنے مکان۔

الفت۔ (حیرت سے) یہ کیا۔؟

کیتکی نے سارا قصہ بیان کیا تو **الفت** کو حیرت ہوئی اور اوسکے ساتھ
ساتھ چلی۔ رستے مین **الفت** نے کہا کہ سارا روپیہ تو تم نے ابھی خرچ
کر لیا آگے چلکے کیا ہوگا۔؟

کیتکی۔ آپ دیکھتی تو جائے کہ خدا اسی مین کیسی برکت دیتا ہے۔
غرضکہ یہ دونون اوس مکان مین پہونچین۔ **کیتکی** نے مٹی کے لوٹے

مین پانی لادیا۔ اور بہت اصرار سے اپنے ہاتھون سے مُنہ ہاتھ
دھولا کھانا پکانے مین مصروف ہوئی۔ جب کھانا پک چکا تو دونون
نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ چونکہ الفت کئی دنون کی بھوکی تھی
کھانا کھا کے نیند بہت معلوم ہوئی۔ کیتکی نے بوریا بچھا دیا۔ یہ اوسپر
سو رہی۔ کیتکی اُون جو لائی تھی اوسکو بُننا شروع کیا۔ شام تک
دو جوتے اُون کے تیار کیے اور اوس پیرمرد کے پاس لے گئی جسکے
مکان مین اوتری تھی۔ اوس نے کیتکی سے پوچھا کہ کیا یہ مال
بکاؤ ہے ؟

کیتکی۔ جی ہان ۔

پیرمرد۔ کیا قیمت ہے۔؟

کیتکی۔ آپ سے کیا قیمت کرون جو دیجیگا لے لونگی۔

پیرمرد۔ اچھا اتنا کہدو کہ کسی دوسرے کے ہاتھ کتنے کو بیچوگی؟

کیتکی۔ دس روپیہ کو۔ لیکن آپ نو ہی دیدیجیے۔

پیرمرد نے جیب سے نو روپے نکالکر حوالے کیے۔ کیتکی شادان

وفرحان اپنے گھر آئی۔

قصہ مختصر یہ کہ اسی طور سے اسنے کئی جانمازین۔ کتنے گلوبند کتنے جوتے بنائے اور چونکہ قسمت اچھی تھی یہ سب چیزین اچھے اچھے دامونکو بکین۔ اب اسقدر روپیہ پاس ہوگیا کہ اوسمین دو پلنگ بھی خرید کئے۔ پتیلی۔ دیگچی اور سب سامان ضروری جس مین کچھ تکلیف نہو موجود کر لئے۔ جب تک الفت نے بھی کچھ اون بُننا سیکھ لیا تھا۔ اب دونون صبح سے شام تک محنت کرتی۔ اور اپنے ریاض کی چیزین بیچ بیچ کے اوقات بسر کرتی تھین۔ ایک دن اوس پیر مرد نے کیتکی سے پوچھا کہ تم اُون بُننا اور یہ سب چیزین بنانی میری بیٹی کو سکھا سکتی ہو ؟

کیتکی۔ کیون نہین اگر نوکر رکھ لیجئیگا تو ضرور سکھا دونگی۔

پیر مرد۔ کیا مشاہرہ لوگی ؟

کیتکی۔ دس روپے۔ یا آپ جو دیجئے۔

پیر مرد۔ اگر تم اوسکو جلد سکھا دو تو دس کیا پندرہ روپیہ پر تمکو مقرر کرلون

غرضنکہ دس روپیہ ماہانہ پر اوسکی لڑکی کے سکھانے کو مقرر ہوئی
خدا کی قدرت ایک دن کیتیکی موافق دستور اوس سوداگر کی لڑکی
کو سلائی سکھانے چلی جاتی تھی کہ یکایک اوسکی نظر ایک شخص پر
پڑی۔ جو بغل مین اوس سوداگر کے بیٹھا ہوا تھا۔ اسنے غور جو
کیا تو **الفت** کے ابا کو پہچانا۔ دوڑ کر قدمون پر گر پڑی۔
عطاء اللہ خان کو اوسوقت اپنی بی بی اور لڑکی یاد آئی۔
آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ بہت دلجوئی کی اور پوچھا کہ تو کسطرح
اوس آفت سے بچی؟ اس نے اپنا سارا قصہ بیان کیا اور کہا کہ
صاحبزادی بھی یہین ہین۔ **عطاء اللہ خان** ایسے خوش ہوئے
کہ اپنے جامے مین نہ سمائے اور فورًا اوس کے ساتھ اوس مکان
تک پہنچے۔ باپ بیٹی خوب گلے مل ملکر روئے۔
الفت۔ ابا جان! آپ تو اوسوقت تھے نہین جسوقت یہ آفت آئی
تھی۔ مین کیا کہون کہ چشم زدن مین کیا سے کیا ہو گیا۔ سب کوئی بہتے
ہوئے پانی مین چلے۔ معلوم نہین (روکر) اما جان کا پتا کہین ملا نہین؟

عطا اللہ خان - اونکا ابھی تک کوئی پتا نہین ملا - لیکن خیر شکر خدا کا تمکو پایا - اگر قسمت مین ہوگا تو اونسے بھی ملاقات ہوجائیگی یہ کہکے مع الفت و کیتکی وہان سے اپنے شہر کو روانہ ہوے - رستے مین ایک سرا مین مقیم ہوے - صبح کو کوچ کی تیاری ہو رہی تھی کہ ایک عورت ژولیدہ حال بھیک مانگتی انکے سامنے پہونچی - قریب پہونچا تھا کہ دونون نے ایک دوسرے کو پہچانا اور گلے ملکر خوب پھوٹ پھوٹ کے روے - غرضکہ تینون بچھڑے ایک جگہ پھر جمع ہوے - نئے سرے سے مکان تیار ہوا - اور ہنسی خوشی بسر ہونے لگی - کیتکی کی بڑی قدر ہوی اور مثل عزیزون کے سمجھی جانے لگی -

بڑی بیگم - آہ اب جان مین جان آئی - تم نے ایسی کہانی شروع کی تھی کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تھے -

خورشیدی بیگم غور سے اس قصے کو سنا کین - اور بہت دیر تک حالت سکوت مین رہین نواب صاحب بغور انکو دیکھ رہے تھے

اور جی مین خوش ہوتے جاتے تھے کہ اس قصہ نے اسکے دلپر اثر کیا

خورشیدی بیگم۔ (تھوڑی دیر بعد) ابّا جان! اسوقت تک ہم مین اور الفت مین کیا فرق ہے؟ مین بھی اوسیکی طرح بالکل جاہل ہون۔ اگر مجھہ پر بھی کہین وہ آفت آجاے تو پھر کیا ہو؟ (مسکرا کر) میری تو کوئی کنیز بھی ایسی نہین کہ مجکو فاقہ سے بچاے۔

چھوٹی بیگم۔ اللہ نہ کرے شیطان کے کان بہرے! ایسی باتین نہ کہا کرو اللہ کرے تم اسی امارت سے تیر کر جاؤ!

نوابصاحب۔ (خورشیدی بیگم کی پیٹھہ ٹھونک کر) شاباش! مرحبا!! تمنے اسوقت میرے دلکو بہت خوش کیا۔ خداوند کریم تمھارے علم و حیات مین ترقی دے!!! اسمین شک نہین کہ ابھی تک تم الفت کی طرح جاہل ہو۔ لیکن شکر خدا کا ہے کہ مین عطاء اللہ خان کی طرح اندھا نہین ہون۔ مین نے یہ قصہ صرف تمھارے سنانیکو کہا۔ الحمد للہ کہ جو سوچا وہی ظہور مین آیا۔ وہ انسان نہین جو کوئی قصہ سنے اور اوسکے نتیجے کو نہ سمجھے۔ مین خدا کی درگاہ مین شکر

بھیجتا ہون کہ تمکو اوس نے عقل صائب عطا فرمائی ہے اور تمھاری
طبیعت نیک باتون پر دوڑتی ہے - اتنے دنون تک جو تم جاہل
رہین یہ تمھاری مان کی بدولت - نہین تو مین نے کب نہ چاہا تھا
بڑی بیگم - اے واہ! جب دیکھو مجھی پر چوٹ کیا کرتے ہو - مین نے
کب کہا کہ خورشید ی کو تعلیم نہ دو - لیکن یہ تو اب بھی کہونگی کہ جس سے
تم تعلیم دلانی چاہتے ہو اوسکا گھر مین آنا کبھی مناسب نہین -
نوابصاحب - پھر وہی بات - آخر مناسب کیون نہین ؟
مِس ٹامسن اپنی قوم کی شریف ہین - اور ہندوستانی علم و تہذیب
سے بھی بخوبی واقف ہین - یہ آپ کی پیش خدمتون اور ڈومنیون
سے کہین اچھی ہین - جو شہر بھر کی آوارہ ہین -
بڑی بیگم - وہ کچھ ہو - لیکن غیر مذہب غیر قوم کا آنا اچھا نہین سب
لوگ طعنہ دینگے - تم میری ناک کٹواؤ گے ؟
نوابصاحب - (غصے مین) مجکو اپنی عزت اور ننگ و ناموس کا
خیال ایسا ہے کہ شاید کسیکو اس شہر مین نہ ہوگا - کسکی مجال ہے

کہ مجھکو طعنہ دے یا گھر کو بدنام کرے۔ مین وہ بات کرتا ہون جسمین اس لڑکی
کی عمر بھر کی بھلائی ہو - تم زیادہ اس مین اصرار نہ کرو۔ مجھکو رنج پہونچتا ہے
اور مِس ٹامسن کو تو مین کل ہی اپنے ساتھ لاؤنگا۔
(خورشیدی بیگم سے) اگر خدا کو منظور ہے تو بہت جلد تم علم و ہنر
سیکھ جاؤگی۔
نوابصاحب نے جو غصہ ہو کر کہا تو بڑی بیگم چپ ہو گئین۔ ایک
سناٹا سا پڑ گیا۔
نوابصاحب۔ ہان مین کہے دیتا ہون کل صبح مین مِس ٹامسن کو ضرور
لے آؤنگا۔ اگر تم لوگون نے اونکی قدر نہ کی اور اون سے عزت و حرمت
کے ساتھہ پیش نہ آئین تو مجھکو سخت ناگوار ہوگا۔
یہ کہکے نوابصاحب باہر تشریف لے گئے۔ ایک خط لکھ کے چوبدار کو
دیا کہ مِس ٹامسن کے یہان ابھی لیجاؤ۔
تھوڑی دیر بعد چوبدار خط کا جواب لے کے آیا۔ نوابصاحب نے خط پڑھا
اور اندر کہلا بھیجا کہ مِس ٹامسن کل صبح کے آٹھ بجے آئینگی۔

مس ٹامسن آ پہونچین

قبل اسکے کہ مس ٹامسن یہان پہونچین مجکو ضرور ہے کہ ناظرین باتمکین
کی خدمت مین کچھ انکا احوال بیان کرون۔
مس ٹامسن شہر لندن کے ایک بڑے سوداگر کی بیٹی تھین۔ اپنے
باپ کے ساتھ ہندوستان آئین۔ اوسوقت انکا سن بیس برس کا
تھا۔ چالیس برس تک ہندوستان مین رہین۔ اٹھارہ زبانونسے
واقف تھین۔ فارسی عربی مین وہ مہارت پیدا کی کہ بڑے بڑے
علما لوہا مانتے تھے۔ ہنر سلیقہ مین کوئی انکا ثانی نہ تھا۔ درس تدریس
سے نہایت شوق اور اطفال کی تعلیم کا نہایت ذوق۔ ان کو
مشاہرے سے کچھ غرض نہ تھی۔ للّٰہ لوگون کو پڑھایا۔ اور اپنے بحر
علم سے سیراب کیا کرتین۔ چنانچہ انکا خاص ایک اسکول تھا جسمین
سیکڑوں اطفال پڑھا کرتے۔ نواب محتشم الدولہ سے بڑی دوستی تھی
حسب وعدہ کے صبحکو مس ٹامسن نوابصاحب کی ملاقات کو آئین۔
نوابصاحب نے بڑی تعظیم سے انکا استقبال کیا۔

مس ٹامسن - کہئے مزاج شریف؟ کیون یاد فرمایا؟

نوابصاحب - (کرسی بڑھاکر) الحمد للہ! تشریف رکھئے - مین سب کہے دیتا ہون - لیکن آپ نے بڑی مہربانی فرمائی جو اتنے سویرے تشریف لائین - مین نے آپ کو ناحق تکلیف دی -

مس ٹامسن - اسمین تکلیف کیا ہے؟ مین بہت خوش ہوئی کہ آپ نے مجکو اپنا دوست سمجھکر بے تکلفانہ بلالیا - خدا کرے آپ کا پرتو آپ کی قوم پر پڑے! مین سچ کہتی ہون نوابصاحب! آپ جیسا دوسرا آدمی مینے ہندوستانیون مین ابھی تک نہین دیکھا - یا آپ کو پایا یا ایک لڑکا میرے شاگردون مین ہے - مین کیا کہون کہ خداوند کریم نے اوسکو کیسی عقل و فہم دی ہے - دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے خیر آپ اپنا مطلب فرمائیے - کیون مجھے یاد فرمایا؟

نوابصاحب - آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے آپ سے ایک مرتبہ اپنی لڑکی کے بارے مین کچھہ کہا تھا -

مس ٹامسن - ہان ہان مجھے خوب یاد ہے - مین تو حاضر ہون -

انسان آخر علم وہنر اسیواسطے سیکھتا ہے کہ دوسرونکو فیض پہونچاے
اور نہین تو خود کتاب چاٹکر بیٹھ رہنا عقلمندون کا کام نہین۔ آپ
کی صاحبزادی کا کیا سن ہے ؟

نوابصاحب۔ گیارہ برس کئی مہینے۔

مِس ٹامسن۔ تو اتنے دنون تک کیا آپ نے کچھ نہین پڑھایا ؟

نوابصاحب۔ مین آپ سے کیا کہون۔ آپ تو جانتی ہی ہین۔
کہ ہملوگون کے یہان عورتون کی تعلیم کی کیا حالت ہے۔ اول
تو کوئی عورت پڑھی لکھی ملتی نہین جو پوری طرحسے تعلیم دے۔ دوسرے
یہان کی مائین ایسی اَجہَل والاپروا ہوتی ہین کہ اسطرف کچھ خیال
ہی نہین کرتین۔ مین اکیلا کیا کر سکتا ہون۔ کدھر دیکھون کدھر نہ
دیکھون۔ مجھکو امور دنیاوی سے اتنی فرصت کہان کہ خود اوسکو
تعلیم دون۔

مِس ٹامسن۔ اسمین شک نہین ہے کہ یہان کی عورتین بالکل
جاہل اور اکثر اَن پڑھ ہوتی ہین اسلیئے اولاد کی اچھی تعلیم نہین ہوتی ہے

لڑکے ماؤن سے ایام طفولیت مین جسقدر ہلے ملے رہتے ہین اسقدر
کسی سے نہین رہتے - اور جو مان کہ پڑھی لکھی ہوتی ہے وہ پہلے ہی
سے اون لوگون کی طبیعت کو پڑھنے لکھنے کی طرف رجوع اور بنیاد
کو مستحکم کرتی ہے اسلئے آپ دیکھئے کہ ہملوگون کے لڑکے بالے کسقدر
جلد علم سیکھ جاتے ہین - سبب کیا ؟ یہی کہ ہملوگ لڑکپن سے
اونکو لکھاتے پڑھاتے ہین - لیکن اگر کوئی عورت ایسی لایق نہ ملی
تھی تو آپ کے یہان آخر مولوی مجتہد تو ہین - اونھین سے تعلیم
دلوائی ہوتی -

نوابصاحب - یہ بھی نہین ہو سکتا - دو وجہون سے - ایک تو یہ کہ
جب لڑکی سیانی ہوئی تو مولوی کے سامنے نہین جا سکتی -
دوسری یہ کہ ہمارے یہان کے مولوی بھی عقل کے پُتلے ہوتے ہین
ابھی اردو ایک لفظ بھی نہین سکھائی کہ لگے عربی پڑھانے - طوطا
مینا کی طرح قرآن شریف حفظ کراتے ہین - اگر یہ کہین کہ ہر مسلمان کو
قرآن شریف پہلے پڑھنا چاہیئے تو خیر تبرکاً دو ایک سورہ پڑھا دین -

اصل عربی۔فارسی۔ اور اردو پڑھانا ہے۔ جب یہ اچھی طرح سے اطفال سیکھ جائینگے تو قرآن و حدیث خود پڑھ لینگے اور اچھی طرح سے سمجھکر پڑھینگے کہین غلطی نکرینگے۔ نہ کہ بغیر سمجھے بوجھے جو یاد مین آیا غلط سلط پڑھ رہے ہین۔ چنانچہ دیکھئے ہماری لڑکی تینون سیپارے قرآن شریف کے حفظ کر چکی ہے۔ لیکن فارسی عربی تو درکنار اردو کی کتابین بھی نہین پڑھ سکتی۔

مِس ٹامسن۔ سچ ہے۔ آپ درست فرماتے ہین۔ لیکن قصور معاف۔ آپ کی بھی کچھ اسمین خطا ہے۔ مین سالہا سال سے یہان ہون اور آپ نے مجکو اطلاع نہ دی۔ باوجودیکہ مجھسے اور آپ سے اسقدر دوستی ہے لیکن اسپر بھی آپ نے کچھ تذکرہ نہ کیا۔ صرف ایک مرتبہ کہا بھی تو پھر اوسکی کچھ خبر نہ لی۔

نوابصاحب۔ مین کہنے ہی کو تھا۔ لیکن تقدیر برا نہ مانئے گا۔ آپ جانتی ہونگی کہ یہان کی عورتین کسقدر ناقص العقل اور متعصب ہین۔ چنانچہ جب مین نے اپنی بی بی سے آپ کا ذکر کیا تو وہ نہایت ...

مس ٹامسن۔ (ہنس کے) ہان ہان کہئے۔ مین کچھ برا نہ مانونگی۔ مین جانتی ہون کہ یہان کی عورتین چونکہ محض اجہل ہین اسلئے ہم لوگونکے آنے جانے سے پرہیز کرتی ہین۔ تو یہ کوئی نئی بات نہین۔ اگر آپکی بیگم صاحب نے میرے آنیکو منع کیا تو وہ یہ سمجھی ہونگی کہ مین آپ کی لڑکی کو کرستان بناڈالونگی۔ آپ اسکا خیال بھی نہ کیجئے۔ مجکو کچھ بھی اسکا رنج نہ ہوگا۔ اگر وہ لوگ دو ایک بات سخت بھی کہینگی تو مین برا نہ مانونگی۔

نوابصاحب۔ استغفراللہ! اون لوگون کی کیا مجال کہ آپ کو کلمات سخت کہین۔ مین بجد اکہتا ہون کہ اگر خدانخواستہ ایسی بات ظہور مین آئی تو مین اون لوگونکا منہ نہ دیکھونگا۔

مس ٹامسن۔ توبہ یہ کیا گفتگو ہے! آپ دیکھئے تو مین اون لوگون کو کسطرح ملاتی ہون۔ مجکو چونکہ آپ سے دلی دوستی ہے اسلئے مین دل وجان سے آپ کی لڑکی کو تعلیم دونگی۔ اسمین جو ہو سو ہو۔ مین کسی کی بات کا برا نہ مانونگی۔ دوسرے یہ کہ خواہی نخواہی کوئی کسی سے لڑتا نہین

وہ کہینگی مین بجالاؤنگی۔

نوابصاحب۔ یہ آپ کی مہربانی ہے جو اسقدر ہمارے حال پر توجہ فرماتی ہین۔ واللہ آپ جیسی منکسر عورت ہین نے آجتک نہین دیکھی۔ اگر ہمارے یہان کی عورتین اسقدر دولتمند اور معزز ہوتین تو شاید آنکھ اوٹھاکر دیکھتین تک نہین۔

مس ٹامسن۔ خیر تو آپ چلئے۔

نوابصاحب۔ بسم اللہ۔ (رستے مین) یہ لوگ بالکل بے سلیقہ ہین۔ فرش فروش بھی درست نہ ہوگا۔ ہرچند مین نے چاہا کہ ایک کمرے مین کرسی میز بھی رہے۔ لیکن یہ کسیطرح مانتی ہی نہین۔

مس ٹامسن۔ یا اللہ! اسقدر ہجو کیون کر رہے ہین۔ اگر مجھ سے اسقدر تکلف رکھئے گا تو پھر مین تعلیم نہ دے سکونگی۔ تکلف برطرف مین تو خالی بوریا پر بیٹھ سکتی ہون۔

غرض بہ ہزار خرابی نوابصاحب مس ٹامسن کو محلسرا مین لے آئے یہان تو پہلے ہی خبر ہو چکی تھی۔ بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم بھی نوابصاحب

کے خوف سے سامنے دالان مین اماں کے استقبال کو کھڑی تھین۔
دالان مین تخت پر نہایت عمدہ عمدہ قالین و غالیچے کا فرش لگا ہوا تھا
بڑی بیگم نے مس ٹامسن و نوابصاحب کے واسطے دو کرسیان
برابر تخت کے رکھوادی تھین۔ خورشید بیگم و مشتری بیگم کی آنکھین
راہ تکتے تکتے پتھرا گئی تھین۔ کہ اتنے مین یکایک ایک پیش خدمت
دوڑتی ہانپتی آئی۔

پیش خدمت۔ بیگم صاحب! بیگم صاحب! سرکار اوس میم کو لئے
چلے آتے ہین۔

بڑی بیگم۔ اے تو آئین۔ گھبراہٹ کیا ہے۔ مگر بی مغلانی ذری
ان لوگون کو منع کر دو۔ اسقدر بھیڑ کیون کر رکھی ہے۔ خدا جانے
وہ بُرا مانے۔ اور بُرا نہ مانے تو یہ ضرور کہیگی کہ یہ لوگ کیسی گنواریان
ہین کہ میم کے دیکھتے ہی ٹھٹ کی ٹھٹ کھڑی ہو گئین۔

ابھی یہ بات ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ مس ٹامسن اور نوابصاحب آپہونچے

چھوٹی بیگم۔ باجی دیکھنا یہ تو بُڈھی سی معلوم ہوتی ہین۔ مین تو سمجھی

تھی جوان ہونگی۔

بڑی بیگم۔ اے ہان سچ تو۔ بال سر کے کھچڑی ہورہے ہین لیکن چہرے سے کسقدر رعب پایا جاتا ہے۔

اِن لوگون مین یہ باتین ہوہی رہی تھین کہ نوابصاحب و مس ٹامسن آپہونچے۔ نوابصاحب نے بڑی بیگم و چھوٹی بیگم سے ملایا۔ ان دونون نے ہاتھ ملاکر خیر و عافیت پوچھی۔

مس ٹامسن۔ ہمکو آپ لوگون کی ملاقات کی بڑی تمنا تھی۔ زہے سعادت کہ مشرف ہوئی۔

نوابصاحب (کرسی بڑھاکر) بسم اللہ بیٹھیے۔

مس ٹامسن۔ نہین مین وہین تخت پر بیٹھونگی۔

یہ کہہ بوٹ اُتار تخت پر بڑی بیگم کے پاس جا بیٹھین۔

مس ٹامسن۔ (بڑی بیگم صاحب سے) کہئے آپ کی صاحبزادی کہان ہین؟

بڑی بیگم۔ خورشیدی! ادھر آؤ سلام کرو۔

خورشیدی بیگم سر جھکائے شرمائے مس ٹامسن کے پاس آبیٹھین۔
نوابصاحب۔ اور مشتری کہان ہے؟ اَیَن تملوگ اسقدر شرماتی کیون ہو؟ (مس ٹامسن سے) یہ ہماری بھانجی ہے چھوٹی بیگم صاحب کی بیٹی۔
مس ٹامسن۔ آئے ادھر بیٹھیے۔
مشتری بیگم بھی سلام کر اون کے پاس آبیٹھین۔
مس ٹامسن۔ ماشاءاللہ! دونون پریزاد!۔ نوابصاحب! مین سچ کہتی ہون کہ ایسی حسین لڑکیان مین نے اِس ملک مین ابتک نہین دیکھین۔ (خورشیدی بیگم سے مسکراکر) آپ کا اسمِ شریف؟
خورشیدی بیگم۔ خورشیدی بیگم۔
مس ٹامسن۔ بیگم تو خطاب ہے۔ نام نہین۔
خورشیدی بیگم۔ (شرماکے) خورشیدی۔
مس ٹامسن۔ اسم بامسمےٰ ہین۔ بھلا آپ نے اتنے دنون تک کچھ پڑھا بھی یا نہین؟

بڑی بیگم - کیون کہتین کیون نہین ؟ اسقدر پڑھ چکی ہو اور چپ بیٹھی ہو - سنا دو نا -

خورشیدی بیگم - اما جان وہ بھی کچھ پڑھا ہے - مجھکو نہایت شرم معلوم ہوتی ہے کہ اتنی بڑی ہوگئی اور کچھ نہ آیا -

مس ٹامسن - اگر نہین پڑھا ہے تو کچھ مضائقہ نہین - آپ جلد پڑھ لیجیگا - کیونکہ مین دیکھتی ہون کہ آپ کو غیرت بہت ہے اور اسقدر اوقات جو آپ نے ضایع کی اوسکا افسوس آپ کو بہت ہے - جب آپ کو خود اسقدر شوق ہے تو کوئی بات نہین - آپ گھبرائے نہین

بڑی بیگم - مین آپ سے سچ کہتی ہون - تیسون سیپارے قرآن شریف کے حفظ کر چکی ہین - اسوقت سناتین نہین - مجکو جھٹلاتی ہین -

مس ٹامسن - (مسکرا کر) بسم اللہ - کوئی سورہ پڑھو -

خورشیدی بیگم نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ سورۂ رحمن پڑھا - مس ٹامسن وجد کر گئین -

مس ٹامسن - سبحان اللہ کیا لہجہ پایا ہے - ماشاء اللہ تلفظ بھی

بہت درست ہے! ذہن کے ساتھ حافظہ بھی غضب کا ہے۔ نواب صاحب
آپ گھبرائے نہین۔ انشا۔اللہ دو برس کے اندر انکو کچھ اور ہی
بنا دونگی۔ طبیعت نہایت ہی مناسب ہے۔ صرف تعلیم اچھی چاہئے
(مشتری بیگم سے) ہان مشتری بیگم آپ تو کچھ سنائے۔
مشتری بیگم نے بھی نہایت قرآت کے ساتھ سورہ انّا فتحنا پڑھا
مس ٹامسن۔ (بڑی بیگم و چھوٹی بیگم سے) ماشا۔اللہ دونون بہن
دونون فطین! اگر اللہ کو منظور ہے تو دونون صاحبزادیان زیور علم
سے جلد آراستہ ہو جائینگی۔ اوسوقت دیکھئیگا۔ آپ لوگون کا
بھی جی خوش ہو جائیگا۔
بڑی بیگم۔ آپ کی مہربانی۔
مس ٹامسن۔ خورشیدی بیگم! آپ کلام شریف کسوقت تلاوت
کیا کرتی ہین؟
خورشیدی بیگم۔ صبح کو۔
مس ٹامسن۔ اور دن بھر کیا مشغلہ رہتا ہے؟

خورشیدی بیگم - (شرما کے) کچھ نہین-
مس ٹامسن - نہین کچھ تو ضرور ہوگا - کیا کھیلتین نہین ؟
(مشتری بیگم کی طرف دیکھکر) کیون مشتری بیگم ؟
مشتری بیگم - کبھی کبھی گوڑیان کھیلتے ہین-
مس ٹامسن - ہان! ذری مجھے بھی تو دکھلاے - دیکھون کیسی گوڑیان ہین کوئی اون کے رہنے کا مکان بھی ہے ؟
خورشیدی بیگم - جی ہان - مکان - پلنگ - کرسی سب ہی کچھ ہے
مس ٹامسن - اوس مکان تک ذرا مجھے بھی تو لے چلو-
خورشیدی بیگم - (اوچھل کے) چلئے ابھی چلئے-
مس ٹامسن اوٹھ کھڑی ہوئین اور بوٹ پہن کر گوڑیون کا مکان دیکھنے چلین - آگے آگے مس ٹامسن - اونکے اغل بغل خورشیدی اور مشتری - پیچھے نوابصاحب اور بڑی بیگم و چھوٹی بیگم کچھ مسکراتی ہوئی
بڑی بیگم - (نوابصاحب سے) اللہ جانتا ہے کیا مزاج پایا ہے ایسون کے آنے مین کوئی قباحت نہین - یہ تو ہملوگون سے بڑھ کے

علم و تہذیب جانتی ہین - اِن کو کون میم کہیگا - اُردو کیسی اچھی جانتی ہین - صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی ہندوستانی عورت کو میم کا کپڑا پہنا کر لے آئے ہو -

نوابصاحب - ابھی کیا ہے - جب اچھی طرح سے بے تکلفی ہو جائیگی تو اور تعریفین کروگی اور انکی محبت کا دم بھرنے لگوگی -

چھوٹی بیگم - مجکو تو ابھی سے محبت ہو گئی ہے - بڑی ملنسار ہین -

مس ٹامسن نے ایک ایک گوڑیا کو اوٹھا اوٹھا کر دیکھا بعضونکی تعریف کی - لیکن کہا کہ کپڑا کسیکا بھی اچھا نہین -

خورشیدی بیگم - میم صاحب ! کپڑے بازار و ہین - مجکو تو سینا آتا نہین کہ خود سیکر پہناؤن -

مس ٹامسن - مجکو میم صاحب نہ کہا کیجئے - میرا نام مس ٹامسن ہے - اسی نام سے پکارا کیجئے -

بڑی بیگم - ہملوگ تو آپ کو اوستانی جی کہا کرینگے -

مس ٹامسن (ہنسکے) بہت بہتر -

خورشیدی بیگم - (دوسری گوڑیا اوٹھاکر) اسکے کپڑے تو دیکھئے بی مغلانی نے سئے ہین

مِس ٹامسن - ہان اون سب سے یہ اچھے ہین - مین آپ کو سلائی جلد سکھادونگی خود سی سی کر پہنا لیجئے گا - کسی کی محتاج نہ رہئے گا -

غرضکہ یہ سب دیکھ بھال مس ٹامسن سب لوگون سے رخصت ہوئین - اور خورشیدی بیگم و مشتری بیگم کی پیشانی نورانی کا بوسہ لیکر باہر تشریف لائین -

نوابصاحب - آپ نے تو طلسم کیا - جو مہم مجھ سے برسون مین طے نہو سکی وہ آپ نے چٹکی بجاتے سر کرلی -

مِس ٹامسن - (ہنس کے) نوابصاحب جہان جیسا موقع ہو انسان اوسیطرح پیش آئے - لیکن آپ خاطر جمع رکھئے - آپ کی لڑکی بہت ذہین و ہوشیار ہے - ایسی لڑکی تو قسمتون سے ملتی ہے - جلد علم و ہنر سے واقف ہو جائیگی -

مس ٹامسن کی طرز تعلیم

مس ٹامسن موافق وعدہ کے ہر روز صبح وشام آتی رہین۔ پہلے تو کچھ دنون تک اونھون نے قصص وحکایات پر دارومدار رکھا۔ کبھی کبھی فوائد علوم اور پند ونصایح کی باتین بھی بیان کر دیتین جب اونھون نے دیکھا کہ خورشیدی بیگم ومشتری بیگم کی طبیعت تعلیم کی طرف پوری طرح سے مائل ہو گئی اور پڑھانے کے لئے قسمین دینے لگین تو مس ٹامسن نے کاغذ کی دو وصلیان اونکو دین جن پر کچھ لکھا ہوا تھا۔

خورشیدی بیگم۔ اوستانی جی یہ کیا ہے؟

مس ٹامسن۔ اسی کے موافق تم لوگون کی تعلیم ہوگی۔ اسمین لکھا ہوا ہے کہ کون سے وقت کون کون سی چیزین پڑھائی جائینگی۔ پڑھ لو بہت صاف تو ہے۔ آخر جب قرآن شریف پڑھ چکی ہو تو کچھ ٹٹول کر نکال لو گی۔

خورشیدی بیگم ومشتری بیگم نے ہجے کر کر کے بہزار خرابی کچھ پڑھا۔ مس ٹامسن نے وصلیان لے لین اور خود پڑھکر سنا دیا۔

مس ٹامسن - چونکہ مین یہان ساڑھے دس بجے سے زیادہ
نہین ٹھہر سکتی اس لئے اتنا ہی وقت ابھی کافی ہے - جب
زیادہ پڑھ لوگی تو کچھ وقت اور بڑھا دیا جائیگا - مین صبح سے
ساڑھے دس بجے تک رہ سکتی ہون - یہ تین گھنٹے اپنے سامنے
تملوگون کو پڑھاؤنگی - اس کے علاوہ آپ لوگون کو اختیار ہے
جسوقت جی چاہے اوسکو یاد یا مشق کیا کیجئے - لیکن اتنی دیر
ضرور بالضرور پڑھنا ہوگا - اور ہمیشہ اوسوقت مستعد رہنا ہوگا -
خورشیدی بیگم - ہم لوگون کو دن بھر بھی پڑھائے تو نہ بھاگین -
اوستانی جی یہ ڈرائنگ کیا چیز ہے ؟
مس ٹامسن - نقشہ کھینچنا - اسکو جب سیکھ جاؤگی تو آدمیون کے
پہاڑون - جنگلون - اور جن جن چیزونکا تم چاہوگی نقشہ کھینچ سکوگی -
خورشیدی - اہا تو اوستانی جی پہلے وہی سکھا دیجئے نا -
اپنے ہاتھون سے تصویرین کھینچ کے دیوارون سے لٹکا دینگے -
مس ٹامسن - پہلے پیچھے کی ضرورت نہین - جسطرح مین نے

لکھدیا ہے اوسیطرح تملوگون کو سکھایا پڑھایا جائیگا۔ دیکھو توسہی کسقدر جلد سیکھہ جاتی ہو۔ بھلا صبح کو کسوقت اوٹھتی ہو؟ نماز پڑھتی ہو یا نہین ؟

خورشیدی نے مشتری اور مشتری نے خورشیدی کو دیکھا اور دونون مسکراکر رہ گیٔین۔

مشتری۔ اوستانی جی! نماز پڑھتی تو تھی سہی لیکن اب ادھر چھوٹ گیٔی ہے۔ صبح کو نیند ٹوٹتی تو ہے لیکن آلکسی کے سبب پلنگ پر پڑی رہتی ہون۔

مس ٹامسن۔ توبہ صبح کا سونا اچھا نہین۔ تڑکے اوٹھا کرو۔ صبح کی نماز پڑھو اور دعا مانگو کہ خداوند کریم تمھین علم و ہنر جلد عطا فرمائے۔ جب نماز و دعا سے فراغت ہو تو مہتابی پر ٹہلا کرو۔ صبح کی ہوا صحت کے حق مین اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس کے بعد کچھہ ناشتا واشتا کرکے جیسا کہ مین نے لکھدیا ہے اوسکے بموجب کاربند ہو۔ دیکھو توسہی خداوند کریم کسقدر برکت دیتا ہے۔ آج سب چیزین تمھارے

واسطے مہیا کئے دیتی ہون۔کل سے اوسیطرح عمل مین لانا۔
سات ساڑھے سات کے عمل مین مین بھی آجاؤنگی۔

ان لوگون مین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ نواب محتشم الدولہ تشریف لاے۔مس ٹامسن نے کہا کہ نوابصاحب آپ فوراً مجھکو یہ چیزین منگوا دیجئے۔ دو سِیوِانگ مِیشِین (سینے کی کلین) دو ڈرَاانگ بَکس (لوازمۂ نقاشی کے بکس)۔دو تین قسم کے ولایتی چوٹھے۔کچھہ ولایتی دیگچیان۔تھوڑی سی مختلف رنگ کی اُون۔دو چاکو۔کچھہ قلم پنسل اور کاغذ۔چند سلیٹین۔باقی رہین کتابین وہ خود مین اپنی پسند و تجویز سے لا دونگی۔لیکن سب سے پہلے ایک کام یہ کیجئے کہ ایک کمرہ تخلئے کا جسمین پڑھنے کے وقت کوئی مُخِل نہو۔ میز و کرسی جملہ سامان کے ساتھہ مہیا کر دیجئے کہ کل سے انکی تعلیم وہان شروع ہوجاے۔

نوابصاحب۔آپ کل یہ سب چیزین انشاء اللہ مہیا پائے گا۔ مین آج ہی منگوا لیتا ہون۔

تو وہ لطف ہی جاتا رہا۔

بڑی بیگم۔ مین جانتی ہون۔ شیشے پر تصویر کھینچی جاتی ہے۔ جب تم دو برس کی تھین تو تمھارے ابا نے گود مین لیکے تمھاری تصویر کھنچوائی تھی۔ لیکن تمھارے پاس وہ چیزین بھلا کہان سے آئین ؟

خورشیدی بیگم۔ اما جان! شیشے کی تصویر نہین۔ اوس مین کیا کمال ؟ وہ تو عکسی تصویر ہوتی ہے۔ مین اپنے ہاتھون سے آپ کے سامنے ہی بیٹھی بیٹھی کھینچونگی۔

چھوٹی بیگم۔ چلو ہاتھ سے تصویر کھینچین گی ! بھلا کھینچو تو سہی

خورشیدی بیگم۔ اچھا دیکھئے اما جان! سیری طرف دیکھتی رہئے۔

بڑی بیگم چپ بیٹھی تھین اور خورشیدی بیگم جلدی جلدی پنسل کاغذ پر پھیر رہی تھین۔ کبھی بڑی بیگم کی طرف دیکھتی تھین کبھی کاغذ پر پنسل چلاتی تھین۔ جب تصویر تیار ہو چکی تو بڑی بیگم نے کہا کہ لاؤ تو دیکھین۔

خورشیدی بیگم - اماجان ابھی بہت جلدی مین بنایا ہے - جب اسمین رنگ ونگ دے لونگی تو دکھاونگی -

بڑی بیگم - رنگ ونگ پیچھے بھر لینا - دیکھون تو سہی کیسی کھینچی ہے -

خورشیدی بیگم نے بڑی بیگم کے سامنے کتاب رکھدی اور بڑی بیگم چھوٹی بیگم اور مشتری بیگم سب دیکھنے لگین -

بڑی بیگم - ذرا دیکھنا کیسی پوری تصویر اوتری ہے - اعین مین جیسے مین

چھوٹی بیگم - اللہ جانتا ہے یہ اوستانی جی سحر کرتی ہین - یہ وہی خورشیدی بیگم ہین کہ تین برس آگے کچھ جانتی ہی نہ تھین - یا اب دیکھئے تو وہ وہ کام کرتی ہین کہ عقل دنگ ہوجاتی ہے - باجی! دیکھو جسطرح تم ہاتھہ گاوتکیہ پر رکھے ہوئے تھین اوسیطرح نقشے مین بھی ہے -

بڑی بیگم - تم ہاتھہ ہی کو کہتی ہو - مین تو ایک ایک چیز کو دیکھتی ہون اور حیران ہوتی ہون - مین تو عکسی ہی تصویر دیکھہ کے دنگ ہوتی تھی - اسنے تو اور بھی غضب کیا -

مشتری بیگم - خالہ جان! عکسی تصویر کی اسقدر تعریف نہین ہے

اوسمین ایک قسم کا شیشہ ہوتا ہے جس مین پورا عکس پڑتا ہے۔ جیسا عکس اوسمین پڑے گا ویسا ہی نقشہ اوتریگا۔ اوسکا کھینچنا کچھہ مشکل نہین ہے۔ شیشہ وغیرہ درست کر دیا جاے پھر ایک جاہل بھی نقشہ اوتارلے۔ مشکل یہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھون سے دیکھہ دیکھہ کے نقشہ اوتارے۔ جیساکہ اِنھون نے ابھی کھینچا ہے۔ اور ابھی آپ کو اسقدر اچھا نہین معلوم ہوگا۔ جب اسمین رنگ ونگ پڑجائیگا تو آپ بہت پسند کیجئیگا۔ بلکہ عکسی تصویر مین ایک نقص بھی ہے۔ اوسمین جیسا عکس پڑیگا ویسا ہی نقشہ ہوگا۔ اگر چاہئے عمدہ بنانے کو تو ہرگز نہین ہوگا برعکس اس کے کہ جیسا چاہئے اچھا اور خوبصورت بنا لیجئے۔

بڑی بیگم۔ تو تملوگ جس چیز کا چاہو نقشہ اوتار سکتی ہو؟

خورشیدی بیگم۔ (ہنس کے) ہان اماجان۔! اوس کتاب کو شروع سے دیکھئے نا۔ تمام نقشے ہمارے ہاتھہ کے اوس مین کھینچے ہوے ہین۔

ادھر بڑی بیگم و چھوٹی بیگم نقشے دیکھتی تھین اور مشتری بیگم

بتا رہی تھین - ادھر خورشیدی بیگم نے جلدی جلدی بڑی بیگم
چھوٹی بیگم اور مشتری بیگم کی تصویرین کھینچ لین - چھوٹی بیگم کتاب
بندکرنے ہی کو تھین کہ خورشیدی بیگم نے وہ نقشہ چھوٹی بیگم کو دکھلایا

خورشیدی بیگم - خالہ جان! دیکھئے تو یہ کسکی تصویر ہے -؟

چھوٹی بیگم - (مسکراکر) این یہ تم نے کسوقت کھینچی -؟ بھئی تم
غضب ڈھاتی ہو - باجی! دیکھو تو ہملوگون کی تصویر کسقدر جلد اور
کیسی صحیح اوتار لی ہے -

بڑی بیگم - یہ کب کھینچی -؟

مشتری بیگم - یہ ابھی کھینچی ہے - دیکھئے نا اماجان! آپ اوسوقت
یہ تصویر کی کتاب ہاتھ مین لئے ہوئے تھین - خالہ جان غور سے وہ
نقشہ دیکھ رہی تھین - اور دیکھئے - مین وہ نقشہ آپلوگونکو بتا رہی تھی
میری اونگلی تک اوس نقشے پر جیسے تھی ویسی ہی اسمین بھی کھینچی
ہے - واہ بہن! (خورشیدی بیگم کی طرف مُنہ کرکے) شاباش!!
کسقدر مشکل نقشہ اتنا جلد کھینچا ہے -! اللہ جانتا ہے مجھ سے تو نہو سکتا

اسمین رنگ ضرور دو۔

خورشیدی بیگم- امّاجان ایک ہفتہ کے بعد اِسکو دیکھنے گا۔ اب مین رنگ بھرنے جاتی ہون-

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم اپنے کوٹھے پر آئین- بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم نہایت خوش ہوئین اور بہت دیر تک مس ٹامسن کی تعریف کرتی رہین-

چھوٹی بیگم- باجی! دیکھو تو کیا اچھی تعلیم انلوگون کی ہوئی- کسی بات کی کمی نہین- سلائی ویسی ہی عمدہ سیتی ہین- نقشہ ویساہی اچھا اوتارلیتی ہین- پڑھنا لکھنا ویسا ہی اچھا ہے- کھانا کہین عمدہ پکالیتی ہین

بڑی بیگم- ہان اس مین کیا شک ہے ایسی تعلیم یافتہ لڑکیان کہین نہ ملینگی- سچ ہے ہملوگون کی عقل ہی کیا ہے- ناحق کی حجت اونسے کرتی تھی کہ مس ٹامسن کو نہ آنے دو- اگر نہ آتین تو یہ لوگ کیسے یہ سب سیکھتین ؟-

چھوٹی بیگم- باجی مین اسمین دولھا بھائی کی تعریف کرونگی-

کسقدر ہم لوگون نے غدر کیا تھا اور کسقدر یہان کے لوگون نے شور وغل مچایا تھا لیکن انھون نے ایک نہ سنی تعلیم آخر دلائی ہی دلائی۔

بڑی بیگم۔ ہان چونکہ اون کو معلوم تھا کہ مس ٹامسن کی تعلیم کا اچھا نتیجہ ہوگا اس لئے یہ اپنی بات پر قایم رہے۔ مین اس خیال مین ہون کہ اوستانی جی کے ساتھہ کیا سلوک کرون روپیہ دینے سے رہی۔ اگر انکو روپیہ کی خواہش ہوتی تو مفت کیون پڑھاتین۔ اور جب نواب صاحب کہتے ہین کہ یہ اپنے گھر کی بڑی مالدار ہین تو پھر روپیہ پیسے کی باتین کرنی محض بیوقوفی ہے۔

چھوٹی بیگم۔ مین بتاؤن۔ ایک کڑا جڑاؤ بنوا کے تحفہ دو۔

بڑی بیگم۔ کڑا تو یہ لوگ پہنتی ہی نہین۔ ایسی چیز دینی چاہئے جو انکے مصرف کی ہو۔ خیر جلدی کیا ہے۔ اونسے بھی مشورہ کرلین تو اسکا انتظام کیا جاے۔

مس ٹامسن کی تعلیم کا نتیجہ

مس ٹامسن کا معمول تھا کہ جبقدر نقشے یہہ سب کھینچتین اور جبقدر موزے ۔ گلوبند ۔ کپڑے وغیرہ سیتین سبکو جمع کرتی جاتین ۔ دو صندوق سوتی اور اونی کپڑون سے بھر گئے ۔ جب یہ سال ختم ہوا تو مس ٹامسن نے اون چیزونکو ایک جگہہ جمع کیا ۔ اون صندوقونکو اور جو جو نقشے اچھے اور پاکیزہ بنے ہوئے تھے ایک انگریزی دوکان مین بیچنے کو بھیجا ۔ چونکہ نقشے بہت عمدہ و پسندیدہ تھے قیمت مناسب ملی ۔ اور کپڑے وغیرہ بھی اچھے دامون بکے ۔ مس ٹامسن نے ایکہزار کا نوٹ لاکے نوابصاحب کے سامنے رکھدیا ۔

نوابصاحب ۔ (گھبراکر) یہ کیا ہے ۔؟

مس ٹامسن ۔ یہ آپکا ہے ۔ بلکہ حقیقۃً یہ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم کا ہے ۔

نوابصاحب ۔ (حیرت سے) یہ کیا؟ للہ سچ بتائے ۔ یہ کیا ماجرا ہے؟
مس ٹامسن نے سارا حال بیان کیا تو نواب محتشم الدولہ اوچھل پڑے

وابصاحب۔ (مس ٹامسن کا ہاتھہ تھام کے) آپ کی بدولت
ن سبھون نے اسقدر علم و ہنر سیکھا کہ کبھی کسی بات کی محتاج
رہینگی۔ مین جب تک زندہ ہون آپ کا ممنون احسان رہونگا۔

س ٹامسن (ہنسکے) نوابصاحب! اسمین میری تعریف کچھہ نہین ہے
ان لوگون کی عقل و ذہانت کا نتیجہ ہے۔ مین اپنا فخر سمجھتی ہون کہ
یری ایسی ایسی شاگردین ہین۔ انشاء اللہ تعالے اسی سال مین
جھہ نقشے اگزبیشن (نمایش) مین بھیجونگی۔ مجھے یقین کلّی ہے کہ آپ
ی کی صاحبزادی کو میڈل (تمغا) ملے۔ نوابصاحب آپ کو یقین
آئیگا۔ مین سچ کہتی ہون آپ کی صاحبزادی مجھہ سے کہین عمدہ نقشہ
ینچتی ہین۔ غضب کا ذہن ہے! مین نے آجتک اِس عقل و شعور
کی لڑکی دیکھی ہی نہین۔ ہندوستانی ہو خواہ ولایتی۔

ابصاحب۔ مین پھر وہی کہونگا کہ یہہ سب آپ کی بدولت۔ اگر آپ
قدر محنت نہ کرتین تو یہہ لوگ جاہل کی جاہل ہی رہتین۔ مجکو خوب یاد
کہ جسوقت آپ شروع شروع یہان آئی تھین یہہ لوگ کوئی کتاب

اردو کی پڑھ نہ سکتی تھین - اب دیکھئے بخوبی کتابین اردو و فارسی
وعربی کی پڑھ لیتی ہین مطلب آپ سے نکال لیتی ہین - خط وط بھی
اچھی طرح سے لکھ سکتی ہین - ماشاءاللہ دونون کا حرف کیا اچھا
ہے! ڈرائنگ (نقشہ کھینچنے) اور سینے پرونے کی قدر تو اسی ہزار
روپے سے معلوم ہوگئی - کھانا بھی بہت اچھا پکا لیتی ہین شہر
کیا ہندوستان بھر مین کم کوئی باورچی ملیگا جو اسقدر چیزین اس
عمدہ طور سے پکا سکے -

مس ٹامسن - اب چلئے بڑی بیگم صاحب وچھوٹی بیگم صاحب کو
بھی یہ خوشخبری سنائین - لیکن یہ روپیہ اونھین صاحبزادیونکا ہے
اونھین کو دونگی -

نوابصاحب - (ہنسکے) ہان ہان اسمین کیا شک ہے -

نواب صاحب ومس ٹامسن شادان وفرحان
محلسرا مین داخل ہوئے - خورشیدی بیگم وہ دونون
تصویرین تیار کرکے بڑی بیگم وچھوٹی بیگم کو

دکھا رہی تھین کہ شتری بیگم کی یکایک مس ٹامسن اور نوابصاحب پر نظر پڑی۔

شتری بیگم۔ یہ اسوقت اوستانی جی خلاف وقت کیون چلی آتی ہین!۔

سبھون نے اسپر آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو واقعی نوابصاحب و مس ٹامسن چلی آتی ہین۔

بڑی بیگم۔ چلو اچھا ہوا اس سے بڑھکر شکریہ ادا کرنے کا اور کون موقع ہوگا؟۔

اتنے مین نوابصاحب و مس ٹامسن پہونچے۔ سب لوگ سروقد تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔

بڑی بیگم۔ یہ آج خلاف معمول کدھر آئین؟۔

مس ٹامسن۔ (ہنسکے) کیون آپ کو ناگوار ہوا؟ تو بہت اچھا مین ابھی چلی جاتی ہون۔

بڑی بیگم۔ اے نہین توبہ! آپکا آنا ہملوگونکو ناگوار رہوا۔ آپکا احسان نع

ہملوگون پر تازیست رہیگا - میرا رُوان رُوان آپ کو دعا دیتا ہے
کہ آپ نے اس شفقت و مہربانی سے ہماری لڑکیون کو تعلیم دی
وہ وہ ہنر و سلیقے سکھائے کہ ہملوگون نے خواب مین بھی نہ دیکھے
تھے - ایک ادنے اسی تعلیم آپ کی یہ ہے کہ بیٹھے بیٹھے چشم زدن
مین خورشیدی نے ہملوگون کی تصویرین کھینچ لی - میری تو عقل
دنگ ہے کہ آپ نے کیا جادو کیا!

مس ٹامسن - بیگم صاحب! مین نے جو آپ کی صاحبزادی یا بھانجی
کو تعلیم دی تو مین نے اپنا حق دوستی ادا کیا - اسمین شکر و احسان
کیا! - للہ یہ زبان پر بھی نہ لائیے - مجکو رنج ہوتا ہے - اور اسقدر جلد
جو یہ لوگ تعلیم پا گئین یہ انلوگون کی عقل و ذہانت کا نتیجہ ہے - خیر
دیکھین وہ تصویرین کہان ہین؟ (خورشیدی سے) یہ کب کھینچی تھی؟
تمنے تو آج صبح کو بھی ہمسے نہ کہا -

خورشیدی بیگم - اوستانی جی! مین چاہتی تھی کہ جب وہ تصویرین
پوری تیار ہو جائین تو آپ کو دکھاؤن -

نوابصاحب - خیر لے آؤ - دیکھون -

چھوٹی بیگم - لے آنا کیسا؟ یہ کیا رکھی ہوئی ہین -

مس ٹامسن نے جو وہ تصویرین دیکھین تو پھڑک اوٹھین خورشیدی بیگم کو گلے سے لگا لیا اور پیشانی نورانی کو بوسہ دیا -

مس ٹامسن - کہئے نوابصاحب اپ کو میرے کہنے کا یقین آیا؟

نوابصاحب غور سے بڑی بیگم صاحب کی تصویر دیکھ رہے تھے کچھ جواب نہ دیا - ایک تو بڑی بیگم خود حسین تھین دوسرے اس تصویر مین خورشیدی بیگم نے وہ کارستانی کی تھی کہ بڑی بیگم کا جوبن اور دوبالا ہوگیا تھا - نوابصاحب اپنی خوش قسمتی پر اترا رہے تھے کہ کیسی حسین بیوی پائی ہے - فرط محبت سے چاہتے تھے کہ اوس تصویر کا بوسہ لین لیکن کچھ خیال کر کے رہ گئے - نظر اوٹھا کر بڑی بیگم کی طرف دیکھا اور مسکرائے - بڑی بیگم کو بھی اوس وقت اگلی پچھلی باتین یاد آگئین - اور دونون نے ایک دوسرے کو نظر محبت سے دیکھا - بڑی بیگم باوجودیکہ چالیس برس کی تھین لیکن اسپر بھی

سرخی گالون پر نمودار ہوگئی۔ وہ کہنے خیرت ہوئی کہ مس ٹامسن و چھوٹی بیگم و خورشیدی بیگم و مشتری بیگم دوسری تصویر دیکھ رہی تھین۔ نہین تو یہ آنکھون کے اشارے اور گالون کی سرخی چھپائے نہ چھپتی۔

نوابصاحب۔ کیا اچھی تصویر کھینچی ہے! دیکھون۔ وہ دوسری کیا ہے؟۔

مس ٹامسن نے دوسری تصویر دکھلائی تو نوابصاحب اَور محظوظ ہوئے۔ پیار سے خورشیدی بیگم کے سر پر ہاتھ رکھا اور ایک بیش بہا زمردکی انگوٹھی اوتارکے خورشیدی بیگم کو دی۔ اور کہا کہ یہ تمھارے ہنر کا صلہ ہے۔ خورشیدی نے نہایت ادب سے سلام کرکے وہ انگوٹھی لے لی اور مارے خوشی کے چہرہ گل انار ہوگیا۔

بڑی بیگم۔ چلو اب خوش ہوئین۔ اوسدن جو آپنے مشتری کو یاقوت کی انگوٹھی کھانا پکانے کے انعام مین دی تھی تو خورشیدی نے مُنہ بنالیا تھا۔

نوابصاحب - مین کسی کی خاطر تو کرتا نہین - جو کوئی اپنا اپنا ہنر و سلیقہ دکھائیگا اوسکو انعام دونگا - مشتری نے اوسدن ایسا نفیس کھانا پکایا تھا کہ مین نے عمر بھر نہین کھایا -

مس ٹامسن - ہان ان مین سے کوئی کسیکو ہنس نہین سکتا - خورشیدی بیگم ڈراآنگ بہت اچھا جانتی ہین - تو مشتری بیگم کھانا خوب پکا لیتی ہین - خورشیدی بیگم چکن اور زردوزی کا کام خوب بنا لیتی ہین - تو مشتری بیگم اون خوب بن لیتی ہین -

مس ٹامسن نے عمدًا لکھنے پڑھنے کا حال نہ بیان کیا - کسواسطے کہ خورشیدی بیگم کہین زیادہ پڑھی لکھی ہوئی تھین - اگر خورشیدی بیگم کی تعریف کرتین تو مشتری بیگم کا دل چھوٹا ہو جاتا - اور اگر دونون کو برابر کہتین تو جھوٹ بولنا پڑتا - اسلئے انھون نے اسکا ذکر ہی نہ کیا -

نوابصاحب سمجھ گئے اور تہ دل سے مس ٹامسن کا شکریہ ادا کیا - مس ٹامسن نے اوسکے بعد ایک ہزار کا نوٹ بڑی بیگم صاحب کے سامنے رکھدیا

بڑی بیگم۔ (تعجب سے) یہ کیا؟ کیا بھنانے لائی ہین؟ (ہنسکے) لیکن مین آپ سے بٹا لونگی۔

نوابصاحب۔ بھلا سمجھو تو یہ کیسا نوٹ ہے؟

بڑی بیگم۔ اللہ جانتا ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا! یہ کیا ہے اوستانی جی؟ یہ کسکا نوٹ ہے؟

چھوٹی بیگم۔ (نوٹ اوٹھاکر) اور ہے بھی شاید ہزار روپے کا؟ یہ کیا طلسم ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا!

مس ٹامسن۔ یہ آپ ہی لوگونکا ہے۔

بڑی بیگم۔ اوستانی جی آپ کو میرے سر کی قسم کہئے تو یہ نوٹ کیسا ہے؟

مس ٹامسن۔ سچ سچ کہدون ؟

بڑی بیگم۔ ہان ضرور۔

مس ٹامسن نے اوس نوٹ کا سارا حال بیان کیا تو بڑی بیگم صاحب و چھوٹی بیگم صاحب کو نہایت حیرت ہوئی اور اوستانی جی کی بہت تعریفین کین۔ اور دلسے دعائین دین۔

بڑی بیگم - یہ آپ کا احسان نہ بھولونگی - سچ ہے اچھی تعلیم کا یہی نتیجہ ہوتا ہے - اللہ جانتا ہے مجھے رشک آتا ہے کہ مین نے یہ سب کیون نہ سیکھا - لیکن ہیچ تو - اوسوقت آپ کہان تھین -

مس ٹامسن - تب نہین اب سہی -

بڑی بیگم - اب کیا - مثل مشہور ہے "بڈھا طوطا مانے پوس!"

مس ٹامسن - لو خورشیدی بیگم یہ تمھاری محنت کا صلہ ہے اسمین آدھا روپیہ تمھارا ہے اور آدھا مشتری بیگم کا -

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم کی فرط خوشی سے آنکھون مین آنسو بھر آئے - اور مس ٹامسن نے نہایت شفقت سے گلے سے لگالیا -

نوابصاحب - (بڑی بیگم سے) کہئے صاحب مین نہ کہتا تھا کہ مس ٹامسن جیسی دوسری اوستانی چراغ لیکے بھی ڈھونڈھوگی تو نہ پاؤگی؟ اب یہ لوگ جس حالت مین رہینگی اپنی اوقات نہایت خوشی و آرام سے بسر کرلینگی - کسیکی محتاج - کسیکی دست نگر

نہ رہینگی روپیہ پیسے کا کیا؟ کبھی ہے کبھی نہین - لیکن علم و ہنر جان کے ساتھ ہے -

بڑی بیگم - اسمین کیا شک ہے! میری راے غلط تھی - اب مجھے زیادہ نہ شرماو - آخر مین تمھاری طرح پڑھی لکھی تو ہون نہین جو اسکا نتیجہ پہلے ہی سوچتی - جاہل کی عقل ہی کہانتک -

مس ٹامسن - بیگم صاحب مین چاہتی ہون کہ آیندہ سال ان کے ہاتھون کے دوچار عمدہ عمدہ نقشے اکزبیشن مین بھیجون اللہ چاہے تو گورنمنٹ کی طرف سے انھین کو مڈل ملے اور انھین کا نام روشن ہو -

بڑی بیگم - اِذکی بیشن کیا؟

نواب صاحب - کیا اِکزبیشن کی خرابی ہے! کیا کہا تھا اِذکی بیشن اُف پیٹ مین بل پڑگیا -

بڑی بیگم - (طنز سے) تو مجھے کیا انگریزی ونگریزی تھوڑی ہی آتی ہے - مین کیا جانونگی پی ٹی؟ - ہان اوستانی جی آپ کہئے - انکی

عادت ہے کہ موقع بےموقع ٹوک دیا کرتے ہین۔

مس ٹامسن۔ ایگزِبیشَن کہتے ہین۔

بڑی بیگم۔ اِیگزیشَن؟

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکے) نہین اماجان۔ اِیگزِبیشَن۔

بڑی بیگم۔ اِزگی شَن؟

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکے) نہین امان جیسے مین کہتی ہون ویسے کہیے

خورشیدی بیگم۔ کہیے اِگز۔

بڑی بیگم۔ اِگز۔

خورشیدی بیگم۔ زِبی۔

بڑی بیگم۔ زِبی۔

خورشیدی بیگم۔ شَن۔

بڑی بیگم۔ شَن۔

خورشیدی بیگم۔ اِیگزِبیشَن۔

بڑی بیگم۔ ایگزِبیشن۔ توبہ دم چڑھگیا! ہان اوستانی جی پھر؟

مِس ٹامسن - اِیگزِبیشن کہتے ہین نمایش کو - اس سال ڈرائنگ یعنی دستی نقشے کی نمایش ہے - دور دور سے لوگ خواہ امیر خواہ غریب نقشے لائینگے - جسکا نقشہ سب سے عمدہ نکلیگا اوسکو سونے کا میڈل یعنی تمغا لاٹ صاحب دینگے - اور اوسکا بڑا نام ہوگا - مجکو یقین ہے کہ اوس زمانے تک خورشید بیگم بہت عمدہ طور سے نقشہ تیار کرنے لگینگی - اور اگر خدا کو منظور ہے تو انھین کو تمغا ملیگا - میرے نزدیک یہ آپکی تصویر بہت اچھی ہے (ہنسکے) اگر آپ کی اور نوابصاحب کی اجازت ہو تو اسکو بھی وہان بھیجدون -

بڑی بیگم - ہاتھ جوڑتی ہون للہ یہ تصویر نہ بھیجئے! جو دیکھیگا کیا کہیگا؟ میرا سر نہ اوٹھے گا -

نوابصاحب - (مسکراکر) کہیگا کیا - سب یہی کہینگے کہ کیسی حسین عورت ہے!

بڑی بیگم - (طنز سے) آپ کی بلا سے - ہم بدصورت ہی بنکے بیٹھینگے

لیکن اس تعریف کو سلام - تم دن بدن بیحیا ہوئے جاتے ہو -
نہ شرماؤ نہ شرمانے دو - (مس ٹامسن سے) اوستانی جی آپکو
میرے سر کی قسم ایسا خیال بھی نہ کیجئے - نہین تو مین بہت بیزار ہونگی -
بڑی بیگم کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ انکی تصویر بھیجدینگے - اسقدر منت
سماجت کی کہ مس ٹامسن ہنس پڑین -
مس ٹامسن - نہین بیگم صاحب! مین صرف ہنسی تھی - مین کیا ایسی
ہی گنواری ہون - گو ہمارے یہان یہ سب باتین معیوب نہین ہین
لیکن مین آپ کو آپ کی قوم سے ہنسواؤنگی نہین - وہ بات نہ کرونگی کہ
آپ لوگ بدنام ہون - اور نوابصاحب بھی دلگی کرتے ہین - نہین تو سب کے
پہلے بھی روکنے کو موجود ہو جاتے -
بڑی بیگم - اب جان مین جان آئی - اب مجھے تسکین ہوئی - مجکو انکے قول کا
اعتبار نہین ہے - ہان اب آپ نے کہا تو کچھہ اندیشہ نہ رہا -
نواب صاحب - (ہنسکے) بجا! میرے قول کا اعتبار نہین ہے
ہون کس بات سے ؟

بڑی بیگم - اب اپنے دلکو کیا کرون - خیر سنو تم سے ایک بات بہت ضروری کہنی ہے - ذری اوس کمرے مین چلو - ادستانی جی پانچ منٹ کی غیر حاضری معاف کیجئے گا -

مس ٹامسن - شوق سے - مین یہان بیٹھی ہون -

نوابصاحب اور بڑی بیگم دوسرے کمرے مین آئے -

بڑی بیگم - مین تمسے ایک راے پوچھتی ہون - ہملوگون کی یہ راے ہوئی ہے کہ مس ٹامسن کو بطور تحفہ کچھہ دین - روپیہ پیسا دے ہی نہین سکتی - لیکن کچھہ دینا ضرور ہے - اونھون نے اس شفقت سے پڑھایا لکھایا اسکا صلہ کسی حیلے سے دینا ضرور چاہئے -

نوابصاحب - مین بہت خوش ہوا جو تملوگون کا ایسا خیال ہے اسمین شک نہین ہے کہ جس شفقت و مہربانی سے انھون نے تعلیم دی ہے کوئی دوسری عورت نہین دیتی - ہمارے خیال مین بھی یہی تھا - دوستانہ ہی سہی کچھہ دینا ضرور ہے -

بڑی بیگم - جڑاو کڑے کیسے ہونگے ؟

نوابصاحب۔ نہین وہ لوگ یہ تو پہنتین نہین۔ کوئی ایسی چیز دو
جو ان کے مصرف مین بھی آئے۔

بڑی بیگم۔ یہی تو میری بھی راے ہے۔ چھوٹی بیگم نے کہا تھا کہ
کپڑے بنوا کے دو۔

نوابصاحب۔ کیا تم دونون الگ الگ دینا چاہتی ہو؟۔

بڑی بیگم۔ ہان مناسب بھی یہی ہے۔

نوابصاحب۔ اچھا تو تم ایک کنٹھا گلے کا جڑاؤ بنوا کے دو اور
چھوٹی بیگم مالہ مروارید۔ مین سمجھتا ہون لاکھ سوا لاکھ مین دونون
تیار ہوجائینگے۔

بڑی بیگم۔ اُفوہ اسقدر!۔

نوابصاحب۔ ہان چاہئے تو یہی۔ اگر دینا منظور ہو تو اچھی طرح
دو نہین تو چپ چاپ بیٹھہ رہو۔ اور کیا تم نے اسکو بہت سمجھا
میرے نزدیک تو اون کے حق محنت و محبت کا یہ ایک چوتھائی بھی
نہین ہوسکتا۔

بڑی بیگم - خیر تو جو سمجھو بنوانے کو حکم دے دو - مس ٹامسن سے اسکا ذکر ابھی کرون؟

نوابصاحب - نہین جلدی کیا پڑی ہے - جب چیزین تیار ہو جائین گی تو کہنا -

مس ٹامسن کی پیشین گوئی پوری اوتری

مس ٹامسن نے اس سال ڈرائنگ مین کوشش بلیغ کی - چنانچہ جب سال قریب ختم کے پہونچا اور اگزبیشن کی تاریخ معین ہو گئی تو مس ٹامسن نے دو تصویرین - جو نہایت عمدہ کھینچی ہوئی تھین پسند کین - اور خورشیدی بیگم سے کہا کہ اسکو اگزبیشن مین بھیجدونگی - مجکو امید قوی ہے کہ اس سے عمدہ کوئی تصویر وہان نہ نکلے گی - خدا کرے کہ تم میڈل پاؤ! تو میرا جی خوش ہو اور محنت ٹھکانے لگے -

خورشیدی بیگم - اوستانی جی ہمنے تو اپنی دانست مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا ہے - جہانتک ممکن تھا اسمین کوشش کی -

اب آیندہ تقدیر جانے۔

مس ٹامسن۔ تمھاری محنت مین کیا شک ہے۔ درحقیقت یہ دونون تصویرین لاجواب کھینچی ہین۔ جب ہی تو ہماری بھی ہمت وہان بھیجنے کی ہوتی ہے۔

مس ٹامسن نے نوابصاحب اور بڑی بیگم سے اپنا انکا مطلب کیا اور کہا کہ نوابصاحب آپ کو خود بھی تشریف لے چلنا ہوگا۔

نوابصاحب۔ اب مین کہین آتا جاتا نہین۔ مین وہان جا کے کیا کرونگا؟

مس ٹامسن۔ اس اِگزبیشن مین مین آپ کو ضرور لے چلونگی۔ کوئی عذر نہ سنونگی۔ وہ وقت آپ کے لئے کیسی خوشی کا ہوگا۔ جسوقت خورشیدی بیگم کی تصویرین سب تصویرون سے اچھی نکلینگین اور تقسیم میڈل کے وقت انکا نام پکارا جائیگا!

بڑی بیگم۔ اے ہے تو خورشیدی کا نام سارے مجمع مین پکارا جائیگا! یہ تو بُری سنائی۔

نوابصاحب۔ اسمین ہرج کیا ہے؟

بڑی بیگم۔ ہرج کیا ہے کوئی لاٹھی تو مار بیٹھنے سے رہا۔ لیکن عورتونکا نام باہر لینا معیوب ہے۔

نواب محتشم الدولہ۔ اور کچھ یون ہین جو عورتونکا نام پکارا جاتا ہے دفترون ہین جو لکھا ہوا ہے وہ کیا ہے اور وہ کیون نہین معیوب سمجھا جاتا؟

بڑی بیگم۔ وہ تو ناچاری کی بات ہے۔

مس ٹامسن۔ نہین بیگم صاحب نام لینے مین کوئی عیب نہین آخر آپ دیکھئے آپ لوگ پیغمبرزادیون اور سیدانیون کا کس طرح برملا نام لیتے ہین۔ جتنی شہزادیان سلطنت کر گئین ہین سبھون کا نام لوگ لیتے ہین۔ یہ کوئی عیب کی بات نہین۔ اور اگر ایسا ہی خیال آپ کو ہے تو پھر یہ تصویرین بھیجنا فضول۔ مین تو چاہتی تھی کہ جو کچھ انھون نے ہنر سلیقہ سیکھا ہے وہ پوشیدہ نرہے۔ ہر کوئی اسکو جانے کہ ہندوستان مین بھی ایسے کمال کی لڑکیان ہین۔ جو سُنے آپ کی صاحبزادی کی تعریف کرے۔ اخبارون مین انکا

ذکر چھپے۔ انکا نام روشن ہو۔

نواب محتشم الدولہ۔ نہین صاحب انلوگون کی بات کیا۔ عقل وتمیز تو کچھ ہے نہین۔ اعتراض کرنے کو حاتم۔ آپ شوق سے تصویر بھیجدیجئے۔ وقت پر انشاء اللہ تعالے مین بھی پہونچتا ہون

بڑی بیگم۔ بس ایک تم ہی تو عقلمند ہو۔ اپنے نزدیک کسیکو سمجھتے ہی نہین۔ اگر فضول باتین نہ ہوتین تو چپ کیون رہتی پھر اعتراض نہ کر بیٹھتی؟۔

اگزبیشن کا کھلنا اور خورشیدی بیگم کو صلۂ حسن نقاشی ملنا

مس ٹامسن اور نواب محتشم الدولہ دونون اگزبیشن کے روز ایک ہی گاڑی مین روانہ ہوے اور اگزبیشن گھر مین پہونچے۔ گو یہ لوگ کچھ سویرے گئے تھے لیکن اسپر بھی گاڑیون۔ بگھیون دوکڑیون۔ چوکڑیون کی انتہا نتھی۔ اگے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ یہ سب اندر مکان کے پہونچے اور ادھر ادھر نقش

اور تصویرین دیکھنے لگے۔ مس ٹامس نے کہا کہ نوابصاحب اوس جگہہ دیکھیے کسقدر مجمع ہے۔ کوئی بہت عمدہ تصویر ہے جو اسقدر لوگ ٹوٹے پڑتے ہین۔ مجکو ایک طرح کی دھڑکی ہوگئی۔ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ تصویر خورشیدی بیگم کی تصویر سے اچھی نکلے!

نوابصاحب۔ ہان مجمع سے تو لوگون کے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بہت نفیس و پاکیزہ نقشہ ہے۔ لیکن یہ کیسے معلوم ہوا کہ کسی دوسرے کا نقشہ ہے؟ شاید خورشیدی ہی کا ہو۔

مس ٹامسن۔ خدا ایسا ہی کرے۔ آپ کے اس کہنے سے مجکو ایک طرح کی ڈھارس ہوگئی۔ چلئے ہملوگ بھی اپنی آنکھون سے دیکھہ لین۔ اگر وہ خورشیدی بیگم کا نقشہ ہے تو پالا ہمارے ہاتھہ ہے۔

نوابصاحب اور مس ٹامسن اوسطرف چلے۔ بہزار خرابی اوسطرف پہونچے۔ لیکن بھیڑ اسقدر تھی کہ کوئی کسیکا خیال نہین کرتا تھا۔ سب اوس نقشے کے دیکھنے کے مشتاق تھے۔ مس ٹامسن کا سن گو ساٹھہ برس کا تھا لیکن آنکھین اونکی مثل باز شکاری کے تھین

ان سے دو چار آدمیون کے آگے ایک صاحب مع میم کھڑے تھے۔
اور ایک تصویر اونلوگون کے ہاتھ مین تھی۔ اوسکو بغور دیکھ رہے تھے
مس ٹامسن نے دور ہی سے اوس تصویر کو دیکھا اور پہچانا۔ مارے
خوشی کے انکی آنکھون مین آنسو اوتر آئے اور ایک اندھیرا سا انکی
آنکھون مین چھا گیا۔ اگر نواب محتشم الدولہ ہاتھ نہ پکڑ لیتے تو شاید تم
گرہی پڑتین۔

نوابصاحب۔ خیریت تو ہے؟

مس ٹامسن۔ آپ نہین جانتے ہین اسوقت میرے دل کا
کیا حال ہے۔ چلئے باہر چلئے یہان بڑی گرمی ہے۔

نوابصاحب سمجھے کہ وہ نقشہ شاید کسی دوسرے کا
ہے اسواسطے انکی یہ حالت ہوگئی ہے۔

نوابصاحب۔ تو یہ جانے دیجئے۔ اگر وہ نقشہ دوسرے کا
ہے تو اس سے ضرور نہین کہ میڈل بھی اوسی کے کھینچنے والے
کو ملے۔ شاید اور تصویرین اس سے اچھی نکلین۔

مس ٹامسن - (حیرت سے) یہ کس نے آپ سے کہا کہ وہ نقشہ
دوسرے کا ہے ؟ - یہ حالت میری خوشی سے ہوئی ہے - مجکو
خوف تھا کہ وہ نقشہ کسی دوسرے کا نہو - لیکن جب مین نے
اپنی آنکھون سے دیکھا تو مجکو وہ مسرت ہوئی کہ اپنی زندگی بھر مین ایسی
کم ہوئی ہوگی - نوابصاحب آپکو مبارک ہو! - اگر میڈل آپکی صاحبزادی
کو نہ ملے تو مین اپنا منہ آپ کو نہ دکھاؤن - سب لوگ یہی کہتے ہین کہ
اِس نقشے سے بڑھکے کوئی نقشہ نہین -

نوابصاحب کو نہایت مسرت ہوئی - اور چہرہ مارے خوشی
کے سرخ ہوگیا - انکو دو امر کی خوشی ہوئی - ایک تو یہ کہ انکی لڑکی مڈل
پائینگی - دوسرے مس ٹامسن کی محبت دیکھکے - انھون نے اپنے دلمین
سوچا کہ جیسی مس ٹامسن کو خورشیدی سے محبت ہے شاید اوسکی
مان کو بھی نہو - پھر ایسے شخص کے واسطے اگر لاکھہ ڈیڑھ لاکھہ کا بھی
تحفہ دیا جاے تو کم ہے -

نوابصاحب نے پھر مس ٹامسن کا شکریہ ادا کیا - اور بہت

دیرتک گفتگو ان دونون مین رہی کہ یکایک بیگل اور باجے کی آواز آئی - سب لوگون کا رخ دروازے کی طرف تھا - نواب محتشم الدولہ اور مس ٹامسن دروازے ہی کے پاس کھڑے تھے کہ یکایک نواب گورنر جنرل بہادر مع ایڈیکانگ وصاحبان عالیشان نمودار ہوئے - نوابصاحب نے نہایت ادب سے سلام کیا - نواب گورنر جنرل بہادر نے نہایت تپاک سے ان سے اور مس ٹامسن سے ہاتھ ملایا - اور خیر وعافیت پوچھی - پوچھا کہ آپلوگ یہان کیون کھڑے ہین؟ -

نوابصاحب - چونکہ بھیڑ بہت ہے اسلئے یہین ٹھہر گئے -

نواب گورنر جنرل چلئے ہمارے ساتھ چلئے -

غرضکہ سب لوگ ساتھ ساتھ چلے - ہر تصویر اور نقشے کو بغور دیکھتے گئے - جب خورشیدی بیگم کے نقشے کے پاس پہونچے تو نواب گورنر جنرل بہادر ٹھہر گئے اور غور سے دیکھنے لگے - اوسوقت مس ٹامسن کا عجب طرحکا حال تھا تمام بدن انکا تھر تھر کانپ

رہا تھا اور نواب گورنر جنرل کو بغور دیکھ رہی تھین۔

نواب گورنر جنرل - کیا عمدہ نقشہ ہے! (مس ٹامسن سے) آپ تو یہ فن خوب جانتی ہین دیکھئے تو سہی یہ نقشہ کیسا کھنچا ہے۔ اور آیا یہ عمدہ ترین نقشہ ایگزبیشن مین ہے؟

مس ٹامسن کا کلیجہ بلیون اوچھل پڑا لیکن نہایت استقلال سے کہا کہ اسکے عمدہ ہونے مین کسکو شک ہوسکتا ہے لیکن ایگزبیشن مین یہ سب سے عمدہ ہے یا نہین اسمین راے دینا مین مناسب نہین سمجھتی۔

نواب گورنر جنرل - کیون؟ راے دینے مین کیا حرج ہے؟

مس ٹامسن - یہ میری ایک خاص شاگرد کا کھینچا ہوا نقشہ ہے اگر مین کہتی ہون کہ یہ سب سے عمدہ کھینچا ہوا ہے تو لوگ یہی کہینگے کہ اپنے شاگرد کا پاس کیا۔

نواب گورنر جنرل بہادر - مین بہت خوش ہوا کہ آپ کی شاگرد کے ہاتھ کا ہے۔ میری دانست مین اس سے بڑھ کے کوئی نقشہ

یہان نہین - خیر مسٹر جونس کہان ہین؟

یہ شخص بڑا مصور تھا اور اس فن مین کامل - مسٹر جونس آئے

نواب گورنر جنرل بہادر - آپ نے توسب نقشے دیکھے ہین - ان مین سب سے عمدہ نقشہ کونسا ہے؟

مسٹر جونس - اس سے بڑھکر کوئی نقشہ یہان نہین - مین نہایت تعریف کرتا ہون اوس شخص کی جس نے یہ نقشہ کھینچا ہے - اور یہ صرف میری راے نہین بلکہ جتنے لوگ یہان اگزبیشن مین ہین سب نے اسی نقشہ کی تعریف کی ہے -

مس ٹامسن یہ سب سن رہی تھین - چہرہ مارے خوشی کے سرخ ہوگیا تھا - نواب محتشم الدولہ کا ہاتھہ زور سے دبایا اور آہستہ سے کہا مبارک ہو!

نواب گورنر جنرل بہادر - (مس ٹامسن سے) مین سمجھتا ہون کہ آپ ہی کی شاگرد کو مڈل ملیگا وہ کون خوش قسمت شخص ہے؟ یہان ہے؟

مس ٹامسن- نواب محتشم الدولہ کی صاحبزادی نے یہ تصویر کھینچی ہے نام اونکا خورشیدی بیگم ہے - وہ یہان نہین آسکتین - لیکن اگر مجکو یا نوابصاحب کو میڈل عنایت ہو تو اوس لڑکی تک پہونچ جائیگا-

مس ٹامسن نے سب حال اپنے جانے اور تعلیم دینے کا بیان کیا تو نواب گورنر جنرل بہت خوش ہوئے-

نواب گورنر جنرل بہادر- نوابصاحب مین آپ سے بہت راضی اور خوش ہوا- خدا آپ کا پرتو آپکی قوم پر ڈالے! مین آپ کو دل سے مبارکباد دیتا ہون کہ آپ کی صاحبزادی نے وہ کمال پیدا کیا کہ دو ہزار لوگون کے بیچ سے میڈل بزور علم و ہنر چھین لیا- مین اس بارے مین ایک لکچر دونگا تاکہ سب لوگ اسکو جان لین کہ آپ کی صاحبزادی نے یہ میڈل پایا-

یہ کہکے نواب گورنر جنرل بہادر دوسرے کمرے مین تشریف لائے جہان کرسیان بچھی ہوئی تھین اور سامنے اوسکے ایک

کاٹھہ کا چبوترہ بنا ہوا تھا جسپر سرخ بانات کا فرش بچھا تھا۔
نواب گورنر جنرل بہادر اور صاحبان کمیٹی اوس چبوترہ پر رونق افروز ہوئے۔ اور جو لوگ ایگزہبیشن دیکھنے آئے تھے سب نیچے کرسیون پر بیٹھے۔ نواب گورنر جنرل بہادر کھڑے ہوئے اور نہایت شستہ انگریزی مین کہا۔ جسکا ترجمہ یہ ہے۔

لیڈیز اینڈ جنٹلمن!۔

مین نہایت خوشی سے اس بات کو کہتا ہون کہ یہ نقشہ جو میرے ہاتھہ مین ہے اس ایگزبیشن مین عمدہ ترین نقشہ ہے۔ بلکہ کم ایسے دیکھنے مین آتے ہین (تالیان)۔

مین بہت خوش ہوا اس امر سے کہ آپ لوگ میری راے سے اتفاق کرتے ہین اور اس نقشے کو اور نقشون پر ترجیح دیتے ہین مجکو زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ یہ نقشہ ایک ہندوستانی لڑکی کے ہاتھہ کا بنایا ہوا ہے۔ (سنو سنو) اس لڑکی کا سن صرف پندرہ یا سولہ برس کا ہے لیکن اس کم سنی مین اس نے

وہ کمالات کر دکھائے کہ تمام اطراف وجوانب سے ہر قوم وہر ملت
کے لوگون نے ہزارون نقشے بھیجے - لیکن کسی کا نقشہ اس
نقشے کے برابر نہ نکلا - اس لڑکی نے اسی کم سنی مین وہ بات کر
دکھائی کہ جس سے ہم لوگ محض ناواقف تھے - اس لڑکی نے یہ بات
ثابت کر دی کہ ہندوستان کی لڑکیان بھی عقل ودانش مین انگلستان
کی لڑکیون سے کسی طرح کم نہین ہین - (خوشی)

اگر ایسی ہی تعلیم جیسی اس لڑکی کی ہوئی ہے ہندوستان کی
کل لڑکیون کی ہو تو پھر کوئی ان لوگون پر ہنس نہ سکے اور خطاب
جاہل اور ان پڑھ اور بدعقل کا نہ دے - مجکو نہایت افسوس
اس بات کا ہے کہ ہندوستان کے لوگ اس امر کی طرف راغب
نہین ہوتے اور اپنی لڑکیون کو تعلیم نہین دیتے - محض جاہل
اور ان پڑھ رکھتے ہین - یہ لڑکی جس نے آج یہان اپنا نام یون
روشن کیا محض جاہل اور گمنام رہتی اگر ہمارے لائق اور معزز
دوست نواب محتشم الدولہ بہادر سی اِس اٰئی - اس رشتہ

تعصب کو نہ توڑتے اور اپنی بیٹی کی تعلیم اس عنوان شایستہ سے نہ کرتے۔ خدا کرے کہ ہر باپ کی ایسی ہی لڑکی ہو اور ہر لڑکی کو ایسا ہی باپ ملے (واہ واہ)

مین مس ٹامسن کی بڑی تعریف کرتا ہون کہ انھون نے اس محنت محبت اور شفقت سے اس لڑکی کو علم و ہنر سکھایا جسکا نتیجہ ہم سب پر ظاہر ہوا۔ اب مین اس تقریر کو ختم کرتا ہون۔ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہون کہ موافق رسم ہندوستان کے وہ لڑکی یہان آ نہین سکتی۔ نہین تو مین خود اپنے ہاتھ سے یہ مڈل اوسکے زیب گلو کرتا۔ لیکن مین امید کرتا ہون کہ نواب محتشم الدولہ بہادر سی اس آئی اور مس ٹامسن یہ مڈل اوس لڑکی کو پہنا دینگے۔ اور میری طرف سے بہت بہت مبارکباد دینگے۔ (تالیان اور واہ واہ کی صدا)

جلسہ برخواست ہوا نواب گورنر جنرل بہادر نے بڑے تپاک سے نوابصاحب سے ہاتھ ملایا اور کہا کہ مین بہت خوش ہوا

آپ یہ مڈل جا کے دیدیجئے اور ہمیشہ کوشش وپیروی مین رہئے کہ آپ کی قوم پر آپکا پرتو پڑے۔

نواب محتشم الدولہ نے نہایت جھک کے سلام کیا۔ وایسرائے بہادر چوگڑی پر سوار ہو تشریف لے گئے

نواب آسمان جاہ کا ذکر خیر

اب لوگ ہین کہ نواب محتشم الدولہ اور مس ٹامسن پر ٹوٹے پڑتے ہین۔ جن جن سے ملاقات تھی وہ تو مبارکباد دے رہے ہین اور جو اجنبی ہین وہ ارد گرد جمع ہین۔ نوابصاحب کمشنر صاحب سے گفتگو کر رہے تھے۔ مس ٹامسن مڈل لئے ہوئے الگ کھڑی تھین کہ ایک جوان نوزدہ سالہ جس کی صورت سے دبدبہ وحشمت معلوم ہوتی تھی مس ٹامسن کے قریب پہونچا۔ ع بالاے سرش زہوشمندی ٭ می تافت ستارہ بلندی ٭ مس ٹامسن نے پھر کے اوس جوان رعنا کی طرف دیکھا اور نہایت تپاک سے ہاتھ ملایا۔

مس ٹامسن - این نواب آسمان جاہ بہادر آپ اتنے دنون سے کہان تھے؟ - بالکل بھول گئے!

نواب آسمان جاہ - بجا اولٹی شکایت! - آج کل آپ دوسری ہی دُھن مین ہین - ابتو آپ کے ایسے ایسے شاگرد ہین کہ مڈل و تمغے پاتے ہین مجھہ غریب کو کون پوچھتا ہے - ؟ مین بھلا کیا برابری کرون؟ -

مس ٹامسن - (ہنسکے) مین نہین جانتی تھی کہ آپ حاسد بھی ہین - یہہ آج کھلا -

نواب آسمان جاہ - جب آپ نظر عنایت میری طرف سے پھیر لیجئے اور ایک نئی جگہ شفقت و مہربانی فرمائے تو فرمائے مجھے کیونکر رشک نہو؟ مجکو آپ لڑکپن سے جانتی ہین اور برابر آپ شفقت و مہربانی فرمایا کین - لیکن ادھر ایک آدھہ برس سے وہ باتین ہی نہین رہین - مین سچ کہتا ہون میرا ہی جی چاہتا ہے کہ جسنے میری طرف سے آپ کے دلکو یون پھیر دیا اوسکو......

مس ٹامسن۔ اے واہ عورتون کی طرح کوسنے لگے!۔
نہین مین آپسے سچ کہتی ہون کہ مجکو رتی بھر بھی محبت آپ سے کم نہین ہوئی
ہے۔ مین آپکو وہی سمجھتی ہون۔ لیکن بات اصل یہ ہے کہ آپ ٹھہرے
مرد۔ پڑھے لکھے ہوشیار۔ اور وہ بیچاری عورت بے بس ناتجربہ کار۔
دوسرے یہ کہ نواب محتشم بہادر سے بہت زمانے کی دوستی تھی۔
اونھون نے بہت اصرار سے مجکو اپنی لڑکی کی تعلیم کے واسطے کہا
تھا۔ چونکہ مین نے خود اوس لڑکی کو بلا کی ذہین اور عقلمند پایا اسلیئے
مجکو نہایت ترس آیا کہ ایسی عورت جو ہر علم وہنر سے عاری رہے
مین نے بڑی محنت کی اور جہانتک میرے امکان مین تھا مین نے
کوئی دقیقہ تعلیم کا اوٹھا نہ رکھا۔ اور چونکہ خداوند کریم نے بلا کا ذہن
وحافظہ عنایت فرمایا ہے تین برس کے اندر اسقدر سیکھ لیا کہ مین خود
حیران ہون۔ آجتک مین نے اسطرح کی لڑکی دیکھی نہ تھی۔ جسوقت
مین پہلے گئی تھی بالکل جاہل وکاہل تھی۔ سوئی تک نہ چھوتی تھی۔ برابر
گوڑیان کھیلا کرتی۔ لیکن اسی دو تین سال کے اندر اتنی استعداد بہم پہونچالی

ہے کہ اب فارسی اردو کی کتابین اچھی طرح سے پڑھ لیتی ہین۔ خطوط آپ سے لکھ سکتی ہین۔ سوا دخط ایسا اچھا ہے کہ۔ آپ سے اچھا نہین تو آپ کے برابر تو ضرور ہوگا۔ کھانا عمدہ سے عمدہ پکا لیتی ہین۔ کپڑے ہر طرح کے سی سکتی ہین۔ اور ڈرائنگ کا حال تو اسی مڈل کے پانے سے ظاہر ہے۔ جواب نہین رکھتین

نواب آسمان جاہ۔ ہان وہ نقشہ مین نے بھی دیکھا تھا۔ اس مین شک نہین کہ لاجواب کھینچا ہے اور جسقدر آپ نے تعریف کی اگر سچ ہے تو وہ عورت قابل زیارت ہے۔ اونکی شادی کہین ہوئی ہے؟۔

مس ٹامسن۔ (ہنسکے) اس سوال سے مطلب؟۔ پرائی بہو بیٹیونکا حال پوچھنا درست نہین۔

نواب آسمان جاہ۔ اب ہم ایسے گئے گذرے ہوئے؟ خیر!

مس ٹامسن۔ آپ کل گیارہ بجے میرے یہان آئے۔ اوسوقت سب حال کہدونگی۔ دیکھئے نواب محتشم الدولہ میرے انتظار مین کھڑے ہین

نواب آسمان جاہ - بہتر تو یہی ہے آپ اونسے ملاقات کرا دیجئے!

مس ٹامسن - کیا آپ نواب محتشم الدولہ کو نہین جانتے؟

نواب آسمان جاہ - نام سے تو خوب واقف ہون - ہر شخص ان کے نام سے آگاہ ہے - لیکن مجکو پڑھنے لکھنے سے کب فرصت رہتی ہے جو لوگون کی ملاقات کو آیا جایا کرون - اور ایک بات اور بھی ہے - جس سے اِن کے یہان سے آمدورفت ترک ہے نواب محتشم الدولہ کی بی بی جب کنواری تھین تو انکے حُسن کا شہرہ سنکے نواب محتشم الدولہ اور والد مرحوم دونون ہی گرویدہ ہوئے تھے - لیکن نواب محتشم الدولہ کی قسمت تیز تھی انھین سے شادی ہوگئی - اوسوقت سے والد مرحوم نے اون کے یہان کا آنا جانا ترک کر دیا - نواب محتشم الدولہ تو کئی مرتبہ آئے بھی تھے - لیکن والد مرحوم برابر رنج رہے - اور تا دمِ زیست اون کے یہان نگئے بعد اون کے انتقال کے مین بھی اسی خیال سے کہ شاید نواب محتشم الدولہ مجکو اپنے یہان چڑھنے ندین کبھی آیا گیا نہین -

مس ٹامسن - یہ تو مین جانتی ہی نہ تھی! - خیر کچھ مضائقہ نہین - آپ نواب محتشم الدولہ سے ملاقات کیجئے وہ ایسے شخص نہین کہ آپ سے بے اعتنائی یا بدخلقی سے پیش آئین - ملاقات ہوگی تو آپ خود اونکی تعریف کیجئے گا -

نواب آسمان جاہ اور نواب محتشم الدولہ کی پہلی ملاقات

مس ٹامسن اور نواب آسمان جاہ دونون نواب محتشم الدولہ جہان کھڑے تھے اوسطرف چلے - نوابصاحب نے دور سے دیکھا کہ مس ٹامسن کے ساتھ ایک جوان بلند بالا نہایت حسین وخوشرو جسکی صورت سے شجاعت وبسالت نمودار جسکے چہرے سے فرشاہی آشکار خراماں خراماں چلا آتا ہے - نوابصاحب نے اپنے دلمین کہا کہ آجتک اس حسن وخوبی کا کوئی ہندوستانی شخص نظر سے نہین گذرا - انھون نے چاہا کہ خود لپکین اور سارا حال دریافت کرین - لیکن جب دیکھا کہ وہ لوگ ادھرہی کو چلے آتے ہین تو ٹھہر گئے اور سمجھے کہ ہماری ملاقات کو آتے ہین - دلمین بہت خوش ہوئے

لیکن ظاہرا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ مس ٹامسن نوابصاحب
کے قریب پہونچین اور کہا کہ نوابصاحب مین اپنے ایک پرانے
شاگرد کو آپ سے ملاقات کے واسطے لائی ہون۔ انسے ملئے
نوابصاحب بغلگیر ہوئے۔ مزاج شریف پوچھا اور غور سے
انکی طرف دیکھنے لگے۔ مس ٹامسن کی جہانتک زبان نے یاری
دی انکی توصیف و مدح بیان کی۔ نواب محتشم الدولہ بہت خوش ہوئے
نوابصاحب۔ خدا کرے آپکی طرح یہان کے لوگ اپنی اوقات
اسی طرح سے صرف کرین اور پڑھنے لکھنے کی طرف دلکو رجوع کرین
مین آپکے اوصاف سُنکے بہت خوش ہوا۔ آپکا اسم شریف؟۔
نواب آسمان جاہ۔ نحیف کو آسمان جاہ کہتے ہین۔
نوابصاحب۔ (گھبراکر) کیا فرمایا آسمان جاہ ؟ آپ کے والد
ماجد کا اسم شریف؟۔
نواب آسمان جاہ۔ والد مرحوم کا نام مرزا سلیمان قدر تھا۔
نوابصاحب کا چہرہ متغیر ہوگیا اور کچھہ دیر تک غور کرتے رہے

(تھوڑی دیر کے بعد) آپ معاف کیجئیگا آپ کے والد بزرگوار سے اور مجھ سے کسی زمانے مین بڑی دوستی تھی۔ لیکن آخر مین آکے مجھسے بلاقصور (نوابصاحب کے چہرے کا رنگ سرخ ہوگیا) وہ رنج ہوگئے تھے اور تازیست نہ مجھ سے ملاقات کی اور نہ میرے یہان آے۔

نواب آسمان جاہ۔ حضور ہان مجکو سب معلوم ہے۔

نوابصاحب۔ (خوشی سے) اور اسپر بھی آپ میری ملاقات کو آے؟۔

نواب آسمان جاہ۔ کیون نہین؟۔ آپ میرے بزرگ والدمرحوم کے سِن کے ہین۔ اگر آپ لوگون مین رنجش کسی سبب سے ہوئی تھی تو مجھکو کیا؟۔ مین تو آپ کے فرزند کے برابر ہون مین حضور کا نام بہت دنون سے سنتا تھا اور بڑا اشتیاق ملازمت تھا لیکن خیر قسمت اچھی تھی جو آج زیارت نصیب ہوگئی۔

نوابصاحب مارے خوشی کے پھر بغلگیر ہوے اور فرمایا کہ مجھکو آپ اپنا سچا دوست سمجھئے گا۔ مجھکو آپ کی یہ صاف دلی نہایت

بھائی۔ (مس ٹامسن سے) آپ نے جسقدر انکی توصیف کی تھی وہ سب اسی ایک بات سے کھل گئی۔ اس طبیعت کا آدمی کم ہوتا ہے۔ اچھی تربیت و تعلیم کا یہی نتیجہ ہے۔

نوابصاحب نے بہت دیر تک گفتگو کی اور پوچھا کہ آپ لکھنؤ سے کب تشریف لائے اور کہان فروکش ہین؟

نواب آسمان جاہ۔ چورنگی مین۔ بعد انتقال والد مرحوم مین اسی شہر مین چلا آیا اور یہین رہنے لگا۔ چونکہ یہان تعلیم پوری طرح سے ہوتی ہے اسلئے مین یہان چلا آیا۔ اس سال بی اے اور ام اے کا امتحان ایک ہی ساتھہ دیا ہے۔

نواب محتشم الدولہ۔ خدا کرے کہ آپ کامیاب ہون!۔ دونون امتحان ایک سال دینا کچھہ آسان نہین ہے۔ ام اے کا امتحان کس چیز مین دیا ہے؟

نواب آسمان جاہ۔ علم ادب مین۔

نواب محتشم الدولہ۔ سبحان اللہ!۔ خدا آپ کو فائز المرام کرے!

بہت سخت امتحان آپنے دیا ہے -

مس ٹامسن - نواب صاحب! مین آپ سے کیا کہون - جسوقت یہ مجھہ سے لیٹن (زبان لاطینی) و گریک (زبان یونانی) پڑھنے آتے تھے مین خود حیران ہو گئی تھی کہ کیا ذہن انکو خداوند کریم نے عطا فرمایا ہے - اتنا جلد انھون نے سیکھہ لیا کہ مین بدقت انکو پڑھایا کرتی تھی - اور ابتو مجھہ سے بھی زیادہ جانتے ہونگے -

نواب محتشم الدولہ - آپکا سن کیا ہے؟ -

نواب آسمان جاہ - اُنیس برس -

نواب محتشم الدولہ - اللہ اللہ! اس کم سِنی مین یہ کمال! اور زیادہ تعریف مَین اس بات کی کرتا ہون کہ باوجود اسقدر ثروت و حشمت کے اسقدر علم و ہنر آپ نے سیکھا - آج کل کے زمانے مین جس کسیکو دو چار پیسے ہو گئے پھر وہ پڑھنے لکھنے کی طرف رخ بھی نہین کرتا - لیکن آپ یہ فوجی کپڑا کیون پہنے ہوئے ہین؟

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) مین انڈین ہیری والنٹیر بھی ہون اور چونکہ مجھکو یہ فوجی لباس بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اسلیئے اکثر پہنا کرتا ہون۔

مس ٹامسن۔ لیکن کچھ سونے چاندی سے زیادہ شوق ہے فوجی لوگ تو اسطرحکا کوٹ نہین پہنتے ہین۔

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) کچھ ایجاد خاص بھی ہے۔

نواب محتشم الدولہ۔ اب مین رخصت ہوتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ سے برابر ملاقات ہوا کریگی۔

نواب آسمان جاہ۔ انشاءاللہ ضرور۔

مس ٹامسن اور نوابصاحب ان سے رخصت ہو گاڑی مین بیٹھ روانہ ہوئے۔ نوابصاحب نے اپنے جی مین خیال کیا کہ کیا اچھا ہو اگر اس جوان سے خورشیدی کا بیاہ ٹھہر جائے۔

مس ٹامسن بھی اپنے ولمین یہی سوچ رہی تھین اور چونکہ دونون کی افتاد طبیعت اور مزاج سے خوب واقف تھین انکو

یقین ہوا کہ ایسا جوڑا ملنا محال ہے

گاڑی کھڑکھڑاتی چلی جاتی تھی اور دونون اسباتکو اپنے دلمین سوچ رہے تھے - لیکن کوئی ایک دوسرے سے کہتا نہ تھا کہ یکایک نوابصاحب نے مس ٹامسن کو اور مس ٹامسن نے نوابصاحب کو دیکھا اور دونون مسکرائے -

نوابصاحب - آپ مسکرائین کیون؟

مس ٹامسن - آپ کیون مسکرائے؟

نوابصاحب - پہلے آپ کہہ لیجئے تو مین کہونگا -

مس ٹامسن - نہین آپ ہی سے شروع ہو -

نوابصاحب - مجکو اسوقت ایک بات کا خیال آگیا -

مس ٹامسن - وہ کیا؟

نوابصاحب - مین خیال کر رہا تھا کہ اگر اس لڑکے سے خورشید کا بیاہ ہو تو کیا اچھا ہو -

مس ٹامسن - (مسکرا کر) مین بھی یہی سوچ رہی تھی - نوابصاحب

آپ تو ذری سی ملاقات پر محو ہو گئے - جب زیادہ انسے آمد و رفت و ملاقات ہوا کریگی تو آپ انکی ایک ایک بات کی تعریف کیجئے گا - انسے بڑھ کے خورشیدی بیگم کا دولھا ملنا محال ہے - دونون حسین دونون طرحدار - دونون خوش خلق - دونون خوش اطوار - دونون پڑھے لکھے - مین تو سمجھتی ہون کہ خدا نے انکو اونکے لئے اور اونکو انکے واسطے پیدا کیا ہے -

ابھی یہ بات ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ گاڑی داخل مکان ہوئی - نوابصاحب نے کہا کہ انشاءاللہ دوسرے وقت اس بات کو سوچونگا - اِسوقت تو اونلوگونکو یہ مژدہ سناؤن خورشیدی ضرور ہملوگونکا انتظار کر رہی ہوگی -

نوابصاحب نے سچ کہا تھا خورشیدی بیگم گاڑی کی آواز پر کان لگائے بیٹھی تھین - جیون ہی گاڑی کی آواز سُنی کہ مشتری بیگم کے گلے سے لپٹ گیئن -

مشتری بیگم - اَین کیا ہے کیا ہے کیا ہے؟

خورشیدی بیگم - بہن دیکھو کیسا کلیجہ دھڑک رہا ہے - نہین معلوم میڈل کسکو ملا ہے -

مشتری بیگم - چلو نیچے چلین ابھی تو معلوم ہو جائیگا -

یہ لوگ نیچے اوتری تھین کہ نوابصاحب اور مس ٹامسن محلسرا مین داخل ہوئے - مس ٹامسن نے دور ہی سے میڈل دکھایا اور خورشیدی بیگم کی طرف لپکین - مس ٹامسن نے میڈل انکے گلے مین پہنا دیا اور گلے سے لگا لیا - خورشیدی بیگم کا فرط خوشی سے چہرہ گلِ انار ہو گیا - نوابصاحب نہایت محبت سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے - تمام گھر مین خوشی کی دھوم مچگئی -

مس ٹامسن - (بڑی بیگم صاحب سے) کیون بیگم صاحب! میری پیشین گوئی ٹھیک نکلی نا؟ -

بڑی بیگم صاحب - (ہنسکے) ایسی ویسی - اللہ جانتا ہے یہی جی چاہتا ہے کہ آپکا قدم چوم لون - کِس کِس احسان - کس کس شفقت کا آپ کے شکریہ ادا کرون -

مس ٹامسن۔ بیگم صاحب! مجھکو رنج پہونچتا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ اگر پھر لفظ احسان یا شکریہ کا زبان پر لائین تو مین چلی جاؤنگی مجھکو ان دونون لڑکیون سے محبت دلی ہوگئی ہے۔ آپلوگون سے بڑھکے نہین تو برابر ضرور ہوگی۔ پھر اگر مین نے کوئی بات ان کے نفع کے لئے کی تو اسمین احسان یا شکریہ کا کون موقع ہے

خورشید بیگم۔ استانی جی! کچھ حال اگزبیشن (نمایش) کا تو بیان کیجئے۔

مس ٹامسن نے سارا قصہ دوہرایا۔ سب لوگون نے فرط خوشی سے باری باری سے خورشید بیگم کو گلے لگایا۔

دوسرے دن قبل اسکے کہ مس ٹامسن آئین نواب صاحب نے ایک نہایت بیش بہا ہیرے کا کنٹھہ اور ایک مالہ مروارید جس کا ایک ایک موتی ہزار ہزار روپے کا تھا۔ بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم کے سامنے لا رکھا۔ اور کہا کہ لو یہ دونون چیزین تیار ہو چکین۔ جسکو جو پسند ہو وہ اپنی طرفسے مس ٹامسن کو دے۔ دونون کی

قیمت برابر ہے - پچاس ہزار کا کنٹھہ ہے اور اوسی انداز کا مال
بڑی بیگم و چھوٹی بیگم و خورشیدی بیگم و مشتری بیگم سب پھڑک
اوٹھین اور سبھون نے یکزبان ہو کے کہا کہ ایسی تحفہ چیزین کم
دیکھنے مین آتی ہین -
بڑی بیگم - مگر اوستانی جی کہین ناخوش نہو جائین -
خورشیدی بیگم - نہین اماجان! ناخوش نہین ہونگی ضرور دیجئے
چھوٹی بیگم - مین بتاؤن - اونسے پہلے اقرار کرالو تب ان چیزونکا نام لو -
نوابصاحب - ہان یہ سب سے اچھی بات ہوگی -
انلوگون مین یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ مس ٹامسن پہونچین
مس ٹامسن - (نوابصاحب سے) یہ آپ خلاف دستور آج کیون آکے بیٹھے ہین؟
نوابصاحب - یون ہی باتون مین پھنس گیا -
چھوٹی بیگم - اوستانی جی! مین ایک بات آپ سے کہنا چاہتی ہون
لیکن پہلے اقرار کیجئے کہ منظور کرینگے -
مس ٹامسن - (حیرت سے) یا الٰہی وہ کیا بات ہے! آپ

کہئے بھی تو۔

بڑی بیگم۔ نہین پہلے قول ہارے کہ مانیگا۔ ایسا نہین کہ ہملوگ اپنا اظہار مطلب کرین اور آپ نہ مانین۔

مس ٹامسن۔ یہ کیا بات ہے؟ خورشیدی بیگم تم کہو۔

خورشیدی بیگم۔ (ہنسکے) اوستانی جی! مین کچھ نہین جانتی۔

مس ٹامسن۔ مشتری بیگم! تم۔

مشتری بیگم۔ مین بھی نہین جانتی۔

مس ٹامسن۔ نوابصاحب! آپ سب جانتے ہین۔ آپکا چہرہ خود ہی کہے دیتا ہے۔ لیکن آپ کہنے والے کب ہین۔ یہ کیا ہے؟ میری کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ بیگم صاحب! آپ فرمائین۔

چھوٹی بیگم۔ اوسی شرط پر۔

مس ٹامسن۔ آپ لوگون کے فرمانے سے مین اللہ سھوری ہی ہون۔

بڑی بیگم۔ نہین تین مرتبہ قبولوا لو۔ ایسا نہین کہ پھر مکر جائین۔

جیون جیون مس ٹامسن کو حیرت ہوتی جاتی تھی۔ یہ لوگ

اصرار کرتی جاتی تھین - یہانتک کہ مس ٹامسن نے مجبور ہو کر کہا کہ
لیجئے منظور ہے منظور - مین حیران ہون کہ آخر وہ بات
کیا ہے -

بڑی بیگم نے ہیرے کا کنٹھہ اور چھوٹی بیگم نے مالۂ مروارید
مس ٹامسن کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ ہملوگون کی یہ دلی خواہش
ہے کہ اس نذر مختصر کو قبول کیجئے - مین آپ سے قول لے چکی ہون
مس ٹامسن نے ہنسکے کہا کہ بس اسی کے واسطے اسقدر
اصرار تھا - اگر آپ لوگ ایک پیسے کی بھی چیز دیجئے تو میرے
سرون پر آنکھون پر - نہ کہ بیش بہا چیزین - لیکن بیگم صاحب اسوچئے
تو سہی - ان کی ضرورت کیا ہے ؟ کیا یہ پڑھانے کی مزدوری ہے ؟
بڑی بیگم - نہین - اللہ جانتا ہے اس خیال سے نہین - لیکن کیا جو
دوست کہ دل سے محبت کرتا ہو اوسکو کچھہ تحفہ ندین ؟ اور آپ کے
پڑھانے لکھانے کی مزدوری کیا ہملوگون سے ادا ہو سکتی ہے ؟
کبھی نہین - اور یہ ہملوگ کیا جانین - آپ جانئے وہ (نواب صاحب کی

طرف اشارہ کرکے) جانین۔

مس ٹامسن۔ (انگریزی مین نوابصاحب سے) یہ سب آپکی کارستانی ہے۔

نوابصاحب۔ واللہ نہین۔ پہلے خود انھین لوگون نے مجھسے کہا تھا کہ یہ دونون چیزین تیار کرا دو۔ مین نے تیار کراکے انکے حوالے کردین۔

مس ٹامسن نے خیال کیا کہ اگر یہ تحفہ نہین لیتی ہون توان لوگون کوناگوار گذرے گا۔ نہایت خندہ پیشانی سے کہا کہ بیگم صاحب! مین آپ لوگون کی عنایت ومہربانی کی نہایت شکرگزار ہون جو آپ لوگون نے میری قدر افزائی کی اور ایسی بیش بہا چیزین عنایت کین جب مین ولایت جاؤنگی تو لوگون کو دکھاؤنگی کہ ہندوستان کی عورتین بھی ایسی ایسی شفقت ومہربانی کرتی ہین۔ مجھکو آپ نے نہایت خوش کیا اور مین تہ دل سے آپ لوگون کا شکریہ ادا کرتی ہون۔ بسم اللہ! مین حاضر ہون۔

بڑی بیگم صاحب نے اپنے ہاتھوں سے کنٹھہ لگادیا اور چھوٹی بیگم نے مالہ مروارید پہنادیا۔ مس ٹامسن نے (بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم کا ہاتھہ تھام کے) کہا کہ بیگم صاحب! مین آپ سے سچ کہتی ہون کہ مین آپ لوگونکی تہِ دل سے شکرگزار ہوئی۔ اسوقت مین آپ لوگون سے رخصت ہوتی ہون ایک کام ضروری ہے۔

نواب آسمان جاہ کا مس ٹامسن کی ملاقات کو آنا اور خورشیدی بیگم کی تصویر دیکھکر غائبانہ عاشق ہوجانا

نواب آسمان جاہ بہادر گیارہ بجے مِس ٹامسن کی ملاقات کو آئے۔ لیکن مس ٹامسن صبح سے جو نکلی تھین تو ابھی تک پھری نہ تھین۔ چونکہ یہ لڑکپن سے انکے یہان آتے جاتے تھے اس لئے انسے کوئی تکلف نہ تھا۔ ٹہلتے ٹہلتے یہ مس ٹامسن کے خاص کمرے مین پہونچے اور تھوڑی دیر تک وہین بیٹھے رہے۔ جب دیر ہوئی

توانھون نے ادھراودھر دیکھا کہ اگر کہین کاغذ وقلم ہو تو اپنے آنے کا حال لکھکر چلا جاؤن۔ قلم دوات تو میز پر رکھی ہوئی تھی۔ لیکن اتفاق سے اوسوقت کاغذ باہر نہ تھا۔ انھون نے موافق معمول کے (چونکہ بڑی بے تکلفی تھی) ایک دراز کھولا۔ پہلے نظر جو انکی پڑی تو ایک کاغذ پر جسپر ایک عورت کی تصویر کھنچی ہوئی تھی۔ دیکھتے ہی غش غش کر گئے۔ **بیت**

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ

صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

اوس تصویر کو دراز سے نکال بڑی دیر تک دیکھتے رہے۔ اپنے دل مین سوچے کہ تصویر دستی پر تو یہ حُسن برستا ہے۔ خود وہ عورت کیسی حسین ہوگی۔ آجتک ایسی حسین عورت دیکھی نہ تھی۔ نہ معلوم یہ کسکی تصویر ہے۔ انھون نے خیال کیا کہ ہو نہ ہو نواب محتشم الدولہ کی صاحبزادی کی یہ تصویر ہے۔ نہین تو انکے پاس ہندوستانی عورت کی تصویر کہانسے آئی۔ جسقدر خیال کرتے تھے اوسیقدر

یقین ہوتا جاتا تھا۔ انھون نے تصویر کی پشت کی طرف جو دیکھا تو
خورشیدی بیگم کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔ بہت خوش ہوے اور
پھر تصویر کو دیکھنے لگے۔ کہان تو یہ تھا کہ مس ٹامسن کے انتظار
مین آنکھین دروازے سے لگ رہی تھین اور کہان اب یہ حال
ہوا کہ دلمین دعائین مانگنے لگے کہ ابھی دو ایک گھنٹہ اور نہ آئین
کہ خوب بہار حسن لوٹین۔

آسمان جاہ اوس تصویر کو دیکھتے ہی دیکھتے بے اختیار
ہوگئے اور بوسہ لب و رخسار کا لیا۔ ہنس کے کہا کہ جان جہان
معاف کرو۔ تمھارے حسن نے دیوانہ کر دیا اسلیئے یہ گستاخی کی
خدا خیر کرے! میری جان کے لالے پڑ گئے۔ مین دوسرون کو
ہنستا تھا لیکن اب خود ہی پھنسا چاہتا ہون۔ کبھی خیال کرتے تھے
کہ یہ کیا خیال خام ہے۔ نواب محتشم الدولہ تجکو دامادی مین کبھی
نہ لینگے۔ پھر کہتے تھے کہ کیون مجھ مین عیب کیا ہے۔ روپیہ پیسا
علم و فضل۔ حسن و لیاقت سب مجھ مین ہے۔ مجھ جیسا کوئی دوسرا

شخص ڈھونڈھ تو لین۔

یہ سب سوچ ہی رہے تھے کہ اتنے مین گھڑ گھڑ گاڑی کی آواز کان مین آئی۔ انھون نے جلد اوس تصویر کو چوم کے پھر اوسی دراز مین رکھدیا اور چپ چاپ گریہ مسکین بنکے بیٹھ رہے۔

مس ٹامسن۔ (ہاتھ ملا کے) معاف کیجئیگا بہت دیر ہو گئی۔ کہئے امتحان کا نتیجہ آپ کو معلوم ہوا؟

نواب آسمان جاہ۔ ہان گزٹ مین تو ابھی نہین چھپا لیکن مخفی طور پر معلوم ہوا ہے کہ مین نے دونون امتحان پاس کئے۔

مس ٹامسن شکر! مبارک ہو! مٹھائی کھلائے دعوتین دیجئے۔

نواب آسمان جاہ۔ جسقدر چاہئے مین حاضر ہون۔

آسمان جاہ بہادر گو مس ٹامسن سے باتین کر رہے تھے لیکن آنکھین اوسی دراز پر جھکی پڑتی تھین۔

مس ٹامسن آج کل ایک مدرسہ تعلیم نسوان کے واسطے قایم ہونیوالا ہے۔ آپ نے سنا ہے؟

نواب آسمان جاہ۔ جی ہان مین بہت دیر سے یہان بیٹھا ہوا ہون

مس ٹامسن۔ (ہنسکے) اے واہ! سوال دیگر جواب دیگر۔ یہ آپ کو ہو کیا گیا ہے؟ آپ اسوقت ہین کہان؟

نواب آسمان جاہ۔ (اپنے جی مین) دراز کے اندر (مس ٹامسن سے) معاف کیجئے گا مین کسی دوسرے خیال مین تھا۔ آپ نے کیا کہا؟

مس ٹامسن۔ مین نے کہا ایک مدرسہ عورتون کی تعلیم کے واسطے جاری ہونے والا ہے۔

نواب آسمان جاہ۔ وہ دن خدا دکھائے کہ ہمارے یہانکی لڑکیان زیورِ علم سے آراستہ ہون! کل کا دن بھی یاد رہیگا۔

مس ٹامسن۔ ایسا ویسا!۔

نواب آسمان جاہ۔ وہ تو بہت خوش ہوئی ہونگی جسوقت مِڈل (تمغہ) آپلوگون نے دیا ہوگا۔

مس ٹامسن۔ ایسی ویسی!۔

نواب آسمان جاہ - اسمین کیا شک ہے اسکی قدر تو مین جانتا ہون -

مس ٹامسن - لیکن اپ کو اسقدر اپنے پاس کرنے سے خوش نہین پاتی - جتنی خورشیدی بیگم مڈل پانے پر ہوئی تھین

نواب آسمان جاہ - ایک گھنٹا قبل مین بھی بہت خوش تھا

مس ٹامسن - ایک گھنٹا قبل خوش تھے - پھر اب افسردہ کیون ہین؟ -

نواب آسمان جاہ - یون ہی - مین نے سنا ہے کہ نواب محتشم الدولہ کی صاحبزادی بہت حسین ہین -

مس ٹامسن - (ہنسکے) نہین تو وہ تو کالی بھدی سی ہین -

نواب آسمان جاہ - کبھی نہین - ناممکن -

مس ٹامسن - یہ کیسے؟ مین نے خود اپنی آنکھون سے دیکھا ہے تین برس سے برابر ساتھ ہون پھر آپ کہتے ہین کہ حسین ہین -

نواب آسمان جاہ - عجب تماشا ہے!

انکی آنکھین دراز پر پڑین - مس ٹامسن نے اس مرتبہ دیکھ لیا
اور پوچھا کہ یہ آپ کی آنکھین دراز پر کیون لپکی پڑتی ہین؟
نواب آسمان جاہ - چونکہ آپ نے ایسی ہی چیز اوسمین رکھی ہے
آسمان جاہ نے مِس ٹامسن سے سب حال کہا اور کہا کہ
اتفاقاً اوس تصویر کو مین نے بھی دیکھ لیا - اوسوقت سے میرا یہ
حال ہے کہ طرح طرح کا خیال دلمین گذرتا ہے اور اسی سبب سے
طبیعت نہایت افسردہ ہے - میری پیاری مس ٹامسن! آپ
مجھے لڑکپن سے جانتی ہین - جو کچھ مجھمین عیب و ہنر ہے اوس
سے آپ بخوبی آگاہ ہین - پھر اس کام مین آپ کی مدد مجکو درکار ہے
اور آپ کے وسیلے سے کشتیِ امید پار ہے - آخر کسی نہ کسی سے
اوس لڑکی کا بیاہ ہو ہی گا - تو کیون نہین میری ہی فکر کیجیے؟ -
مین آپ کا شاگرد ہون اور وہ تو ہین ہی -
مس ٹامسن - اس تصویر کا ذکر کسی سے نہ کرنا - مین نے بڑی
غلطی کی کہ اسطرح لاپروائی سے رکھدی تھی - اگر کوئی دوسرا آتا اور

دیکھ لیتا تو مین نواب محتشم الدولہ کو کیا جواب دیتی۔

نواب آسمان جاہ - خیر اگر آپکو رنج ہوا تو مین جاتا ہون لیکن مجکو یہ امید آپ سے نتھی۔ مین نے آپکو اپنا سچا دوست سمجھکے اپنے دلکا حال ظاہر کیا تھا۔

مس ٹامسن - سنو آسمان جاہ! مین تمھارا بہت خیال کرتی ہون جیسی خورشیدی بیگم سے محبت ہے ویسی ہی تم سے۔ مین ہمیشہ سوچتی تھی کہ خورشیدی بیگم کی شادی کسی ایسے شخص سے ہونی چاہیے جو خود بھی لائق و ہوشیار ہو اور جو ہمیشہ اوسکی قدر و منزلت کرے اور خوش و خرّم رکھے۔ مین نے بہت غور کیا لیکن تم سے بڑھ کے کسیکو نہ پایا۔ میری دلی تمنا ہے کہ آپ لوگون مین یہ رشتہ قائم ہو جاے۔ اور جہانتک مجھ سے ہو سکیگا اسبارے مین کوشش کرونگی۔ آپ اطمینان رکھئے۔ لیکن ابھی یہ سب باتین کسی پر ظاہر نکیجئے۔

نواب آسمان جاہ - میری پیاری مس ٹامسن! مین کس زبانسے

آپکا شکریہ ادا کرون ا

مس ٹامسن - مجھسے جہانتک ہوسکیگا اس بارے مین کوشش کرونگی - لیکن آپ بھی نواب محتشم الدولہ کے یہان اپنی آمد و رفت بڑھاے - مجھکو یقین ہے کہ اگر آپ اون سے ملاقات برابر رکھے گا تو وہ خود آپکا خیال کرینگے -

یہ سب کہہ سن نواب آسمان جاہ مس ٹامسن سے رخصت ہوے -

خورشیدی بیگم کا نواب آسمان جاہ سے منسوب ہونا

نواب آسمان جاہ بہادر روز نواب محتشم الدولہ بہادر کی ملاقات کو جایا کرتے اور نواب محتشم الدو بھی اکثر باز دید کو آیا کرتے - ایک تو نواب آسمان جاہ خود ہی لائق و ہوشیار خلیق و بامروت تھے دوسرے اونھون نے وہ حکمت علی و ابلہ فریبی کی کہ نواب محتشم الدولہ لٹو ہی تو ہوگئے - دل ہی دلمین دعا مانگتے تھے کہ خورشیدی بیگم سے اور اونسے بیاہ ہو - لیکن چونکہ بیٹی کا مقدمہ تھا ما ستذبذب

کے زبان پر نہ لاتے تھے - ایک دن مس ٹامسن نے موقع دیکھکر
نوابصاحب سے پوچھا کہ آپ کی کیا راے ہے؟ ہماری دانست مین
تو اس سے بڑھکر دوسری نسبت ہو نہین سکتی -

نواب محتشم الدولہ - میری دلی تمنا ہے کہ ان دونون مین بیاہ
ہو - لیکن آپ جانتی ہین کہ ہملوگون کے یہان یعنی ہندوستان مین
بیٹی والون کی طرف سے اس بات مین سبقت نہین ہوتی - دوسرے
مین خیال کرتا ہون کہ اگر نواب آسمان جاہ انکار کر بیٹھین تو مجھے بڑی خفت
ہو گی -

مس ٹامسن - اس سے تو آپ اطمینان رکھئے وہ انکار زنہار
نہ کرینگے - وہ کیا ایسے جاہل و بدعقل ہین کہ آپ کی صاحبزادی کے
اوصاف سنین اور بیاہنے سے انکار کرین - ایسی لڑکی کوئی دوسری
ہندوستان مین نکلے تو جانون - اور آپ نے مجھے کیا ایسا ہی غافل
سمجھا ہے - اوسدن آسمان جاہ میرے یہان آئے تھے اور انگریزی تعلیم
کے بارے مین بہت گفتگو رہی - مین نے اون سے صاف کہدیا کہ ہم

حسن و عقل کی لڑکی مین نے ہندوستانی تو کیا ولایتی بھی کم دیکھی ہے - مجھہ سے بصد عجز کہنے لگے کہ میرے بھی نیک و بد سے آپ بخوبی واقف ہین - میری نسبت اگر آپ کی وجہ سے وہان ہو جاے تو نہایت شکرگزار ہونگا - وہ تو اسقدر لٹّو و محو ہو رہے ہین - کہ میری ناک مین دم آگیا ہے - لیکن نوابصاحب اتنی بات مین بھی کہونگی کہ اونسے بڑھہ کے آپ کو کوئی داماد بھی ملنا مشکل ہے میری راے مین تو یہ ہے کہ جلد دونونکا بیاہ ہو جاے -

نوابصاحب - چشم ما روشن دل ما شاد - چلئے بڑی بیگم اور چھوٹی بیگم صاحب سے بھی مشورہ کر لین - جب سبھونکو پسند ہو تو آپ اونکو کہئے کہ موافق دستور کے رقعہ بھیجین -

مس ٹامسن اور نوابصاحب محلسرا مین پہونچے - دیکھا کہ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم - بڑی بیگم و چھوٹی بیگم سب ساتھہ بیٹھی ہین - نوابصاحب نے ادھر اودھر کی باتین کر کے کہا کہ خورشیدی بیٹیا ذری تم دوسرے کمرے مین جا رہو - ہملوگون کو

کچھہ آپسمین مشورہ کرتا ہے - خورشیدی بیگم الگ جا بیٹھین اور اپنے دلمین سوچنے لگین کہ یا اللہ کون ایسی بات ہے جو مجھسے چھپائی گئی - وہین پر بہن مشتری بیگم ہین اونکو نہ کہا جانے کو - اوٹھوایا تو صرف مجھی کو اوٹھوایا -

جب خورشیدی بیگم جا چکین تو نوابصاحب نے بڑی بیگم سے کہا کہ مین نے ایک جگہ خورشیدی بیگم کی نسبت ٹھہرائی ہے اگر تملوگون کو منظور ہو تو بات پکی ہو جاے -

بڑی بیگم - شکر ہے - اللہ جانتا ہے - مجھے دن رات یہی فکر رہتی تھی کہ اتنی سیانی لڑکی ہو گئی اور کہین نسبت ناتے کا ٹھکانا نہین -

مس ٹامسن - بیگم صاحب ابھی سن کیا ہے اونکا - بالکل بچہ ہین ہملوگون کے یہان بیس کے ادھر بیاہ کم ہوتا ہے

چھوٹی بیگم - ہملوگون کے یہان تو چودہ پندرہ برس مین بیاہ ہو جانا چاہیے -

بڑی بیگم - خیر کہانسے نسبت کا پیغام آیا؟
مس ٹامسن - ابھی نسبت کا پیغام تو نہین آیا - لیکن اگر آپ سب منظور کیجئے تو پیغام آجاے -
چھوٹی بیگم - معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اختیاری ہو -
مس ٹامسن - بیگم صاحب مین اوس لڑکی سے خوب واقف ہون - دیکھتے ہی پھڑک نہ جائے تو کچھہ ہارتی ہون - لڑکپن سے اوسکو پڑھایا ہے - کسی بات کی کمی نہین - روپیہ پیسا علم وہنر اسکے علاوہ حسین مہ جبین پری پیکر - جسوقت دونون ایک ساتھہ بیٹھینگے چاند سورج کی جوڑی معلوم ہوگی -
بڑی بیگم - اور ذات کیسی ہے؟
نواب صاحب - (مسکراکر) مین کہون - اسی سے اونکی ذات سمجھہ لو کہ مرزا سلیمان قدر مرحوم کے صاحبزادے ہین -
بڑی بیگم - (جھینپ کر) تو پھر زیادہ اصرار بھی اسمین بیکار ہے اونکی شرافت مین کسکو کلام ہے - خاندان شاہی سے ہین -

اس کے بعد مس ٹامسن نے سارا قصہ جو بیان کیا تو
بڑی بیگم نہایت خوش ہوئین۔ کہنے لگین کہ اب مجھے تسکین ہوئی
لیکن یہ تو کہئے لڑکا واقعی خوبصورت ہے؟
چھوٹی بیگم۔ ہان خورشیدی کا دولھا ایساہی بانکا ہو جیسی یہ حسین ہے
مس ٹامسن۔ بس دیکھنے سے تعلق ہے۔ ایک کام کیجئے مین
اونکو لوالاؤنگی۔ نوابصاحب اونکو لیکے سامنے کی روشون پر ٹہلین
آپلوگ جھروکے سے دیکھ لیجئے۔
بڑی بیگم۔ ہان یہ بہت اچھی بات ہے۔ اگر سب بات مین پورا نکلے
تو پھر کیا۔ شُبھ گھڑی نیک ساعت دیکھکر بیاہ کی تاریخ مقرر ہو جائے
نوابصاحب و مس ٹامسن باہر آئے۔ اور ادھر مشتری بیگم
خورشیدی بیگم کے پاس آئین۔ دیکھا تو پلنگڑی پر لیٹی ہین۔ اور چہرہ
اوداس ہے۔
خورشیدی بیگم۔ (طنز سے) آپ صاحبون مین کس بات کے
مشورے ہو رہے تھے۔

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) بات ہی ایسی تھی۔ سنوگی؟

خورشیدی بیگم۔ اجی ہم بیچارے ایرے غیرے بھی کسی حساب مین ہین۔ اگر میرے سُننے کی بات ہوتی تو مجھکو اوٹھوا ہی کیون دیتے۔ بہن! یہ حرکت اباجان کی مجھکو نہایت بُری معلوم ہوئی۔ مین کیا ایسی ناسمجھ تھی کہ کسی سے کہدیتی۔

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) وہ تمھارے سُننے کی بات نہین تھی۔

خورشیدی بیگم۔ (روٹھ کر) اور ستاؤ۔

مشتری بیگم۔ اے واہ رو دو۔ لو سُنو تمھاری نسبت کی بات تھی کوئی بڑے حسین نواب زادے ہین اونھین کے یہان تمھاری نسبت کی فکر ہے۔ چونکہ تم کنواری ہو اس لئے خالوجان نے تمکو اوٹھوا دیا۔

خورشیدی بیگم۔ وہی مین سوچتی تھی کہ یا میرے اللہ کون ایسی بات تھی کہ جس مین مجھے نہین شریک کیا بلکہ وہان پر سے اوٹھوا دیا مجھکو اسکا بڑا رنج ہوا تھا۔ آہ اب اطمینان ہوا۔ لیکن یہ کیا اباجان

کو سوجھی ہے؟ اسقدر جلدی کیا ضرور ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ میرا
رہنا یہان انلوگونپر جبر ہے

مشتری بیگم۔ چلو دل ہی دلمین تو خوش ہوتی ہوگی ظاہر یہ
فقرے سناتی ہو۔ کسکی لڑکی اپنے مان باپ کے یہان رہی ہے
جو تم رہوگی؟

خورشیدی بیگم۔ تو اس سے یہ ضرور نہین کہ اسقدر جلد مان باپ
اپنے گھر سے نکالدین۔

مشتری بیگم۔ اللہ اللہ کرو۔ تمکو نکالتا ہے کون؟ بہن مجھسے
نہ اوڑو۔ جی مین تو کھلی جاتی ہو۔ بڑے امیر جگہ بیاہ ہوگا خوبصورت
دولھا ملیگا۔ اور ظاہر رنج دکھلاتی ہو۔

خورشیدی بیگم۔ وہ خوش کوئی دوسری ہوتی ہوگی۔ اللہ
جانتا ہے مجھکو تو سنکے ایک طرح کا تپاک ہوگیا۔ میرے گھر مین خدا
کی عنایت سے کیا کم ہے کہ مین کسی بات کی خواہش کرون بہن
سوچو تو یہ آزادی دوسری جگہ کہان؟ تم وہان کہان رہوگی؟

اماجان سے جدائی - عزیزون سے تفرقہ - جس گھر مین کہ بچپن سے
پلی پرورش پائی - جن لوگون مین اسقدر عمر صرف کی انکو
چھوڑ کر کیا خاک جی لگیگا؟ مین حیران ہون کہ وہ عورتین کونسی
ہوتی ہین جو بیاہ کے نام سے خوش ہوتی ہین -

مشتری بیگم - توبہ کرو بچپنے کی سی باتین کرتی ہو - اگر ایسا ہی
خیال سب کرین تو پھر کوئی بیاہ کیسے کرے خدا کی خلقت کیسے
بڑھے؟ اور جدائی اور تفرقہ کیا؟ یہ بھی کیا ہندؤن کا بیاہ ہے کہ
بیٹی کو ایک بار جو رخصت کیا تو پھر منہ نہ دیکھا؟ تمھارا جب جی چاہیگا
تم آسکتی ہو - یا ہملوگون کو اپنے یہان بلا سکتی ہو - لیکن اوسوقت
آنے کا موقع کہان ملیگا؟ ہملوگونکو پوچھوگی بھی؟ (آنکھونمین آنسو لاکر)
اللہ جانتا ہے بہن تمھاری جدائی کا بڑا صدمہ ہوگا -

خورشید بیگم - زیادہ نہ کہو - میرا عجب حال ہوا جاتا ہے -
دیکھو کلیجہ کیسا دھڑک رہا ہے -

دوسرے روز مس ٹامسن نے نواب آسمان جاہ سے

کہا آج آپ کا امتحان ہوگا۔ بات سب پکی ہوگئی ہے۔ صرف بڑی بیگم صاحبہ آپ کو ایک نظر دیکھنا چاہتی ہین۔ آپ آج ہندوستانی کپڑے پہن خوب بن ٹھن کے نواب محتشم الدولہ کی ملاقات کو جائے۔ وہ لوگ جھروکے سے دیکھینگی۔ لیکن آپ اپنے کو بالکل ناواقف دکھلائیگا ایسا نہین کہ اونلوگون کو معلوم ہوجائے کہ مین نے یہ راز افشا کردیا چونکہ مجھکو آپ سے دلی محبت ہے اسلئے مین نے کہدیا۔ نواب آسمان جاہ نے تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انشاءاللہ تعالی مین آج شام کو پہونچونگا۔ آپ بھی وہان رہئیگا یا نہین؟ لیکن نواب محتشم الدولہ تبدیل لباس سے کیا سمجھینگے؟

مس ٹامسن ہان مین وہان پر رہونگی سب بنالونگی آپ گھبرائے نہین۔

غرضکہ شام کو نواب آسمان جاہ خوب بن ٹھن کے ہندوستانی زرق برق کپڑے زیب بدن کر فٹن مین سوار نواب محتشم الدولہ کے یہان پہونچے۔

نواب صاحب و مس ٹامسن آپسمین گفتگو کر رہے تھے۔

انکو دیکھتے ہی دونون سروقد تعظیم کو اوٹھے۔ انھون نے نہایت

ادب سے نواب محتشم الدولہ کو سلام کیا اور مس ٹامسن سے ہاتھہ ملایا

مس ٹامسن - آہا آج کیا ہے جو یہ زرق برق بنے ہوئے ہین؟

نواب آسمان جاہ - ایک دوست کے یہان دعوت ہے۔

وہ لوگ بڑے متعصب ہین۔ مین نے دیکھا کہ اگر انگریزی کپڑے

پہن کے جاتا ہون تو شاید برا مانین گے اسی خیال سے یہ لباس

پہن لیا۔

نواب محتشم الدولہ - آپ کو یہ لباس بہت زیب دیتا ہے۔ ضرور

جہان جو موقع ہو اوسیطرح انسان پیش آئے۔ آپ نے خوب کیا

ہندوستانی کپڑے پہنے۔ البتہ لوگ سمجھتے بوجھتے نہین ہین۔

خواہی نخواہی ذری ذری باتون پر آدمی کو بدنام کر دیتے ہین۔ لیکن

یہ لباس بھی بہت زیب دیتا ہے۔

اسکے بعد نواب صاحب نے کہا چلتے ذری باغ مین ٹہلین

شام کو بیٹھے رہنا اچھا نہین معلوم ہوتا ہے۔

مس ٹامسن۔ تو آپ لوگ ٹہلئے۔ مین ذری بیگم صاحب کی خدمت مین حاضری دے آؤن۔ تو پھر آپ کے ساتھ چلون۔ رستے مین مجھے اوتار دیجئے گا۔

نواب آسمان جاہ۔ ضرور ضرور یہ کہنے کی بات ہے۔ آپ کی گاڑی ہے۔

یہ لوگ روشون پر ٹہلنے لگے۔ ادھر مس ٹامسن نے بڑی بیگم سے کہا کہ بسم اللہ ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ؛ چلئے ایک نظر دیکھ لیجئے۔ بڑی بیگم و چھوٹی بیگم بالا خانے پر آئین اور جھجھروکے سے دیکھنے لگین۔

بڑی بیگم۔ کیا حسین لڑکا ہے! سبحان اللہ!

چھوٹی بیگم۔ باجی! خاتون جنت کی قسم۔ ایسا خوبصورت آدمی دیکھا نہین۔ یون خورشید ی اپنی لڑکی ہے جو کہو۔ نہین تو یہ لڑکا کسی طرح خوبصورتی مین کم نہین۔

بڑی بیگم - یہ ٹہل کیا رہے ہین؟ ایک جگہ کھڑے ہوجائین تو اوس لڑکے کو اچھی طرح سے دیکھہ لین -

اتنے مین نوابصاحب ایک روش پر کھڑے ہو گئے -

بڑی بیگم - واہ اوستانی جی مین آپ کی پسند کی تعریف کرتی ہون - کیا خوبصورت دولھا خورشیدی کے واسطے ڈھونڈھہ نکالا ہے! - وہ کون بدبخت مان باپ ہونگے جو ایسے لڑکے سے بیاہ اپنی بیٹی کا نہ کرین؟ - ایسا داماد تو قسمتون سے ملتا ہے -

چھوٹی بیگم - ہماری راے مین یہ ہے کہ جلد نسبت مقرر ہوجاے - ایسے حسن کے ہزارون خریدار ہوتے ہین - مجھکو بڑا رنج ہوگا اگر یہ لڑکا ہاتھہ سے جاتا رہے -

مس ٹامسن - آپ ہی صاحبون کی پسند پر موقوف تھا - نوابصاحب تو دل سے چاہتے ہین کہ نسبت ہوجاۓ -

بڑی بیگم - ہملوگون کو تو نہایت پسند ہے لیکن اودھر سے پیغام بھی تو آئے - کوئی اوسکے یہان بڑا بوڑھا نہین؟ - آپ جانتی ہین

کہ پہلے دولہ کی طرف سے مشاطہ آتی ہے۔ رقعہ آتا ہے۔

ادھر انلوگون مین یہ بات ہو رہی تھی اودھر دوسرے کمرے مین خورشیدی بیگم بیٹھی ہوئی تھین۔ مشتری بیگم کو تو سب معلوم تھا۔ خورشیدی بیگم کو جلدی سے بلایا اور کہا کہ بہن ذری اس کھڑکی سے تو دیکھو۔

خورشیدی بیگم۔ کیون کیا ہے؟ ایسی گھبرائی ہوئی کیون ہو؟ کہان سے دوڑی ہوئی آئین جو دم پھول رہا ہے؟ بات تک نہین کرسکتین۔

مشتری بیگم۔ آؤ دیکھو تو سہی وہ چیز دکھاؤن کہ عمر بھر نہ بھولو۔

خورشیدی بیگم۔ (جھلملی اوٹھاکر) بتاؤ کیا ہے؟ ایٔن ابا جان سامنے کھڑے ہوئے ہین؟ ہاتھ جوڑتی ہون جھلملی بند کردو کہین دیکھہ پائینگے تو بڑے خفا ہونگے۔ واہ اچھا تماشا دکھاتی تھین! مگر بہن! اون کے ساتھ یہ دوسرا کون ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہین کا شہزادہ ہے

مشتری بیگم - یہ کیسے تم نے سمجھا کہ شہزادہ ہے؟

خورشیدی بیگم - بہن! شہزادگی تو صورت سے برستی ہے - کیا حسن پایا ہے! - سچ کہو اسقدر نقشے کھینچے اسقدر تصویرین دیکھین - لیکن کوئی بھی اس حسن کا دیکھا؟ اسکے علاوہ پوشاک وضع خود ہی کہے دیتی ہے -

مشتری بیگم - اللہ جانتا ہے یہی جی چاہتا ہے کہ گھنٹون دیکھا کرین

خورشیدی بیگم - توبہ کرو مجھکو بہت تعجب ہے کہ ایسی بات تمھارے منہ سے نکلی - اب جھلملی بند کردو -

مشتری بیگم - توبہ ذری اور دیکھنے دو -

خورشیدی بیگم - تو یہ فکر کرو ناکہ ہمیشہ برابر دیکھو - کہو ابا جان سے کہین کہ وہ جو شہزادے اوسدن آپ کے ساتھ ٹہل رہے تھے اونکو بہن مشتری بیگم نے جھلملی اوٹھا کر (جھانککے) دیکھا تھا جبسے دیکھا ہے بیقرار ہو رہی ہین - جلدی اون کے ساتھ شادی کی فکر کر دیجئے - نہین تو دشمن مدعی اون کے دیوانے ہو جائینگے

مشتری بیگم۔ خدا نہ کرے میرے ساتھہ بیاہ کیون ہونے لگا؟ لیکن ہان یہ تمنے ٹھیک کہا کہ ایسی فکر کرنی چاہئے جسمین برابر دیکھتی رہون۔ سو فکر کیسی؟ سب تو طے ہو چکا ہے۔ بہت بڑھہ بڑھہ کے باتین کرتی ہو۔ سچ سچ بتادونگی تو جھینپوگی۔ مجھسے صاف صاف سنو۔ یہ نواب آسمان جاہ ہین جنکے ساتھہ تمھارا بیاہ ہوگا۔

خورشید بیگم۔ (جھینپ کر) جاؤ یہ فقرے کسی اور کو دو۔

مشتری بیگم۔ تمھاری جان کی قسم سچ ہے۔ اوستانی جی خالہ جان وامان جان کے کہنے سے انکو لے آئی ہین۔ وہ لوگ دوسرے کمرے سے دیکھہ رہی ہین۔ اے واہ! تو جھلملی کیون بند کرلی؟ دیکھو تو پسند ہے یا نہین۔

خورشید بیگم۔ تمھارے واسطے البتہ پسند ہے۔

مشتری بیگم۔ ہون ہون؟ ایسی ہی تو آپ خوبصورت ہین؟ اونکے تلوے کو تو پہونچتی ہی نہین۔

خورشیدی بیگم - اونکا حُسن اونکو یا تمکو مبارک ہو - اس مین بھی کسیکا اجارہ ہے؟ مین اپنے سے زیادہ کسیکو حسین نہین سمجھتی بس ہوا -

مشتری بیگم - اچھا ایک نظر بھر تو دیکھہ لو - تمکو میری جان کی قسم!

خورشیدی بیگم - واہ اسمین بھی کچھہ زبردستی ہے؟ مین تو زنہار نہ دیکھونگی - تمکو میری جان کی قسم ! اسمین ضد نہ کرو -

مشتری بیگم نے سمجھا کہ یون تو اب نہ دیکھینگی - اسلئے قصدًا کسی بہانے سے آپ ٹل گئین -

خورشیدی بیگم - کہان جاتی ہو بہن؟ -

مشتری بیگم - صندوقچہ کھُلا چھوڑ آئی ہون اسوقت یاد آگیا - مین ابھی نیچے سے ہو کر آتی ہون -

مشتری بیگم نیچے تو گئین نہین دروازے کے آڑ مین کھڑی ہو کر دیکھنے لگین - خورشیدی بیگم نے جب دیکھا کہ کوئی نہین ہے تو پھر جھلملی اوٹھا کر دیکھنا شروع کیا - اپنے دلمین بہت خوش

ہوئین - کہ ایسا حسین شوہر ملیگا - کسی نہ کسی سے ضرور بیاہ ہوتا یہ بھی خوش نصیبی ہے کہ ایسا حسین مہ جبین دولھا پاؤنگی -

ادھر خورشیدی بیگم جھلملی اوٹھائے دیکھ ہی رہی تھین کہ ادھر سے مشتری بیگم دبے پاؤن آہستہ آہستہ انکی پشت پر جا کھڑی ہوئین -

خورشیدی بیگم دیکھنے مین ایسی محو ہو گئی تھین کہ انکو کچھ بھی معلوم نہ ہوا کہ کون کھڑا ہے - کہ یکایک مشتری بیگم نے کہا بندگی -

خورشیدی بیگم - (چونک کر) اُف کیا ڈر گئی! دیکھو (کلیجہ پر ہاتھ رکھکر) تم آئین کدھر سے؟ (جھینپ کر) پاؤن کی آہٹ تک نہ آئی -

مشتری بیگم - مین ایسی ہی بیوقوف تھی تھوڑی ہی؟ کہ زور سے آتی - اکیلے اکیلے یہ نظارہ بازی - اللہ! مین نے اپنی جان کی قسم دی تب تو مانا نہین - اب کیسے آنکھین لڑا رہی تھین؟

خورشیدی بیگم - (شرماکر) اللہ جانتا ہے! مین....

مشتری بیگم - (ہنسکے) مین کیا؟ جھوٹ جلد بنایا بھی نہین جاتا -

خورشیدی بیگم - اب جو سمجھو -

مشتری بیگم - اُوئی تم مجھسے شرم کیون کرتی ہو؟ لو اب سچ سچ بتاؤ

تمکو یہ پسند ہین یا نہین؟

خورشیدی بیگم - نہین -

مشتری بیگم - اچھا میرے سر پر ہاتھ رکھکر تو کہو -

خورشیدی بیگم - ہان مجھے نہین پسند ہے -

مشتری بیگم - نہین میرے سر پر ہاتھ رکھکر کہو -

خورشیدی بیگم - خواہ مخواہ بھی؟ کیا میری زبان کا تمکو اعتبار نہین؟

مشتری بیگم - لے بس مجھ سے زیادہ نہ اوڑو - جی ہی جی مین تو خوش

ہوئی جاتی ہو - اور ظاہرا کہتی ہو کہ پسند نہین -

دور اندیشی کی عمدہ مثال

دوسرے روز مس ٹامسن نے نواب آسمان جاہ سے کہا کہ
معاملہ چوکس ہے آپ رقعہ نسبت کا بھیجئے۔
نواب محتشم الدولہ آدمی تھے دور اندیش۔ گو کہ نواب
آسمان جاہ کے حُسن وجوانی اور ذاتی علوم پر محو ہو گئے تھے۔
لیکن انکے حرکات وسکنات سے بخوبی واقف نہ تھے۔ انھون
نے آسمان جاہ بہادر کو بُلوایا اور نہایت اخلاق سے کہا کہ
مجھکو آپ کے ساتھہ اپنی بیٹی کے منسوب کرنے مین کسیطرح کا
انکار نہین۔ آپ سا عالم۔ عاقل۔ شریف۔ تالدار حسین کوئی دوسرا
شخص ملنا بہت مشکل ہے۔ مین اسکو اپنا فخر سمجھتا ہون کہ آپ جیسا داماد مجھکو ملے
لیکن یہ بیٹی کا سودا ہے۔ اسمین بہت سمجھہ بوجھہ کے انسانکو چلنا چاہتے۔ علی الخصوص
مجھکو۔ کہ یہی ایک میرے لڑکی ہے۔ اگر خدانخواستہ میری وجہ سے
کسی طرح کی تکلیف کسی طرح کی نا اتفاقی کسی طرح کی بُرائی اوسکی
ہو تو مین اپنے کو برابر نفرین کرتا رہونگا۔ مین آپ کی ذاتی علوم
آپ کی لیاقت آپ کی فصاحت آپ کی شیرین بیانی آپ کے

حسن وجوانی کی از حد تعریف کرتا ہون - اور جیسا مین نے آپسے
کہا - ایسا داماد نصیبو نسے ملتا ہے - لیکن مین آپ کی چال چلن
آپ کے حرکات و سکنات آپ کی وضع سے محض ناواقف ہون -
نواب آسمان جاہ - (گھبراکر) مس ٹامسن مجھے لڑکپن سے
جانتی ہین - اون سے میری وضع اور چال چلن دریافت کر لیجئے -
نواب محتشم الدولہ - (مسکراکر) آپ نے میری پوری بات
نہین سنی - مین دوسرے کی راے اس مقدمے مین لینا نہین
چاہتا - بلکہ مین چاہتا ہون کہ بچشم خود آپ کے حرکات و سکنات
دیکھتا رہون اسلئے - اگر آپ کو ناگوار نہ ہو تو چھہ مہینے آپ اسی شہر
مین رہئے - لوگون سے ملاقات کیجئے - آمد و رفت محبت و ارتباط
بڑھائے - مجھہ سے بھی کبھی کبھی ہفتہ عشرہ مین ملاقات کیا کیجئے
انشاء اللہ اس چھہ مہینے مین بالکل آپ کے حالات سے واقف
ہو جاؤنگا - اور خدا کرے اس امتحان مین آپ پورے نکلین تو مین
بہت خوشی سے اپنی پیاری لڑکی کو آپ کے سپرد کر دونگا -

نواب آسمان جاہ اپنے دلمین سوچ رہے تھے۔ کہ اللہ ری دوراندیشی! باپ ہو تو ایسا ہو۔ دل ہی دلمین نواب محتشم الدولہ کی تعریف کر رہے تھے۔

نوابصاحب نے جو انکو چپ پایا تو پوچھا کہ کیون آپ خاموش کیون ہین؟۔ کیا آپ کو یہ تقریر اور راست بیانی میری بُری معلوم ہوئی؟۔

نواب آسمان جاہ۔ حضور نہین۔ مین سوچ رہا تھا کہ حضور کو کسقدر خیال و لحاظ ان سب باتون کا ہے۔ کاش اسی طرح ہر شخص خیال کرے تو کیون ہندوستان مین اسقدر نااتفاقی و خرابی زن وشو مین ہو۔ مین نہایت شکرگزار ہوا۔ کہ حضور نے سچ سچ اپنے دلکا مطلب مجھ سے بیان کیا۔ جیسا حضور نے فرمایا ہے مین بسر وچشم بجالاؤنگا۔ بلکہ قریب ہی حضور کے ایک مکان کرایہ کا لیکر رہونگا جسمین ہر وقت و ہر لحظہ حضور کے زیر نظر رہون۔

نواب محتشم الدولہ۔ (فرط خوشی سے) تمنے میرے دل کو

نہایت خوش کیا۔

آسمان جاہ کا مِس ٹامسن کی ملاقات کو جانا اور بصد خرابی خورشیدی بیگم کی تصویر پانا

نواب تقی خان - لو مبارک ہوا تو نسبت بھی مقرر ہوگئی۔ چین ہی چین لکھتا ہے

یہ نواب آسمان جاہ کے لنگوٹئے یار تھے - اور ان دونون مین بڑی محبت تھی۔

نواب آسمان جاہ - لیکن یار یہ چھہ مہینے کی مہلت بڑی کٹھن ہے۔

نواب تقی خان - سچ ہے حضرت انسان بڑے حریص ہوتے ہین - کہان تو نسبت ہونے کی تمنا مین شب و روز دعائین مانگتے تھے - اور جب نسبت مقرر ہو چکی تو اب اسکی شکایت ہے - اب آپ چاہتے کیا ہین؟ کہ ابھی دولھن کو گو دمین اوٹھا کر

لے آئیے۔ بھائی جو اپنی بیٹی دیگا وہ سمجھ بوجھ کے۔ یا یون ہی چٹ منگنی پٹ بیاہ۔ لیکن مِس ھربرٹ کو کیا جواب دوگے؟

نواب آسمان جاہ ۔ مین بھی اسی سوچ مین ہون۔ اونکو بڑا رنج ہوگا۔

نواب تقی خان۔ جیسی مثل مشہور ہے دو مُلّا مین مرغی حرام ایک کے ہو رہو۔ ادھر شوق وصال اودھر اونکا خیال اچھا نہین۔ مین بتاؤن۔ ایک کام کرو۔ جو ان دونون مین زیادہ حسین ہو اور جس کی طرف تمھارا دل زیادہ جُھکے اوس سے بیاہ کرو۔

نواب آسمان جاہ ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎ کہان خورشیدی بیگم۔ کہان مِس ھربرٹ۔ گو کہ مِس ھربرٹ بھی حسین ہین۔ لیکن یہ جوبن یہ سادہ پن کہان پاسکینگی۔ خدا گواہ ہے کہ جسدن سے اوس تصویر سراپا تنویر کو دیکھا ہے۔ میرا عجب حال ہو رہا ہے۔ ہر ساعت ہر لحظہ وہی صورت آنکھون کے سامنے گھومتی رہتی ہے۔ ہر شب اوسیکو خواب مین دیکھتا ہون

ہاے وہ جادو نگاہی! وہ شیرین ادائی! کس کس بات کو یاد کرون- جب خیال آتا ہے کلیجہ مُنہ کو آتا ہے- تقی خان! مجھکو عشق اُس صنم عابد فریب سے ہوگیا ہے- سمجھے؟ عشق- ہان عشق ہے- واللہ مین لوگون پر ہنستا تھا- طعنہ دیا کرتا تھا- ان سب باتون کو بناوٹ سمجھتا تھا- لیکن اب قدر معلوم ہوئی کہ حضرت عشق کیا ذات بزرگ ہین- جو اِنسے نہ ہو وہی تعجب- تم تو خود ایک مرتبہ اسمین پڑ چکے ہو- تم سے زیادہ کہنا فضول ہے- ہاے وہ دن مجھکو خوب یاد ہین- کہ کِس کِس طرح سے مین تمھین سمجھاتا تھا- خفا ہوتا تھا اور تم میری باتون کا بُرا مانتے تھے- بلکہ دو ایک مرتبہ رنج ہو کے چلے بھی گئے تھے-

نواب تقی خان- ہان خوب یاد ہے خدا نے خوب ہی بچایا نہین تو واللہ ایسے پھنسے تھے کہ توبہ ہی بھلی-

نواب آسمان جاہ- اب کیا اوسکا کچھ خیال نہین؟-

نواب تقی خان- جَو بھر بھی نہین

نواب آسمان جاہ - تو تمھارا عشق خام تھا - صرف محبت ہوگئی تھی - معشوق بھی کہین بھول سکتا ہے - تم سمجھتے ہو کہ مین خورشیدی بیگم کو (ہاے کیا پیارا نام ہے!) کبھی بھولونگا - کبھی نہین - ۵

ہے دعا بس سحر و شام یہی افضل کی ؛ مرتے دم مُنہ سے مرے یار کا کلمہ نکلے
(اور) بعدِ مُردن یہ تمنا ہے دل محزونکی ؛ کوچۂ یار سے ہو کر مرا لاشہ نکلے

نواب تقی خان - کسی چیز کو قیام نہین ہے - یہ کیونکر قایم رہیگا؟

نواب آسمان جاہ - دیکھہ لینا - جب تک جسم مین جان مُنہ مین زبان - آنکھون مین نور - اور ملک الموت آستانے سے دور ہے - اوسکا خیال کبھی جی سے نہ جائیگا - شوق وصال کبھی نہ کم ہوگا -

نواب تقی خان - تم پاگلخانے بھیجنے کے قابل ہوگئے - ارے یارا اسقدر اپنے کو تباہ نکرو - نسبت ہو ہی چکی ہے - بیاہ بھی ہو ہی جائیگا - پھر اسمین انتشار کیا؟ جسقدر سوچوگے اوسیقدر غم تم کو ستائیگا - یہ تو خیریت ہے کہ نواب محتشم الدولہ کا خاندان ہے - نہین تو صورت شکل پر نہ جائیے - ۵

نہین زمانے مین اوس سے سوا کوئی نادان جو جوان تبان پریوش کو باوفا جانے

نواب آسمان جاہ - نہ ہر زن زن ست ونہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکسان نکرد بہت سی عورتین ایسی باوفا و محبت
کیش ہوتی ہین کہ اونکے قدم چوما کیجئے -

نواب تقی خان - اونھین مین آپ کی خورشیدی بیگم بھی ہین
کیون ؟ -

نواب آسمان جاہ - اسمین کیا شک ہے - سراپا خود ہی کہے
دیتا ہے - کہ اس قالب نورانی مین کبھی پتھر کا دل نہ ہوگا -

نواب تقی خان - تو اب آپ قیافہ شناس بھی ہوگئے - یہ
عشق کیا کیا نہ سکھائیگا -

نواب آسمان جاہ - تمکو تو ہنسی سوجھتی ہے - اور میری جان
پر بنی ہے -

نواب تقی خان - تو پھر جان پر کیون بنی ہے ؟ نسبت تو مقرر
ہو ہی چکی ہے - ایک نہ ایک دن مزے لوٹوگے - جان بوجھ کے

اضطراب کیسا؟۔

نواب آسمان جاہ ۔ بھئی یہ مہلت کی گھڑی پہاڑ سی معلوم ہوتی ہے۔ کیسے ٹالون؟ اور کہین اسمین مرگیا تو پھر ع

جی کی جی ہی مین رہی بات نہ ہونے پائی۔

نواب تقی خان ۔ (ہنسکے) اگر جیتے رہے تو مزے لوٹوگے۔ اور اگر مرگئے تو عشق کے جھگڑے سے بچے۔ دونون حالتون مین تو اچھے رہے۔ اضطراب کیون؟

نواب آسمان جاہ ۔ (ہنسکے) واللہ تم بڑے سنگدل ہو۔

نواب تقی خان ۔ بس یہی چاہتا تھا کہ ذرا ہنس دو۔ تم نے ایسا مُنہ بنالیا تھا کہ مین ڈرگیا۔ چلو ذرا باغ مین ہوا کھا آئین۔

دونون باغ مین ہوا کھانے آئے۔ پھولون کی مہک۔ بلبلون کی چہک۔ اِردگرد کی آب جوؤن نے غبار کلفت آسمان جاہ کے سینہ سے دھودیا۔

نواب آسمان جاہ ۔ تقی خان! مین نے سوچا ہے کہ مِس ہرٹ

کی ملاقات کو اب نہ جاؤن - اس سے اونکو خود میری بے اعتنائی معلوم ہو جائیگی - مجھہ سے اون کے مُنہ پر تو کچھہ کہا نہ جائیگا - مجھکو رُقیے سے محبت اونسے ہو گئی تھی - لیکن اوس بیچاری کو تو مجھ سے خاصہ عشق ہی ہو گیا ہے - اونکو اسکا بڑا صدمہ پہونچیگا لیکن مین کیا کرون؟ اسمین میرا کیا اختیار ہے؟ یہ دل کا سودا ہے -

نواب تقی خان - ہان بس یہی اچھا ہے - اون کے یہان کا آنا جانا ترک کر دو - لیکن سچ تو کہو کیا خورشیدی بیگم ایسی حسین ہین کہ مِس ہربرٹ کو بھول گئے -

نواب آسمان جاہ - بس دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے - کسیطرح سے وہ تصویر پاس آجاتی - ایسے کام مین تو چوری کرنا بھی عیب نہین -

نواب تقی خان - (ہنسکے) کیون نہین - تو تم اونسے مانگ کیون نہین لیتے؟ نسبت بھی تو مقرر ہو چکی ہے -

نواب آسمان جاہ - مس ٹامسن کبھی نہ دینگی -

نواب تقی خان - یہ تم نے کیسے جانا کہ ندینگی - تم مانگ تو دیکھو اگر دیا فھو المراد - نہین دیا تو کچھ تمھاری عزت مین بٹہ تو آئیگا نہین -

نواب آسمان جاہ - اچھا چلو - ابھی چلو - واللہ دیر نہ کرو -

نواب تقی خان - اب کسی دوسرے وقت جانا - اسوقت یہین ٹہلو - ہوا کھاؤ -

نواب آسمان جاہ - نہین گاڑی مین بیٹھکر ہوا کھائینگے - کوئی ہے! - جوڑی وفٹن جلد تیار کرو -

نواب تقی خان - اُف ری جلدی!

تھوڑی دیر مین گاڑی تیار ہو کر آئی - دونون سوار ہوے اور مس ٹامسن کے یہان پہونچے -

نواب تقی خان تو رستہ مین مصلحتہً اوتر گئے - صرف نواب آسمان جاہ مس ٹامسن کے یہان پہونچے بڑی منت وسماجت کی - کبھی مُنہ بنایا - کبھی خوشامد کی - لیکن مس ٹامسن نے سیواے نہین کے ہان نہ کہا - آسمان جاہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور نہایت حسرت سے کہا

کہ مین آپ کو اپنا طبیب سمجھکر زخم جگر دکھلانے آیا تھا۔ سمجھتا تھا کہ آپ زنہار اوس مرہم جان بخش کے دینے مین انکار نہ کیجیئگا۔ لیکن خیر مجھکو دھوکا ہوا۔ خدا حافظ!

مس ٹامسن کو ان کے حال پر نہایت افسوس آیا اور انکو اشکبار دیکھکر بیقرار ہو گئین۔

مس ٹامسن ۔ آسمان جاہ! تم مجھ سے خفا نہو۔ میرا جی بہت کڑھتا ہے۔ جب تمکو رنج دیکھتی ہون۔ لو یہ تصویر لو۔ لیکن خبردار کسیکو دکھلانا نہین۔ بڑی حفاظت سے رکھنا۔ نہین تو مجھپر بڑی بدنامی آئیگی۔

نواب آسمان جاہ ۔ (فرط طرب سے مس ٹامسن کا ہاتھہ پکڑکر) مین جانتا تھا کہ آپ ظاہرا کج خلقی کرتی تھین۔ لیکن دل ہی دلمین آپ کڑھ رہی تھین۔ آپ نے میرے حق مین وہ کیا کہ کیا کوئی مادر مہربان کرتی ہوگی۔

تھوڑی دیر ادھر اودھر کی گپ کر اوس تصویر بے نظیر کو

احتیاط سے جیب مین رکھہ مس ٹامسن سے رخصت ہوئے۔ رستے مین دیکھا کہ نواب تقی خان اِن کے انتظار مین کھڑے ہوئے ہین۔

نواب تقی خان - بھئی واہ تم نے تو وہ دیر کی کہ ناک مین دم آگیا۔ ٹہلتے ٹہلتے پاؤن رہ گئے۔ مین نے خیال کیا کہ شاید تم بھول کے دوسری راہ سے چلے گئے۔

نواب آسمان جاہ - بھئی معاف کرنا۔ بڑی دیر ہوئی۔ مس ٹامسن نے تو وہ حجت پہلے نکالی تھی کہ توبہ ہی بھلی۔

نواب تقی خان - تو تصویر لائے یا نہین؟

نواب آسمان جاہ - ہان دی تو لیکن بہت مجبور ہو کر۔ مین نے وہ ابلہ فریبی کی کہ اونکو دینی ہی پڑی۔

نواب تقی خان - خیر لاؤ دیکھین تو کیسی آپکی خورشید سی بیگم ہین۔

نواب آسمان جاہ - (ہنسکے) لیکن مجھکو منع کر دیا ہے کہ کسیکو دکھانا نہین۔ مین تمھین کیونکر دکھاؤن۔

نواب تقی خان - (منہ بناکر) بہت خوب - اب مین ایسا غیر گیا؟
نواب آسمان جاہ - بس اسی عقل پر نازان تھے - ذرا سے فقرے مین آگئے - گو اونھون نے منع کیا کہ دکھلانا نہین - لیکن تمھارے دیکھنے مین کوئی ہرج نہین - آخر تم سے پوشیدہ کیا ہے؟ لو اسوقت یہ تصویر دیکھو اور انشاءاللہ تعالےٰ بعد شادی کے اصل دیکھنا - تم سے پردہ کیسا؟
نواب تقی خان - بس یہ صاف گوئی مجھے پسند ہے - جب دوستون مین پردہ داری رہی تو وہ دوست کیا؟ ہملوگون کو چاہیئے کہ کوئی امر ایک دوسرے سے مخفی نہ رکھین - ایک دوسرے کے رازدان ہمدرد و غمگسار رہین -
نواب آسمان جاہ - خیر بہت باتین نہ بناؤ - لو یہ تصویر دیکھو - سچ کہو - (خوشامد یا خاطر واطر کی باتین نہین) کیسی خوبصورت تصویر ہے کیا خداداد حسن پایا ہے؟
نواب تقی خان - (تصویر دیکھکر) جزاک اللہ فی الدارین خیرا

سبحان اللہ! خدا کی قدرت نظر آتی ہے! ؎

غش پہ غش آئین جو وہ مہر تجلی نکلے

اَرِنی طور سے کہتے ہوے موسیٰ نکلے

کجا یہ کجا مس ہربرٹ - آسمان زمین کا فرق - واللہ تمھارے خوش قسمت ہونے مین شک نہین - لیکن یہان بھی نیت ڈانوان ڈول ہوگئی -

نواب آسمان جاہ - (مسکرا کر) کیا رقیب بننے کا ارادہ ہے؟

نواب تقی خان - (مسکرا کر) شاید -

نواب آسمان جاہ - جانتے ہو رقیبون کی سزا کیا ہے؟ پا بدست دگرے دست بدست دگرے -

نواب تقی خان - خیر مجھکو وہ بھی منظور ہے - لیکن بھئی مس ٹامسن کو گانٹھے رہو - انسے تمھارے بڑے بڑے کام نکلینگے -

نواب آسمان جاہ - اس سے تو اطمینان رکھو - وہ کبھی میرے خلاف نہونگی -

نواب تقی خان - ہین تو وہ ایسی ہی لیکن پھر بھی احتیاط شرط ہے

آسمان جاہ کا مالن کو بلوانا اور اوس سے اظہار مطلب کرنا۔

نواب آسمان جاہ بہادر کا عشق دن بدن بڑھتا جاتا تھا
اور باوجودیکہ نسبت قرار پا چکی تھی۔ صرف چھ مہینے کی مہلت تھی۔
اسپر بھی قلب مضطر کو تسکین نہ تھی۔ راتو نکو اختر شماری تھی۔ اور
دن کو آہ وزاری۔ اپنے جی مین کہتے تھے۔ شعر

ہزار مرتبہ الفت کی دل نے کھائی چوٹ
پر ایکی بار کسی نے بُری لگائی چوٹ

اور جب فراق یار زیادہ ستاتا تھا تو بے اختیار کہہ بیٹھتے تھے۔ شعر

ہمارا خانۂ دل جلوہ گاہ یار بھی ہے
بہت کڑی نہ لگا اے غمِ جدائی چوٹ

حضرت سلامت رنگین مزاج تو تھے ہی۔ طبیعت گدگدائی کہ ایک نظر
معشوق پری تمثال کو کسیطرح دیکھتے۔ طرح طرح کی تدبیرین سوچین
لیکن کوئی بھی قرین قیاس نہ تھی۔ جسقدر بی۔ اے۔ ام۔ اے۔

مین علم وہنر سیکھا تھا سب اسمین خرچ کیا - لیکن کوئی مفید کار نہوا -
اور ہو کیسے؟ ایک تو شریف زادی - دوسرے مالدار - تیسرے نواب
محتشم الدولہ جیسا شخص گھر کا سردار - غیر عورتین تو وہان بغیر استفسار
جا نہین سکتی تھین - پھر انکی کیا مجال کہ قدم دھرین -

گذر کر سکے جن کی کیا جان ہے ؎

فرشتونکی یان عقل حیران ہے ؎

یہ اسی سوچ مین پریشان تھے - خواب و خور حرام ہو گیا تھا - آہ
و واویلا سے کام تھا - نواب تقی خان انکی حالت مین تغیر دیکھتے جاتے
تھے اور دل ہی دل مین کڑھتے تھے - لیکن ظاہرا تسکین دیتے تھے
نصیحتین کرتے تھے -

ایک دن یہ دونون اپنے پائین باغ مین ٹہل رہے تھے -
اور ادھر اودھر کی گپ اوڑا رہے تھے - یکایک انلوگون نے دیکھا
کہ ایک چھوکرہ ڈالی ہاتھہ مین لئے درختون کے آڑ مین کھڑا ہے -
نواب آسمان جاہ کا للکارنا تھا کہ وہ بے تحاشا مثل شتر

بے مہار بھاگا۔ نواب تقی خان بھی مع آدوڑے۔ اور تھوڑی دور جاکر اوسکی گردن ناپی۔ آسمان جاہ بہادر بھی ٹہلتے ٹہلتے وہانپر پہونچے۔ دیکھا کہ وہ لڑکا مارے دہشت کے رورہا ہے۔ ڈالی ہاتھ سے گرپڑی ہے۔ عمدہ عمدہ گلاب و بیلے کے پھول جو توڑے تھے کچھ ڈالی مین کچھ زمین پر گرے پڑے ہین۔

نواب تقی خان۔ (ایک چپت لگاکر) اخاہ یہی ذات شریف لیجاتے تھے۔ وہی مین حیران تھا کہ بڑے بڑے پھول کہان غائب ہوجاتے ہین۔ دیکھتے تو کمبخت نے سارے باغ کو لوٹ لیا ہے۔ واہیات خرافات تو چھوڑ جاتا ہے اور سب عمدہ عمدہ لیجاتا ہے (ایک چپت اور جماکر) کیون بچہ پھر توڑوگے پھول؟

چھوکرہ۔ (ہاتھ جوڑکر) جی نہین۔ اب یہان نہین آؤنگا۔ ابکی چھوڑ دیجئے۔ معاف کیجئے۔ اب جو آؤن تو قید کردیجئے گا۔ مین آپ سے یہان نہین آیا۔

نواب آسمان جاہ۔ کسنے تجھکو یہان بھیجا ہے؟

چھوکرہ - میری دادی نے کہا کہ تم اوس باغ سے اچھے اور بڑے بڑے پھول توڑ کر لے آو - مین نے کہا بھی کہ باغبان مجھکو کیون توڑنے دیگا - اوسپر کہا کہ باغبان کچھہ نہین کہیگا - تم جلدی پھول توڑ کر لے آو -

نواب تقی خان - یہ کہئے باغبان بھی ملے ہوئے ہین -

نواب آسمان جاہ - تیری دادی پھول لیکے کیا کرتی ہے؟ -

چھوکرہ - میری دادی مالن ہے - پھول کے ہار اور گہنے بنا بنا کے بڑی بیگم صاحب کے یہان لے جاتی ہے - برابر معمول ہے -

نواب آسمان جاہ - کون بیگم؟ - نام کیا ہے؟ -

چھوکرہ - جی بڑی بیگم صاحب

نواب تقی خان - ارے بڑی چھوٹی سب کے یہان ہوتی ہے نام کیا ہے؟ -

چھوکرہ - جی نام نہین جانتا - بوڑھے نواب صاحب رہتے ہین - اونھین کی ڈیوڑھی مین سے آتا ہون -

نواب آسمان جاہ- کون نواب محتشم الدولہ تو نہیں؟

چھوکرہ- (جلدی سے) جی ہان وہی

نواب آسمان جاہ- جنکی سفید ڈاڑھی ہے؟ دُبلے پتلے سے عینک لگائے رہتے ہین؟

چھوکرہ- جی ہان جی ہان- اونھین کی صاحبزادی کے واسطے پھول کے گہنے روز تیار ہوکر جاتے ہین-

نواب آسمان جاہ- (تقی خان سے) خوب قسمت کہ میرے باغ کا پھول خدمت جانان مین پہونچے!-

اپنے ہاتھ سے پھول جسقدر گرے ہوے تھے چُنکے اوس لڑکے کے حوالے کئے- اور کہا کہ جسقدر پھولون کی ضرورت ہو یہان سے لیجانا- تجھکو کوئی نہین روکیگا- یہ مہدی کی پتیان گری ہوئی ہین انکو بھی چن لے-

نواب آسمان جاہ- (ایک پتی اوٹھاکر) **شعر**

عجب رسائی قسمت ہے اے حنا تیری ÷ چمن جو چھوٹ گیا دست نازنین مین رہی